(اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں یعنی لا الہ الا اللہ)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں یعنی لا الہ الا اللہ ۔اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی زات ایسی دوسری نہیں ہے۔جس کی بندگی یعنی غلامی کی جا سکے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسی کوئی دوسری زات نہیں۔جو بندگی یعنی غلامی کے قابل ہو۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پیش لفظ ایک وضاحت

مجھے یقین ہے۔کہ جب آپ اس کتاب کو پڑھ لیں گے۔تو جہاں لا الہ الا اللہ کا مطلب اچھی طرح سمجھ میں آجائیگا۔وہاں اسلام کا مطلب بھی اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا۔اور شرک کا مطلب بھی اچھی طرح سمجھ میں آجائیگا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔۔میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کھول کر رکھ دیا ہے۔اب آپ کی زمہ داری ہے۔کہ آپ خود قرآن پاک کھولیں۔اور قرآن پاک سیکھ لیں۔جان لیں۔تا کہ جب آپ کو موت آئے۔تو لا الہ الا اللہ کے ساتھ آئے۔اسلام پر آئے۔اور شرک سے پاک ہوں۔آمین ثمہ آمین۔۔۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے ہمیں سورہ فاتحہ میں سکھایا ۔

ایاک نعبدُ وایاک نستعین۔

ہم تیری ہی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

خواتین وحضرات

عموماً لوگ اسکا ترجمہ کرتے ہیں۔ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔اس کا یہ ترجمہ ہرگز نہیں۔اس کا اصل ترجمہ ہے۔ہم تیری بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔اور عبادت بھی بندگی یعنی غلامی میں ہی آتی ہے۔

مثال

عربی دیکھیں لفظ غلام لکھا ہوا ہے۔

سورہ مریم آیات 7 تا 8 پارہ 16

اے زکریا۔بے شک ہم تجھے ایک غلام کی خوشخبری دیتے ہیں۔جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ہم نے اس کا ہم نام پہلے نہیں بنایا۔زکریا ؑ نے کہا۔میرا غلام کیسے ہوگا۔میری بیوی بانجھ ہے۔اور میں بڑھاپے کی انتہائی حد کو پہنچ گیا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ یحییٰ ؑ کو غلام کہہ رہے ہیں۔یعنی رسول اللہ تعالیٰ کا غلام ہوتا ہے۔

مثال

عربی دیکھیں لفظ غلام لکھا ہوا ہے۔

سورہ مریم آیات 19 تا 20 پارہ 16

اُس نے کہا۔کہ میں تمھارے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔تا کہ میں تمھیں ایک پاکیزہ غلام دوں۔وہ بولی۔کہ میرا غلام کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں۔اور نہ میں بدکار ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ ؑ کوغلام کہہ رہے ہیں۔یعنی رسول اللہ تعالیٰ کا غلام ہوتا ہے۔

مثال

عربی دیکھیں لفظ غلام لکھا ہوا ہے۔

سورہ صافات آیات 101 تا102 پارہ 23

پھرہم نے اس کوایک بردبار غلام کی خوشخبری دی۔پھرجب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا تو ابراہیمؑ نے اس سے کہا۔کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔کہ میں تجھے ذبح کرر ہا ہوں بس تیری کیا رائے ہے اس نے کہا اے میرے ابا جان آپ کو جوحکم ملا ہے اسے کرڈالیے اورآپ انشاءاللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیلؑ کوغلام کہہ رہے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ کے غلام ہوتے ہیں۔

مثال

عربی دیکھیں لفظ غلام لکھا ہوا ہے۔

سورہ الحجرآیت 53 پارہ 14

انہوں نے کہا۔کہ آپ ڈریں نہیں۔ہم آپ کوایک علم والے غلام کی خوشخبری دیتے ہیں

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیلؑ کوغلام کہہ رہے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کوغلام کہتے ہیں۔

مثال

سورہ مومنوں آیات 45 تا47 پارہ 18

پھرہم نے موسیٰ اوراس کے بھائی ہارون کو معجزوں اورواضح دلیل کے ساتھ فرعون اوراس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔مگرانہوں نے تکبر کیا اوروہ سرکش لوگ تھے۔وہ کہنے لگے۔کیا ہم اپنے جیسے دوآدمیوں پرایمان لے آئیں۔حالانکہ ان کی قوم ہماری غلام تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے غورکیا۔کہ یہاں غلاموں کے لیے عابدون کا لفظ آیا ہے یعنی غلام قوم۔عبد یا عباد کا مطلب ہے۔غلام

قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق اس کا مطلب ہے غلامی۔اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے۔کہ ان کی قوم ہماری عبادت کرتی تھی۔

آئیں قرآن پاک سے ایک اورمثال دیکھتے ہیں۔جس میں لوگوں کو غلام کہا جارہا ہے۔اوردوقسم کی غلامی کرنیوالے لوگ دکھائے گئے ہیں۔

مثال

سورہ نمل آیت 59 پارہ 19

کہہ دو تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔اورسلام ہواُس کے اُن غلاموں پرجنہیں اُس نے چن لیا۔اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا وہ شریک بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب سنا۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔اورسلام ہواُس کے اُن غلاموں پرجنہیں اُس نے چن لیا۔اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا وہ شریک بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات

جو لوگ صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے لوگ ہوں گے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں سلام ہو اُس کے اُن غلاموں پر جنہیں اُس نے چن لیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔ یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا وہ شریک بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔ یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا وہ شریک بناتے ہیں۔

آئیں قرآن پاک سے ایک اور مثال دیکھتے ہیں۔ جس میں لوگوں کو غلام کہا جا رہا ہے۔

مثال

سورہ فرقان آیت 58 پارہ 19

اور اُس خدا پر بھروسہ رکھو۔ جو زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں ہے۔ اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو۔ اپنے غلاموں کے گناہوں سے اُس کا باخبر ہونا کافی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے غلاموں کے گناہ سے باخبر ہونا کافی ہے۔

آئیں قرآن پاک سے ایک اور مثال دیکھتے ہیں۔ جس میں لوگوں کو غلام کہا جا رہا ہے۔ یعنی بنی اسرائیل کو غلام کہا جا رہا ہے۔

مثال

سورہ شعراء آیات 10 تا 22 پارہ 19

اور جب آپ کے رب نے موسیٰ کو پکارا۔ کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ۔ فرعون کی قوم کے پاس۔ کیا وہ ڈرتے نہیں۔ موسیٰ نے کہا اے میرے رب میں اس بات سے ڈرتا ہوں۔ کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ اور میرا دل تنگ ہوتا ہے۔ اور میری زبان نہیں چلتی۔ اسلیے ہارون کو بھیج دیں۔ اور میرے ذمہ ان کا ایک جرم ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ ہرگز نہیں تم دونوں ہمارے معجزات لے کر جاؤ بے شک ہم تمھارے ساتھ سننے والے ہیں تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ پھر کہو کہ ہم تمام جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو۔ فرعون نے کہا کہ کیا ہم نے تمھیں نہیں پالا تھا۔ اور تم نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے پاس نہیں گزارے تھے۔ اور وہ کام بھی تم نے کیا تھا اور تو تو نافرمانوں میں سے ہے۔ موسیٰ نے کہا۔ کہ میں نے وہ کام کیا تھا اور میں بے خبروں میں سے تھا۔ میں تم سے ڈر کر بھاگ گیا۔ پھر میرے رب نے مجھے حکمت یعنی تورات دی اور مجھے رسولوں میں شامل کر لیا۔ اور جس نعمت کا تو جو احسان جتلا رہا ہے۔ کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا لیا تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے غور کیا۔ کہ حضرت موسیٰؑ نے فرعون کو جواب دیا کہ تو جو احسان جتلا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا لیا تھا۔ اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ بنی اسرائیل تمھاری عبادت کرتی تھی۔

ہم نے ان مثالوں سے سیکھا کہ عابدون یا عبدت کا مطلب غلامی کے ہیں۔ جب ہم نماز پڑھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ یعنی غلامی کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح جب ہم روزہ رکھتے ہیں۔ تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی ہی کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح حج بھی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا ایک نمونہ ہے۔

مثال

سورہ حم السجدہ آیت 46 پارہ 24

جو کوئی صالح عمل کریگا۔ تو اپنے لیے ہی کرے گا۔ اور جس نے برا کیا تو اُس پر ہے۔ اور آپ کا رب اپنے غلاموں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ جو کوئی صالح عمل کریگا۔ تو اپنے لیے ہی کرے گا۔ اور جس نے برا کیا تو اُس پر ہے۔ اور آپ کا رب اپنے غلاموں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

مثال

سورہ النحل آیت 75 پارہ 14

اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے۔ کہ ایک غلام ہے۔ جو دوسرے کے اختیار میں ہے۔ اور کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتا۔ اور ایک وہ شخص ہے۔ جس کو ہم نے اپنے پاس سے اچھا رزق دیا ہے۔ پھر وہ اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے۔ کیا وہ دونوں برابر ہیں۔ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ بلکہ اکثر ان میں سے نہیں جانتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ عبد کا مطلب غلام بتارہے ہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا۔ کہ غلام کو قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق عبد کہتے ہے ۔ اُمید ہے کہ آپ کو عبد کا مطلب غلامی کی سمجھ آ گئی ہو گی۔ اور یہ ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے سیکھا۔ اس کے علاوہ بھی قرآن پاک میں بہت دفعہ غلاموں کا لفظ آیا ہے۔ جس کا مطلب عبد یا عباد ہوتا ہے۔ مثلاً غلاموں کے نکاح کر دیا کرو۔ غلام کے بدلے غلام وغیرہ وغیرہ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں

آئیں سورہ لکافروں پارہ نمبر 30 کا ترجمہ او پر دی گئی مثالوں کے مطابق کرتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق کرتے ہیں۔

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو ساری دنیا کے کافر و یعنی فرقہ پرستوں کے نام ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کا غلام ہونا رسول ﷺ کا دین تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور غلام ہوتا ہے۔ وہ رسول ﷺ کا دین ہرگز نہیں ہے۔ کیوکہ وہ مشرک ہوتا ہے۔

سورہ کافروں آیات 1 تا 306

کہہ دواے کافرو۔ میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔۔ جس کی تم غلامی کرتے ہو۔ اور نہ تم اسکی غلامی کرنے والے ہو۔ جس کی غلامی میں کرتا ہوں۔ اور نہ ہی میں اُس کی غلامی کرنے والا ہوں۔ جس کی تم غلامی کرتے ہو۔ اور نہ ہی تم اُس کی غلامی کرنے والے ہو۔ جس کی میں غلامی کرتا ہوں۔ تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ کا دین ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا ۔ اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ ۔ اگر وہ رسول ﷺ کے دین پر ہونگے۔ تو رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوئے۔ ورنہ کافر ہونگے۔ رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے صرف وہی لوگ ہونگے۔ جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہونگے ۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا مسلم بنتے ہو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ رسول ﷺ نے قرآن پاک کے زریعے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام دیا۔ پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ تمھارا ایک ہی معبود ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ۔ یعنی ایک زات ہی ایسی ہے جس کی غلامی کی جا سکتی ہے۔ پھر تم کیا مسلم بنتے ہو۔ یعنی پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔
رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے سب لوگوں کو برابر بتا دیا ہے۔

اگر کوئی ان کے پیغام کو قبول نہیں کرتا۔تو وہ ان کی رحمت سے محروم رہ جائیگا۔یعنی کوئی ایک انسان بھی اللہ تعالیٰ کی غلامی قبول نہیں کرتا۔تو وہ اس رحمت سے محروم رہ جائے گا۔یعنی اپنا ہی نقصان کرے گا۔

سورہ آل عمرآن آیات 77 تا80 پارہ3

بیشک جولوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اوراپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھا دیتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور تم اس کو خود بھی پڑھتے ہو اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاءؑ کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی کیا وہ تمہیں مسلم ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ بیشک جولوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ فرقہ پرست لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرقوں میں سے ایک فرقہ کے لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کررہے ہیں۔جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھاتے ہیں کہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے۔اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور دانائی اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اللہ کے غلام بن جاؤ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اس کو خود بھی پڑھتے ہیں اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلم ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں تو وہ بہت تکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ تمام فرقے رسولؐ کی اطاعت کررہے ہیں اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے کاش لوگوں نے قرآن سے اس کو سمجھا ہوتا تو وہ سمجھ جاتے کہ اس کا مطلب قرآن پاک کی اطاعت ہے۔اور رسول کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔وہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم دیتے ہیں۔کیونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔وہ یہ کبھی نہیں کہیں گے۔کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلم ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

تمام رسول یہی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس ہر امت میں لوگوں کو دیتے ہیں۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی سکھاتے ہیں۔تمام رسولوں کا یہی دین ہوتا ہے۔کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی نہیں کرتے۔جو اللہ تعالیٰ کی غلامی کو نہیں مانتے اُن پر عذاب آجاتا ہے۔

رسول ﷺ نے ہمیں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیا۔تمام قرآن پاک اس درس سے بھرا ہوا ہے۔تمام قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ یہی پوچھتا ہے۔کہ تم مجھے چھوڑ کر جس کی غلامی کرتے ہو۔اُس نے کیا کارنامہ کیا ہے۔اُس نے زمین اور آسمانوں میں کیا چیز تخلیق کی ہے۔

مگر نام نہاد مفسر تفسیر کی آڑ میں اس پیغام سے مرتد ہوگئے۔اور انہوں نے لوگوں کو رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں قرآن پاک کے اس اصلی اور اعلیٰ مقصد سے دور کر دیا۔یعنی قرآن پاک سے پھر گئے۔مرتد ہوگئے۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کروگے۔ اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنادیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت

آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔تو وہ کافروں میں سے ہو گیا۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنا لیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنا لیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنا لیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔

تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں یعنی لا الہ الا اللہ کی گواہی اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔فرشتے دیتے ہیں۔اور علم والے دیتے ہیں۔فرشتے اور علم والے لوگ انصاف کے ساتھ اس پر قائم رہتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

سورہ آل عمرآن 18 تا20۔پارہ نمبر3

اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور فرشتے اور علم والے والے انصاف کے ساتھ قائم ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ

زبردست حکمت والا ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اوران لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضدتھی۔ اور جوکوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ وہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپ کہہ دو انکوجن کو کتاب دی گئی ہے۔اور اُمیوں سے۔کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی اسلام لاتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور فرشتے اور علم والے والے انصاف کے ساتھ قائم ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد اس میں اختلاف کفر کرنا یعنی نافرمانی کرکے فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبیؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔یعنی میں اسلام لایا ہوں۔اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔یعنی وہ بھی اسلام لے آئے ہیں۔آپؐ تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی کیا تم اسلام لاتے ہو۔اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی اسلام لے آئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی. تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے۔ وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔

سورہ طہ۔آیات 98 تا 101۔پارہ 16

بے شک تمہارا معبود صرف اللہ تعالیٰ ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔اسطرح ہم آپ سے وہ حالات بیان کیا کرتے ہیں۔جو پہلے گزر چکے ہیں اور ہم نے آپؐ کو اپنے پاس سے نصیحت یعنی قرآن پاک دیا ہے۔جو کوئی اس سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا اور وہ اس حالت میں ہمیشہ رہیں گے اور قیامت کے دن ان کا بوجھ اٹھانا ان کے لیے بہت برا ثابت ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو یہ قرآن دیا ہے۔یعنی قرآن پاک کی قدر و منزلت بیان کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو انسان بھی اس قرآن پاک سے منہ موڑے گا۔وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے ہوگا اور وہ اس بوجھ کے ساتھ ہمیشہ رہے گا اور جس پر قیامت والے دن قرآن پاک سے منہ موڑنے کا بوجھ ثابت ہوگا تو یہ ان لوگوں کے لیے بہت برا ثابت ہوگا۔اور اس بری حالت میں ہمیشہ رہیں گے۔

سورہ ال عمرآن آیت 62 پارہ 3

بیشک یہ قصہ سچا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور بیشک اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ یہ واقعہ بے شک سچا ہے۔کہ راللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور بیشک اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

۔سورہ ال عمرآن آیت 2 پارہ 3

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ سے زندہ اور ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ سے زندہ اور ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے

سورہ البقرہ آیت 255 پارہ 3

۔اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور سب کو قائم رکھنے والا۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے۔ اور نہ نیند۔ جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے۔ سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر کسی سفارش کر سکے۔ وہ علم رکھتا ہے۔ جو ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ اور اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ مگر جو وہ چاہے۔ اُس کی کرسی زمین اور آسمانوں کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ اور اسکی حفاظت اسے نہیں تھکاتی۔ اور وہ اونچی شان والا عظیم ہے۔

سورہ النحل آیات 51 تا 52 پارہ 14

اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ تم دو معبود نہ بنالو۔ کہ بلاشبہ معبود تو صرف ایک ہے۔ بس مجھ سے ہی ڈرو۔ اور زمین اور آسمانوں میں سب اُسی کا ہے۔ اور اُسی کا دین چل رہا ہے۔ پھر کیا تم اُسکے علاوہ کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ کہ تم دو معبود نہ بنالو۔ یعنی تم میرے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنالو۔ معبود کا مطلب ہے۔ جس کی غلامی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ کہ میرے ساتھ تم کسی اور کی غلامی نہ کرو۔ کیونکہ بیشک صرف وہی ایک معبود ہے۔ صرف ایک ہستی اللہ تعالیٰ کی ایسی ہے۔ جس کی غلامی کی جا سکتی ہے۔ اور وہ اسی لائق ہے۔ کیونکہ زمین اور آسمانوں میں اُسی کا دین چل رہا ہے۔ یعنی سورج چاند اور ستارے۔ اور وہ تمام کام جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ یعنی آسمانوں کا نظام۔ ستاروں کا نظام۔ سمندر کا نظام۔ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا نظام چل رہا ہے۔ پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا خالص کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کلام ہماری نصیحت کے لیے بھیجا ہے۔

مگر ہمارا المیہ اور غم یہ ہے۔

کہ جب ہم قرآن پاک سیکھتے ہیں۔ تو اس طرح پڑھتے ہیں۔ کہ گویا ہمارے دو رب ہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔ جس کا یہ کلام ہوتا ہے۔ اور دوسرا ہمارے فرقے کا نام نہاد مفسر ہوتا ہے۔ پھر ہم اللہ تعالیٰ کی بات رد کرتے جاتے ہیں۔ اور اپنے نام نہاد مفسر کی بات پر آمین کہتے ہیں۔

اس طرح قرآن پاک سیکھتے ہوئے ہمارے دو رب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات برائے نام ہوتی ہے۔ جبکہ ہم نے اصل رب فرقے کے نام نہاد مفسر کو بنایا ہوتا ہے۔ اس طرح ہم دو خداؤں کی غلامی کرتے ہیں۔ ایک ہمارا اصلی سچا اور اُونچا خدا۔ جس کا نظام زمین اور آسمانوں میں چل رہے ہیں۔ اور دوسرا ہمارے فرقے کا نام نہاد مفسر۔ یعنی ایک لاچار انسان۔ جس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ ہمارے فرقے کا نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کی بات رد کرتے کرتے ہمیں اپنے فرقے کی وادی میں لے جاتا ہے۔ اور ہم اُس کے فرقے کا حصہ بن جاتے ہیں۔ جہاں اِسطرح کی اور بھی وادیاں آباد ہوتی ہیں۔ جہاں مختلف فرقوں کے نام نہاد مفسران کے خدا ہوتے ہیں۔ نام نہاد مفسر رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں سب کے خدا بنے ہوتے ہیں۔ یہ سب وادیوں والے ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے کی حدیثوں کو نہیں مانتے۔ ایک وادی والا دوسرے وادی کی حدیثوں پر عمل کرنا کفر سمجھتا ہے۔ ان پر عمل کرنے سے انکے نکاح ٹوٹ جاتے ہیں۔ یہی حدیث دشمنی کی وجہ ہوتی ہے۔ اور وہ ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں۔ یہ بات اُن کا نام نہاد مفسر بتاتا ہے۔ جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔ اور کوئی بھی قرآن پاک میں غور نہیں کرتا۔ اس طرح ہم ایک مشرک کی زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے ڈر بیان کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں۔ کہ صرف مجھ سے ڈرو۔ کیونکہ زمین اور آسمانوں میں میرا نظام چل رہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں۔ کہ کیا تم میرے علاوہ کسی اور سے ڈرتے ہو۔ کیونکہ تمھارا تو اور کوئی خدا نہیں ہے۔ خدا تو وہ صرف ایک ہے۔ جس کا نظام زمین اور آسمانوں میں چل رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ہم تو صرف ایک اللہ تعالیٰ سے ڈریں گے۔ جو ہمارا خدا ہے۔اور کسی نام نہاد مفسر سے نہیں ڈریں گے۔ کیونکہ وہ ہمارے خدا نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے مجرم ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 45 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دو کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کررہا ہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میں تمھیں وحی کے زریعے خبردار کرہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

لوگ اپنے فرقوں میں اس طرح مست ہو چکے ہیں۔ کہ رسول ﷺ نے جس وحی کے زریعے انہیں خبردار کے تھا۔اس سے فرقہ پرستوں نے بہروں والا طریقہ اختیار کررکھا ہے۔اور وہ قرآن پاک کو سنتے ہی نہیں۔اسی طرح جب کسی بہرے کو خبردار کیا جائے۔تو اسے کیا پتہ چلے گا۔ کہ اُس سے کس چیز کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔

سورہ انبیاء آیات 24 تا 25 پارہ 17

کیا انہوں نے زمین میں سے معبود بنا لیے۔ جو زندہ کرتے ہیں۔اگر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور معبود ہوتے۔تو دونوں میں فساد برپا ہو جاتا۔بس پاک ہے اللہ تعالیٰ۔جو عرش کا مالک ہے۔اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔ جو وہ کرے۔اور انہی سے پوچھا جائے گا۔

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔ کہہ دو۔ کہ تم اپنی دلیل تو لاؤ۔ یہ نصیحت یعنی قرآن اُن کا ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔اور اُنکی نصیحت ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔ بلکہ ان میں اکثر سچ کو جانتے ہی نہیں۔اس لیے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔صرف میری غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ یہ قرآن پاک اُن کا ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔اور یہی قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے بھی تھا جو مجھ سے پہلے تھے۔یعنی قرآن پاک کی تعلیمات ہی ہر دور میں آئیں۔اور ہر دور میں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہر رسول کے زریعے دیا گیا۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود بناتے ہیں اُن سے پوچھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا جائے گا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ کہ جس کو لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا معبود بنایا ہے۔یعنی جس کی غلامی کرتے ہیں۔ وہ اس کے لیے دلیل تو لائیں۔ یہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ سارا قرآن تو اللہ تعالیٰ کو معبود ثابت کرنے کے لیے دلیلیں دیتا ہے۔ سارا قرآن ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیتا ہے۔ بلکہ تمام رسولوں نے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیا۔

مگر نام نہاد مفسروں نے یہ طریقہ رسول ﷺ کے خلاف رسول کی اطاعت کی آڑ میں اختیار کررکھا ہے۔ حالانکہ رسول ﷺ تو صرف ایک اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے۔ لا الہ الا اللہ کا درس دیا۔

سورہ مریم۔آیت 65 پارہ 16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔ کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔ کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دے رہے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا خدا ہے کیونکہ خدا کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمانوں میں تمام موجود چیزوں کا رب ہے۔

جس طرح لوگ قرآن پاک پڑھتے ہوئے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی دوسرا خدا ہوتا ہے جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔اُس نے زمین اور آسمانوں میں کیا پیدا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیتے ہیں۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی دوسرا اہم نام نہیں ہے۔

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو ساری دنیا کے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے نام ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کا غلام ہونا رسول ﷺ کا دین تھا۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور غلام ہوتا ہے۔وہ رسول ﷺ کا دین ہرگز نہیں ہے۔کیونکہ وہ مشرک ہوتا ہے۔

سورہ کافروں آیات 1 تا 306

کہہ دو اے کافرو۔میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔۔جس کی تم غلامی کرتے ہو۔اور نہ تم اسکی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی غلامی میں کرتا ہوں۔اور نہ ہی میں اُس کی غلامی کرنے والا ہوں۔جس کی تم غلامی کرتے ہو۔اور نہ ہی تم اُس کی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی میں غلامی کرتا ہوں۔تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ کا دین ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔۔ وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہوں گے۔اگر وہ رسول ﷺ کے دین پر ہونگے۔تو رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوئے۔ورنہ کافر ہونگے۔رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے صرف وہی لوگ ہونگے۔جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہونگے ۔

سورہ نمل آیت 59 پارہ 19

آپ ﷺ کہہ دو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔اور سلام ہو اُس کے اُن غلاموں پر جنہیں اُس نے چن لیا۔اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسول ﷺ کا خطاب قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔اور سلام ہو اللہ تعالیٰ کے اُن غلاموں پر جنہیں اُس نے چن لیا۔اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔سلام ہو اُس کے اُن غلاموں پر جنہیں اُس نے چن لیا۔اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے اُن غلاموں پر سلام بھیج رہے ہیں۔جنہیں اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔وہ چنے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔کیونکہ دوسرے لوگ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی بھی غلامی کرتے ہیں اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔یا وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔

سورہ حج آیات 71 تا 72 پارہ 17

اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُن کی غلامی کرتے ہیں۔جن کے لیے نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل اُتاری ہے۔اور نہ ہی انہیں کچھ علم ہے۔ان ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں۔تو آپ ان کے چہروں پر ناگواری دیکھتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں۔جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات۔

۔آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے اور ظالم بھی فرقہ

پرستوں کو کہا گیا ہے۔ان آیات میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں بات کی جارہی ہے۔ جواللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہوجاتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں گے۔جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔ایسے ظالموں اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو رسول ﷺ جواب دے رہے ہیں۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم کہہ رہے ہیں۔یعنی انتہائی نافرمان کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر غصے میں آجاتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں جس کا قرآن پاک نے کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہوجاتے ہیں۔ان کافروں سے اللہ تعالیٰ کا ایک ہی وعدہ ہے۔آگ کا۔قرآن پاک میں کہاں لکھا ہے۔کہ ان نام نہاد مفسروں کی مدد سے قرآن پاک سیکھو۔یا اپنے اپنے فرقے کے مطابق سیکھو۔یا آیات کی تاریخ میں بیٹھ کر غور کرو۔اور فرقے بناتے پھرو۔

سورہ رعد۔آیت 27 تا 37۔پارہ نمبر 13

اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنی طرف آنے کی ہدایت اسی کو دیتا ہے۔جو اس کی طرف رجوع کرے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے ان کے دلوں کو سکون ملتا ہے خبردار رہو۔اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے دل سکون پاتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں ان کے لیے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے۔اس طرح آپ ﷺ کو ہم نے ایک ایسی امت میں بھیجا ہے۔جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تا کہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں۔جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔اور یہ بہت ہی مہربان کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے اور اگر قرآن پاک ایسا ہوتا جس کے ذریعے پہاڑ چل سکتے یا زمین پھٹ جاتی یا اس سے مردے بول اٹھتے۔بلکہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت یعنی قرآن پاک پر لگا دیتا اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی نہ کوئی سخت مصیبت پہنچتی رہے گی یا ان کے گھر کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آجائے۔بیشک اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔اور بے شک آپ ﷺ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔تو میں نے کافروں کو مہلت دی۔پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔پھر میرا عذاب کیسا تھا۔پھر کیا جو اللہ تعالیٰ ہر انسان کے تمام اعمال کا نگران ہے۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ ان کے نام تو بتاؤ یا تم اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر دیتے ہو۔جو زمین میں اس کے علم میں نہیں۔یا صرف ظاہری ایسا کہتے ہو بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ان کیلئے ان کے مکر وفریب خوبصورت بنا دیے گئے اور انہیں راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیا گیا۔اور جیسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے۔اور ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔اُس جنت کی مثال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے۔اُس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔اُس کے پھل اور سایہ ہمیشہ رہیں گے۔یہ اُن لوگوں کا انجام ہوگا۔جو پرہیزگار ہیں۔اور کافروں کا انجام آگ ہے۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات

ان آیات میں دوقسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک ایمان والے ہیں۔پرہیزگار ہیں اور دوسرے کافر یعنی فرقہ پرست چاہے وہ آپ ﷺ کے دور کے ہوں یا قیامت تک آنے والا کوئی بھی فرقہ پرست یعنی کافر ہو۔ان کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے ان کو قرآن پاک سے سکون ملتا ہے۔دنیا میں خوشحالی

ہے اور آخرت میں بہت اچھا ٹھکانہ ہے۔ اور جو لوگ معجزے طلب کرتے ہیں اور معجزوں کی تلاش میں رہتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں ہر طرح کا معجزہ دینے پر اختیار رکھتا ہوں ایسا معجزہ بھی قرآن پاک کے ساتھ دے سکتا تھا جس سے پہاڑ چلتے جس سے زمین پھٹتی جس سے مردے کلام کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ سے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ قرآن پڑھ کر سنائیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی طرف رجوع کرنے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ پھر کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والے دنیا میں بھی عذاب سے دوچار رہیں گے اور آخرت میں بھی سخت عذاب کا شکار ہونگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کو شریک بناتے ہو جن کی بات مانتے ہو۔ ان کے نام تو بتاؤ میں تو اپنا شریک زمین اور آسمان میں کسی کو نہیں جانتا اور جو لوگ ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ جو اللہ تعالیٰ کے شریک سمجھتا ہے۔ کسی اور کی اطاعت کرتا ہے اور معجزے مانگتا ہے۔ ان کی زندگی دنیا میں بھی بری ہے اور آخرت میں بہت ہی بری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تو صرف اس کو ہدایت اور سکون اور آخرت میں اچھا ٹھکانہ دیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے یعنی قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ ان کے لیے دنیا میں سکون اور خوشحالی اور آخرت میں اچھے ٹھکانے کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے معجزے کو رد کر دیا اور قرآن پاک کو امر کر دیا اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے آخری آیات میں دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیعو اللہ واطیعو الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے۔ یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔ صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا۔
ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی اور ہمیں مشرک بناتی ہے۔

سورہ حج آیات 16 تا 24 پارہ 17

اور اس طرح ہم نے واضح دلائل والی آیات نازل کی ہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ ہدایت دیتا ہے۔ بے شک جو لوگ مومن ہیں۔ اور جو لوگ یہودی ہیں۔ اور جو ستارہ پرست ہیں۔ اور جو عیسائی اور آتش پرست ہیں۔ اور جن لوگوں نے شرک کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ کرتے ہیں۔ جو زمین اور آسمانوں میں ہیں۔ اور سورج چاند ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سارے لوگوں میں سے۔ اور بہتوں پر عذاب آنا سچ ہو چکا ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ زلیل کرے تو کوئی اس کو عزت دینے والا نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ یہ وہ جھگڑنے والے ہیں جو اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا کرتے ہیں۔ پس جن لوگوں نے کفر کیا۔ یعنی فرقے بنائے ہیں۔ ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔ اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس سے ان کے پیٹ مین جو کچھ ہے اور کھالیں ہیں گل جائیں گی۔ اور ان کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔ جب بھی وہ ارادہ کریں گے کہ اس سے نکل جائیں۔ اسی میں پھر غم کے مارے لوٹا دیے جائیں گے۔ اور جلنے والے عذاب کا مزہ چکھو۔ بے شک

جولوگ ایمان لائے اورصالح عمل کرتے رہے۔انہیں ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔وہاں ان کوسونے کےاور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔اوران کالباس ریشم کا ہوگا۔ان کو پاک کلام کی ہدایت کی گئی تھی۔اورزبردست تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے کی ہدایت کی گئی تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دنیاکے سارے فرقوں کا نام لیا۔ جومومن ہیں۔اور جولوگ یہودی ہیں۔اور جوستارہ پرست ہیں۔اور جوعیسائی اور آتش پرست ہیں۔اور جن لوگوں نے شرک کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔بے شک اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔ان آیات میں ایمان والے لوگوں کو دنیا کے سارے لوگوں پرفوقیت دی گئی ہے۔یعنی جوقرآن پاک کوسچ مانتے ہیں۔اوراس کی اطاعت کرتے ہیں۔قیامت والے دن صرف اُن کا استقبال کیا جائے گا۔ان کوایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔وہاں ان کوسونے کےاور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔اوران کالباس ریشم کا ہوگا۔ان کو پاک کلام کی ہدایت حاصل تھی۔اورزبردست اورتعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے کی ہدایت حاصل تھی۔یعنی یہ قران پاک کی ہدایت پر تھے۔

سورہ فاطرآیات 23 تا26 پارہ22

آپ ﷺ توصرف خبردار کرنے والے ہیں۔بے شک ہم نے آپ ﷺ کوسچ کے ساتھ خوشخبری سنانے والااور ڈرانے والا بنا کربھیجا ہے۔اورکوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔اوراگر یہ لوگ آپ ﷺ کوجھٹلاتے ہیں۔توجولوگ ان سے پہلے گزرے ہیں۔وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل اور صحیفے اورروشن کتاب لے کرآئے۔پھرجن لوگوں نے کفرکیا۔میں نے انہیں پکڑلیا۔توپھرمیراعذاب کیسا تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔آپ ﷺ توصرف خبردار کرنے والے ہیں۔بے شک ہم نے آپ ﷺ کوسچ کے ساتھ یعنی قرآن پاک کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کربھیجا ہے۔اورکوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔اوراگر یہ لوگ آپ ﷺ کوجھٹلاتے ہیں۔توجولوگ ان سے پہلے گزرے ہیں۔وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل اور صحیفے اورروشن کتاب لے کرآئے۔پھرجن لوگوں نے کفرکیا۔میں نے انہیں پکڑلیا۔توپھرمیرا عذاب کیسا تھا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ہم نے جب بھی کوئی رسول کسی امت میں بھیجا تولوگوں نے اسے جھٹلایا۔یعنی جوبھی کتاب اسے دی گئی۔اس کی قدر نہ کی گئی۔بلکہ اسے جھٹلایا گیا۔اوراگر یہ لوگ رسول ﷺ کوجھٹلاتے ہیں۔تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔جیسا کہ پہلے لوگوں نے کفرکیا تھا تواللہ تعالیٰ نے ان کوعذاب میں پکڑلیا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا۔کہ پہلے لوگ بھی کفرکرتے تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کوجھٹلاتے تھے۔تواللہ تعالیٰ نے ان کوعذاب میں پکڑلیا۔

جیسا کہ قرآن پاک کے ساتھ کیا گیا ہے۔فرقوں کی آڑ میں قرآن پاک کی ساری تعلیمات کوجھٹلایا گیا ہے۔اورمختلف فرقے یعنی گروہ بن چکے ہیں۔

سورہ توبہ آیت 31 پارہ 11

اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کوچھوڑکراپنے عالموں اوردرویشوں کواپنا رب بنالیا تھا۔اورمریم کے بیٹے عیسیٰ ؑ کوبھی۔اورانہیں صرف اس قدرحکم دیا گیا تھا۔کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ غلامی کرو۔کہ اُسکے سواکوئی معبودنہیں ہے۔وہ پاک ہے ان چیزوں سے جنہیں یہ لوگ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ ؑ کی قوم کوبھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم دیا گیا تھا۔مگرانہوں اپنے عالموں اوردرویشوں اورحضرت عیسیٰ ؑ کواپنا رب بنالیا تھا حالانکہ ان کو صرف ایک بات کا حکم دیا گیا تھا۔مگرانہوں نے بھی ہماری طرح اپنے عالموں اوردرویشوں کواپنا رب بنالیا تھا۔اورحضرت عیسیٰ کوبھی۔ہم نے رسول کی اطاعت کی آڑ میں مفسروں کواپنا رب بنارکھا ہے۔اوریہ فرقہ پرست ہمیں رسول ﷺ کی اطاعت کا درس اس طرح دیتے ہیں۔اوربقول ان کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اوررسول کی اطاعت ایک ہی بات ہے۔یعنی دونوں ہی اللہ تعالیٰ ہیں۔اوررسول ﷺ کی اطاعت کوقرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں گیا۔اس طرح مفسروں کی اطاعت مشرک بناتی ہے۔ان کے عالموں اور درویشوں نے لوگوں کو شرک پرلگایا چونکہ لوگوں نے ان کی بات کو مانا اس طرح شرک کا ارتکاب ہوا۔جبکہ عیسیٰ ؑ نے انہیں ایک اللہ کی غلامی کا درس دیا تھا۔جس طرح ہمیں رسول ﷺ نے ایک اللہ کی غلامی کا درس دیا ہے۔

سورہ کہف آیت 110 پارہ 16

کہہ دو کہ بیشک میں تم جیسا انسان ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کہ بیشک تمھارا معبود صرف ایک معبود ہے۔ تو جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو۔ اسے چاہیے۔ کہ وہ صالح عمل کرے۔ اور اپنے رب کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے ہمیں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیا۔ اگر آپ نے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا اور اللہ تعالیٰ کی غلامی نہ کی اور اپنے نام نہاد مفسروں کی غلامی کی۔ تو آپ نے شرک کیا۔ مشرک ہوگئے۔ کفر کیا۔ اللہ تعالیٰ وہ زات ہے جس سے ہم نے لازمی ملاقات کرنی ہے۔ جس طرح پہلے لوگوں نے حضرت عیسیٰ کو اپنا رب بنا لیا تھا اسی طرح ہم بھی نام نہاد مفسروں کو اللہ تعالیٰ کے برابر کر کے شرک کر رہے ہیں۔ اس کے لیے اسی آیت سے مثال دینا چاہوں گی۔ کہہ دو کہ بیشک میں تم جیسا انسان ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کہ بیشک تمھارا معبود صرف ایک معبود ہے۔ تو جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو۔ اسے چاہیے۔ کہ وہ صالح عمل کرے۔ اور اپنے رب کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا سچا حکم پڑھ کر سنایا۔ مگر نام نہاد مفسروں نے لوگوں کو یہیں روک لیا۔ کہ رسول انسان تھے کہ نور تھے۔ اسی بات میں لڑائی ڈال دی۔ اور لوگوں تک پورا پیغام پہنچنے ہی نہیں دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا جواب تو آ چکا ہے۔ کہ رسول ﷺ انسان ہے اب جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو مانے گا۔ وہ ایمان والا ہے۔ اور جو اس کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

آپ نے دیکھا کہ سب سے پہلے نام نہاد مفسر خود کافر بنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بنا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی آیت کو جھٹلایا پھر اس کے بعد جن لوگوں نے اس کی اطاعت کی۔ وہ مشرک بن گئے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر کی غلامی کی۔ غور کریں کہ رسول ﷺ نے ہمیں ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیا۔ اور نام نہاد مفسروں نے کس الجھن میں ڈال دیا۔ حالانکہ اس پورے پیغام میں ہماری دنیاوی اور اخرت کی زندگی کا راز پوشیدہ تھا۔ جس کا نام نہاد مفسر نے ستیاناس کر دیا۔

اگر یہ نام نہاد مفسر اس طرح کہتا۔ کہ میں اس بات کو نہیں مانتا۔ کہ رسول ﷺ انسان تھے۔ بلکہ رسول ﷺ نور یعنی روشنی تھے۔ تو اس نام نہاد مفسر کو تو جوتے پڑنے تھے۔ اس طرح یہ نام نہاد مفسر یہ کام رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں کرتے ہیں۔ یعنی یہ کام وہ رسول ﷺ کا نام لگا کر کرتے ہیں۔ اپنا نام لگا کر کرنا اس لیے دشوار ہے۔ کہ لوگ ان کی مخالفت پر آ جائیں گے۔ اس لیے یہ رسول کی اطاعت کی آڑ لیتے ہیں۔ یعنی اطاعت کے پردے میں چھپ کر یہ کام کرتے ہیں۔ اگر کوئی کہتا۔ کہ قرآن پاک میں تو اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کیا ہے۔ اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ انسان فرقے بنانے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ پھر نام نہاد مفسر یہ کہتا۔ مگر میں ایک فرقہ بناؤں گا۔ اور قرآن پاک کو جھٹلاؤں گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلاؤں گا۔ لہذا تم میری اطاعت کرنا اور میرا ساتھ دینا۔ اور فرقہ بنانا۔ اگر وہ اس طرح کہتا تو لوگوں نے تو اس نام نہاد مفسر کو جوتے مارنے تھے۔ اور اسکی اطاعت کسی نے بھی نہیں کرنا تھی۔ اس لیے انہوں یہ کام رسول کی اطاعت کی آڑ میں کیا۔ نہ صرف خود کیا بلکہ جو نہ کرے۔ اسکو مرتد کہتے ہیں۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ دوسرے نام نہاد مفسروں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ اور ان پر چڑھائی کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ سارے قرآن پاک کا انہوں یہی حال کیا ہے۔ سمجھ خاک آنی تھی۔ ان فرقہ پرستوں کی ساری لعنتیں عورتوں کے لیے مخصوص ہیں۔ حالانکہ قرآن پاک میں ساری لعنتیں ان فرقہ پرستوں پر ڈالی گئیں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ رسول ﷺ سمیت تمام رسولوں نے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم دیا۔ اور یہ رسولوں کا دین تھا مگر ان نام نہاد مفسروں نے رسولوں کے دین کو جھٹلا دیا۔ سارے قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے بیان کیا ہے۔ اور رسول ﷺ کے نام سے بیان کیا ہے۔ جس کے لیے اللہ تعالیٰ جملہ استعمال کرتے ہیں۔ کہہ دو۔ سارا قرآن پاک اسی طرح بیان ہوا ہے۔ اور یہ نام نہاد مفسر کبھی کسی ایک آدمی کا نام کا نام لے کر بات کریں گے کبھی دوسرے آدمی کا نام لے کر کریں گے۔ اور ایک دوسرے کو رحمت اللہ علیہ کہتے ہیں۔ یہ لوگ ایک دوسرے کی غلامی کرنے والے ہیں۔ اور قرآن پاک کے مطابق مشرک ہیں۔ اگر ان کے پاس قرآن پاک کا علم ہوتا۔ تو کیا اس طرح کہتے۔ کہ فلاں رحمت اللہ علیہ اس کا یہ مطلب بتاتا ہے اور فلاں رحمت اللہ علیہ اس کا یہ مطلب بتاتا ہے۔ یہ تو خود ایک دوسر کی غلامی کرنے والے ہیں۔ باپ دادا کے فرقے کی غلامی کرنے والے ہیں۔ یہ کہاں سے رحمت اللہ علیہ بن گئے۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کس پر اپنی رحمت بھیجتے ہیں۔ یعنی درود بھیجتے ہیں۔ جو قرآن پاک کی روشنی میں آ جائیں۔

سورۃ احزاب آیات 41 تا 44 پارہ نمبر 22

اے ایمان والو اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کرتے رہو وہی تو ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں

لائے اور وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لیے باعزت اجر تیار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا وہ لوگ جو ایمان والے ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ مانتے اور اسکی اطاعت کرتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والے ہیں یعنی ان تین خصوصیات والے لوگوں کے جواب میں یا ان تین کاموں والے کے جواب میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان پر رحمت یعنی درود بھیجتے ہیں کہ یہ روشنی میں آ جائیں اور روشنی میں آئے ہوئے لوگ جب اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کا استقبال سلام سے کرے گا اور ان کے لیے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

وہ لوگ جو ایمان لائے ایمان والوں کو دیکھیں سورہ محمد کی پہلی دو تا تین آیات کے مطابق وہ لوگ جو محمد ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں وہ لوگ ایمان والے ہیں ایسے لوگ جب اللہ کی صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان پر رحمت بھیجتے ہیں۔ کہ یہ روشنی میں آ جائیں۔ روشنی قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

اور جب یہ قرآن پاک کی روشنی میں آ جاتے ہیں۔ یعنی اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ جاتے ہیں۔ تو یہی لوگ ہیں جب یہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور نعمتوں بھری جنت میں ٹھکانہ ہوگا

خواتین وحضرات!

آپ نے غور کیا۔ کہ کن لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتے درود یعنی رحمت بھیجتے ہیں۔ جو قرآن پاک کی روشنی والے لوگ ہوں گے۔ یعنی جنہوں نے قرآن پاک کی روشنی میں زندگی گزاری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مومنوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں پر بڑا مہربان ہے۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لیے باعزت اجر تیار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کی روشنی دے آمین ثم آمین تا کہ ہمارا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہو۔

سورہ البقرہ۔ آیات 153 تا 157۔ پارہ نمبر 2

اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی قرآن پاک کے لیے قتل کیے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے اور ہم تمہیں ضرور خوف بھوک مال اور جان اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے۔ وہ لوگ جنہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں اور صرف یہی ہدایت پانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں صبر اور نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی خاطر قتل کیے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ آزماتے ہیں اور انہیں جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اسی اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ایسے ہی ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ درود یعنی رحمتیں بھیجتے ہیں اور صرف یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نام نہاد مفسر خود کو اور اپنے ہم خیال لوگوں پر رحمت یعنی درود بھیجتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں پر درود بھیجتے ہیں وہ بھی آپ نے دیکھ لیا۔ یہ ان نام نہاد مفسروں کا ہی کارنامہ ہے۔ کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود ہم اسے اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہوگا۔ رسول ﷺ کے بارے میں اُس کی گواہی قبول ہوگی۔ یعنی صرف اُس انسان کی گواہی کو اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے لیے قبول کریں گے۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہوگا۔ اور منافق یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں۔ قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالی کے رسول نہیں ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالی کی گواہی کافی ہے۔اور اُس کی گواہی کافی ہے۔جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نبی کریمؐ کی گواہی کے لیے اُس انسان کا انتخاب کررہے ہیں۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس انسان کو کافر کہا جائے گا۔جو مختلف فرقوں پر تھے۔ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ منافقون آیات 1 تا3 پارہ28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔کہ آپؐ بے شک اللہ تعالی کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالی جانتا ہے۔کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔تو اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالی نے منافق کہا ہے۔کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے ۔یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔یعنی دعویٰ کیا۔مگر بعد میں کافر ہو گئے۔یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا۔اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قسمیں کھائیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

قرآن پاک کس طرح کا کلام ہے

سورہ حشر آیات 19 تا 21 پارہ28

اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ تعالی کو بھلا دیا تو اللہ تعالی نے اُن کو ان کی جانیں بھلا دیں۔یہی لوگ نافرمان ہیں۔جنت والے اور جہنم والے برابر نہیں ۔جنت والے ہی کامیاب ہیں۔اگر ہم اس قرآن کو پہاڑوں پر نازل کرتے۔تو آپ دیکھتے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔اور یہ مثالیں ہم لوگوں لیے بیان کرتے ہیں۔تاکہ وہ غور وفکر کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو ان کی جانیں بھلا دیں۔یہی لوگ نافرمان ہیں۔جنت والے اور جہنم والے برابر نہیں۔جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کی جانیں بھلا دیتے ہیں۔یہی لوگ نافرمان ہیں۔یعنی جہنمی ہیں۔اور یہ جنت والوں کے برابر نہیں ہوسکتے۔کیونکہ یہ تو ناکام لوگ ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب سوال یہ ہے کہ ہم کس طرح اللہ تعالیٰ کو یاد کریں یعنی اللہ تعالیٰ کی باتیں کریں۔کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی بھولنے نہ پائے۔اور ہمیں ہماری جانیں بھی یاد رہیں۔ اور جنت والے بھی بن جائیں۔یعنی کامیاب لوگ بن جائیں۔

اس کا طریقہ صرف اور صرف قرآن پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اگر ہم اس قرآن پاک کو پہاڑوں پر نازل کرتے۔ تو آپ دیکھتے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں لیے بیان کرتے ہیں۔ تا کہ وہ غور و فکر کریں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اپنے آخری رسول ﷺ پر نازل کیا۔ یعنی رسول ﷺ کے زریعے قیامت تک آنے والے لوگوں پر نازل کیا۔ آپ کا سلوک اس کے ساتھ کیسا ہے۔ یہ سوال ہے۔ اس کا جواب آپ نے دینا ہے۔ زرا سوچیں۔ کیونکہ یہ ایسی کتاب ہے۔ اگر پہاڑوں پر نازل کی جاتی۔ تو وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا۔

خواتین وحضرات!

یہ قرآن آپ پر یا آپ کی طرف نازل ہوا ہے۔ کیا آپ اس میں غور کرتے ہیں۔ آپ کی مثال میں آپ کے مدمقابل پہاڑ کھڑا ہے۔ وہ ٹکڑے ہوجاتا۔ مگر آپ کا کیا حال ہے۔ آپ پر قرآن پاک اثر کرتا ہے یا نہیں۔ کیا آپ پہاڑ سے زیادہ سخت ہیں۔ کہ قرآن پاک آپ پر کوئی اثر ہی نہیں کرتا۔

- سورہ شعراء آیت 196 پارہ 19

اور بے شک یہ قرآن پاک پہلی کتابوں میں بھی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ کہ یہی قرآن پہلی کتابوں میں بھی تھا۔ یعنی یہی تعلیمات تھیں۔

- سورہ حٰمٓ السجدہ آیت 43 کا پہلا حصہ پارہ 24

آپ ﷺ سے جو کہا جاتا ہے۔ یہ وہی ہے۔ جو پہلے رسولوں سے کہا گیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ جو آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔ یہی کچھ پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا تھا۔

- سورہ نجم آیات 3 تا 5 پارہ 27

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ اور کچھ نہیں ہے۔ بس وحی ہے جو وحی کیا گیا ہے جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ قرآن پاک اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدوحی ہے۔ اس میں رسول ﷺ نے اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولا۔ یعنی یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔ جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔

- سورہ القصص آیت 51 پارہ 20

اور بیشک لوگوں کے لیے ہم اپنا کلام مسلسل بھیجتے رہیں ہیں۔ تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات

جب سے دنیا بنی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کی رہنمائی کے لیے ہمیشہ سے اپنا کلام بھیجتے رہے ہیں۔ تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے نصیحت حاصل کرسکیں۔ غور کریں۔ اسلیے اللہ تعالیٰ صرف اپنا کلام بھیجتے ہیں۔

- سورہ فاطر آیت 31 پارہ 22

اور ہم نے آپ ﷺ کی طرف کتاب وحی کی ہے۔ وہی سچ ہے اور اس سے پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں سے خوب باخبر دیکھنے والا

ہے۔

خواتین وحضرات

ہمارے پاس قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی وحی کی صورت میں موجود ہے۔ جو سچ ہے۔ اب کسی رسول کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

- سورہ ابراہیم آیات 52 پارہ 13

یہ قرآن لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ تاکہ وہ اس کے ذریعے خبردار کیے جائیں۔ اور تاکہ وہ جان لیں۔ کہ وہی اکیلا معبود ہے۔ اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ قرآن پاک لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور تاکہ وہ جان لیں۔ کہ وہی اکیلا معبود ہے۔ تاکہ عقل والے لوگ نصیحت حاصل کریں۔

- سورہ النحل آیت 35 کا آخری حصہ پارہ 14

رسولوں پر صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ واضح طور پر پیغام پہنچا دیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسولوں کی صرف یہی ذمہ داری ہوتی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو وضاحت سے پہنچا دیں۔

- سورہ بنی اسرائیل۔ آیت 93 کا آخری حصہ۔ پارہ 15

آپ ﷺ کہیے میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف قرآن پاک پہنچانے والا انسان ہوں۔

- سورہ نجم آیت 56 پارہ 27

یہ ایک خبردار کرنے والا ہے۔ پہلے خبردار کرنے والوں میں سے۔

خواتین وحضرات

خبردار کرنے والے کا مطلب ہے "رسول"، یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے ذریعے خبردار کرنے والے۔ جس طرح پہلے رسول اللہ تعالیٰ کے پیغام سے خبردار کرتے تھے۔ اسی طرح رسول ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے ذریعے خبردار کرنے والے ہیں۔ یعنی رسول ﷺ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔

- سورہ یاسین آیت 3 پارہ 22

بے شک آپ ﷺ رسولوں میں سے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک رسول ﷺ کے بارے میں بتایا کہ آپ ﷺ رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔

- سورہ البقرہ آیت 252 پارہ 2

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور آپ ﷺ بیشک رسولوں میں سے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور آپ ﷺ بیشک رسولوں میں سے ہیں۔

سورہ ال عمرآن آیات 144 پارہ 4

ااور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔ تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ محمد ﷺ تو صرف ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیے جائیں۔ تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔ اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔ قرآن پاک کو قبول کرنے والے شکر گزاروں کو بہت جلد بدلہ ملے گا۔

سورہ المائدہ آیت 67 پارہ 6

جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دو۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ صرف قرآن لوگوں تک پہنچایئے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا۔

سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں۔ اور گروہ بن گئے۔ آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔ کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔ چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔ رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔ قرآن کا فیصلہ کیسا ہوتا ہے۔ آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام فرقے والے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیں۔ ان لوگوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔ اور رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

سورہ فرقان آیت 129 پارہ 19

اور رسول ﷺ کہیں گے کہ بے شک میری قوم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ قیامت والے دن رسول ﷺ ہمارے خلاف گواہی دیں گے۔ کہ ہم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔

اگر آپ لوگ رسول ﷺ کو اپنے خلاف گواہ نہیں بنانا چاہتے تو اپنے باپ دادا کا راستہ چھوڑ کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔قرآن پاک کو پکڑ لیں۔تا کہ آپ رسول ﷺ کے مجرموں میں سے نہ ہوں جن کی شکایت ہونے والی ہے۔

❁ سورہ رحمان آیات 1 تا 2 پارہ 27

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا ۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ررحمٰن نے قرآن پاک سکھایا ۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سکھایا۔

❁ سورہ قیامت آیات 16 تا 18 پارہ 29

آپ ﷺ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔اس کو جمع کرنا اور آپ کو پڑھانا ہمارا کام ہے۔جب ہم پڑھا کریں تو آپ اس کے پڑھنے میں اطاعت کریں۔پھر بے شک اس کو بیان کرنا ہمارے زمہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔آپ ﷺ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔اس کو جمع کرنا اورآپ کو پڑھانا ہمارا کام ہے۔جب ہم پڑھا کریں تو آپ اس کے پڑھنے میں اطاعت کریں۔پھر بے شک اس کو بیان کرنا ہمارے زمہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔آپ ﷺ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔اس کو جمع کرنا اورآپ کو پڑھانا ہمارا کام ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ساری زمہ داری اللہ تعالیٰ خود اُٹھارہے ہیں۔ااس کی زمہ داری رسول ﷺ پر بھی نہیں ڈال رہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی حفاظت کا زمہ خود لیا ہے۔اللہ تعالیٰ سورہ حجر آیت 9 پارہ نمبر 14 میں فرماتے ہیں بیشک ہم نے ہی نصیحت کو نازل کیا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک کی حفاظت کرنے والے خود اللہ تعالیٰ ہیں۔اس کو ہم جدید دنیا کی زبان میں اس طرح کہہ سکتے ہیں۔کہ اس کو دنیا کی کوئی طاقت ڈیلیٹ نہیں کرسکتی۔یعنی اَن ڈلیٹ ا یبل کتاب ہے۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔یعنی جب اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتا ہے۔اب کسی کا باپ بھی اس کی اصل عبارت میں ردو بدل نہیں کرسکتا۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں کوئی اس کو ڈیلیٹ کرسکتا تھا۔اور نہ کوئی قیامت تک کر سکے گا۔

❁ سورہ عنکبوت۔آیات 48 تا 52۔پارہ نمبر 21

اور اس سے پہلے آپ ﷺ نہ تو کوئی کتاب پڑھتے تھے۔اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتے تھے۔اگر ایسی بات ہوتی تو جھٹلانے والے ضرور شک میں پڑ سکتے تھے۔بلکہ وہ قرآن تو واضح دلائل والی آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں۔جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیات سے ظالم لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر معجزے کیوں نہیں اتارے گئے آپ ﷺ کہیے کہ بے شک معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو صرف واضح خبردار کرنے والا ہوں۔کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں ہے۔کہ ہم نے آپ ﷺ پر کتاب نازل کی ہے جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے اس میں ایمان والوں کیلئے یقیناً رحمت اور نصیحت ہے آپؐ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے وہ جانتا ہے اور جو لوگ جھوٹ پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔اور اس سے پہلے آپ ﷺ نہ تو کوئی کتاب پڑھتے تھے۔اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتے تھے۔اگر ایسی بات ہوتی تو

جھٹلانے والے ضرور شک میں پڑ سکتے تھے۔ بلکہ وہ قرآن تو واضح دلائل والی آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیات سے ظالم لوگوں کے سوا کوئی انکار نہیں کرتا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر معجزے کیوں نہیں اتارے گئے آپ ﷺ کہیے کہ بے شک معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو صرف واضح خبر دار کرنے والا ہوں۔ کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں ہے۔ کہ ہم نے آپ ﷺ پر کتاب نازل کی ہے جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے اس میں ایمان والوں کیلئے یقیناً رحمت اور نصیحت ہے آپ ؐ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے وہ جانتا ہے اور جو لوگ جھوٹ پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ اور اس سے پہلے یعنی وحی نازل ہونے سے آپ ﷺ نہ تو کوئی کتاب پڑھتے تھے۔ اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتے تھے۔

✾۔ سورہ اعلیٰ۔ آیات 6 تا 15۔ پارہ 30

ہم جلد آپ کو پڑھائیں گے۔ پھر آپ نہیں بھولیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ظاہر اور پوشیدہ کو۔ اور ہم آسان کر دیں گے ۔ آسان طریقے پر چلنا۔

پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت قبول کرے گا اور اس سے وہی دور رہے گا۔ جو بڑا بدنصیب ہے۔ جو بہت بڑی آگ میں داخل کیا جائے گا پھر وہاں نہ جئے گا نہ مرے گا۔ بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھتا رہا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم جلد آپ کو پڑھائیں گے۔ پھر آپ نہیں بھولیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ظاہر اور پوشیدہ کو۔ اور ہم آسان کر دیں گے۔ آسان طریقے پر چلنا۔ یعنی آسان طریقے پر چلنا آسان کر دیں گے۔ فرقہ پرستی نے ہماری کمر توڑ دی ہے۔ قرآن پاک کے مطابق زندگی بہت اسان ہو جائے گی۔

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں ۔ پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ تو قرآن کو قبول کرلے گا اور جو بڑا بدنصیب ہے وہ اس سے دور رہے گا اور آگ میں رہے گا بلاشبہ وہی کامیاب ہوا جو پاک ہوا یعنی جس نے نصیحت قبول کی قرآن پاک کو قبول کیا اور اپنی اصلاح کی وہی کامیاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ ہم نے اپنی اصلاح قرآن پاک سے کرنی ہے قرآن پاک سے اصلاح کر کے خود کو پاک کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران کی آیت 164 پارہ 4 میں فرماتے ہیں کہ: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ جب انہیں میں سے رسول بھیجا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم نے خود کو قرآن پاک کے ذریعے پاک نہ کیا تو ہم بھی گمراہ ہی ہیں۔

✾ سورہ سبا آیات 47 تا 50 پارہ 22

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ اگر میں نے تم سے کوئی اجر مانگا ہے۔ تو وہ تم ہی رکھو۔ میرا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ اور ہر چیز پر گواہ ہے۔ کہہ دو کہ بے شک میرا رب اوپر سے سچ ڈالتا ہے۔ وہ سب چھپی باتوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو کہ سچ آ گیا اور جھوٹ نہ پہلے کچھ پیدا کرسکتا تھا۔ اور نہ آئندہ کر سکے گا۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں۔ تو میری گمراہی کا نقصان مجھ کو ہے۔ اور اگر میں ہدایت پر ہوں۔ تو اس وحی کی وجہ سے ہوں۔ جو میرا رب مجھ پر نازل کرتا ہے۔ وہ سب سننے والا قریب ہے۔

خواتین وحضرات

گمراہ کا مطلب ہے۔ بے خبر ہونا۔

سچ یعنی حق اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔اورقرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کا نام بھی سچ ہے۔رسول ﷺ اعلان کررہے ہیں۔ کہتے ہیں سچ آ گیا یعنی قرآن آ گیا۔بے شک میرا رب اوپر سے سچ ڈالتا ہے۔رسول ﷺ کہتے ہیں اگر میں بے خبر ہوں۔تو میری بے خبری کا نقصان مجھے ہے۔اوراگر میں ہدایت پر ہوں تو اس کی وجہ وحی ہے۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی پیدانہیں کرسکتا۔اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں سب جھوٹ ہے۔قیامت والے دن ہر چیز ختم ہو جائے گی۔سوائے اللہ تعالیٰ کے۔اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہےاور جھوٹ کچھ بھی پیدانہیں کرسکتے۔جو پیدا کرتا ہے۔وہی سچ ہے۔

سورہ زخرف آیات 87 تا 89 پارہ 25

اوراگرآپؐ ان سے پوچھیں کہ ان کوکس نے پیدا کیا ہے توضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔اوراس قول کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجیے بس ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسولؐ قسم کھا کر کہہ رہے ہیں۔کہ یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔یعنی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھنےاوراس کی اطاعت کرنے والے نہیں ہیں۔پھراللہ تعالیٰ نبیؐ کو ایسے لوگوں سے منہ موڑ لینے کا حکم دے رہے ہیں۔اورفرماتے ہیں کہ ان کو جلد ہی معلوم ہو جائیگا۔

سورہ حٰم السجدہ آیات 41 تا 43 پارہ 24

بیشک جولوگ اس نصیحت یعنی قرآن کا کفر کرتے ہیں۔جب وہ ان کے پاس آیا۔اور بیشک یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے۔اس میں جھوٹ نہ آگے سے آسکتا ہے۔اور نہ پیچھے سے آسکتا ہے۔یہ بڑے ہی تعریف والے حکمت والے کی طرف سے نازل ہوا ہے۔آپ ﷺ سے جو کچھ کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا۔بیشک آپ کا رب بہت معاف کرنے والا اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ سے جو کچھ کہا گیا۔وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا یعنی جو کچھ قرآن پاک میں ہے وہ پہلی کتابوں میں بھی تھا۔اوراس قرآن میں جھوٹ کسی طرح شامل نہیں ہوسکتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ قرآن پاک میں جھوٹ آگے یا پیچھے سے داخل نہیں ہوسکتا۔یہ اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے۔کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کچھ داخل کرنے نہیں دیا۔لہذا لوگوں نے تفسیر کی آڑ میں سائیڈوں پر لکھ دیا۔نیچے لکھ دیا۔اوپر لکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ کے سچ کے مقابلے میں لوگ اپنے فرقوں کو اہمیت دیتے ہیں۔اور جو نہیں فرقے والے رسول کے نام پر دیتے ہیں اس کو قبول کرلیا جاتا ہےاوراللہ تعالیٰ کے سچ کو رد کر دیا جاتا ہے ۔ان پراللہ تعالیٰ کا عذاب ضرور آئے گا۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقے کو اپنا خدا بناتے ہیں۔

سورہ القصص۔آیات 85 تا 88۔پارہ 20

بیشک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپکو ایک انجام دے گا۔آپؐ کہہ دیجیے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہےاور کون واضح گمراہی میں پڑا ہے۔اور آپ ﷺ کو یہ امید نہ تھی کہ آپ ﷺ پر یہ کتاب نازل کی جائے گی۔مگر یہ تو صرف رب کی رحمت ہے۔پس آپؐ کافروں کے مددگار نہ بنیں۔اور آپ ﷺ کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ آیات نازل ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے نہ روکیں۔اور آپؐ اپنے رب کی طرف بلائیں اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ پکارو۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے۔اسی کا حکم چلتا ہے اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

بیشک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپکوایک انجام دے گا۔ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں ہے۔
اللہ تعالی قرآن پاک فرض کرنے کے بعد کہہ رہے ہیں کہ کہیں تمہیں اللہ تعالی کے کافرینی فرقہ پرست اللہ تعالی کی آیات نازل ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے نہ روک دیں۔ آپ صرف اللہ تعالی کی آیات کی طرف بلائیں اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کسی اور طرف بلانے اور رجوع کرنے کو شرک کہتے ہیں اللہ تعالی نے آپ کو اس شرک سے منع کیا۔ اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو پکارنا بھی شرک ہے۔ اللہ تعالی کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ اللہ تعالی کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہو جائے گی۔ اور آخر کار حکم تو اللہ تعالی کا ہی چلتا ہے اور نافذ ہو کر رہتا ہے۔

صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کو دینِ خالص کسے کہتے ہیں اور اسلام کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

رسول ﷺ خود بھی قرآن پاک کو پڑھتے اور اس کی ہی تعلیم دیتے تھے۔ اپنا غلام بنانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کا غلام بناتے ہیں۔ یعنی مسلم بناتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔ آیت 79 تا 80۔ پارہ نمبر 3

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔ کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالی کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔ اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ بھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی مسلم ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ پیغمبر خود بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کو اپنی غلامی نہیں سکھاتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی سکھاتے ہیں۔ کیا وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیں گے۔ فرمابردار بنانے کے بعد۔
ان آیات میں اللہ تعالیٰ کسی فرقے کی بات کر رہے ہیں۔ کہ جو اپنے بیان اور زبان سے قرآن کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔ کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔ اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ بھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی مسلم ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔

سورہ زمر۔ آیات 11 تا 20۔ پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی غلامی کروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے اس کا فرمابردار بنوں آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے کہہ دیجیے۔ کہ میں تو صرف دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے اس کی غلامی کروں گا۔ تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو کہہ دیجیے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔ خبردار یہی واضح نقصان ہے ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور انکے نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔ یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے اے میرے غلاموں مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور وہ لوگ جو طاغوت کی غلامی سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے ان کے لیے خوشخبری ہے لہذا میرے غلاموں کو خوشخبری سنادو۔ جو کلام کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں پر عمل کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی یہی وہ لوگ ہیں جو عقلمند ہیں جس پر آگ کا عذاب ثابت ہو جائے تو کیا آپ ﷺ اس کو آگ سے چھڑا

سکتے ہیں۔لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے ایسے بالا خانے ہونگے جن کے اوپر اور منزلیں ہونگی جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں نبی ﷺ کا خطاب ہے۔وہ فرماتے ہیں۔کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کروں اور مجھے فرمابردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔میں قیامت کے دن سے ڈرتا ہوں اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں میں تو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں گا۔تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو۔اصل نقصان والے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے خود اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا۔یاد رکھو یہی بہت بڑا نقصان ہے۔پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے برے انجام سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔اے میرے غلاموں۔مجھ سے ڈرو وہ لوگ جو طاغوت کی غلامی سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے یعنی قرآن پاک کی طرف رجوع رہے۔اور قرآن پاک کی اعلیٰ باتوں پر عمل کرتے رہے۔یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں۔ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مرتد کی سزا موت نہیں ہے۔ہر کوئی اپنے بارے میں فیصلہ کرنے میں آزاد ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور سزا بھی خود اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ عقل مند لوگ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی خالص غلامی کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی نہیں کرتے۔

- سورہ النحل آیات 51 تا 52 پارہ 14

اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔کہ دو معبود نہ بنالو بیشک معبود تو بس ایک ہی ہے۔لہذا مجھ ہی سے ڈرو۔اُسی کا ہے۔جو سب کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔اور خالص اُسی کا دین چل رہا ہے۔پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ دو معبود نہ بنالو۔معبود تو صرف ایک ہے۔یعنی غلامی کے لائق تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔تو پھر سوال یہ ہے کہ پھر رسول کی اطاعت کا غلط انداز ہے۔کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔اس طرح تو دو خدا بن گئے۔زمین اور آسمانوں میں صرف اُس کا دین یعنی حکم چل رہا ہے۔کسی اور کا حکم چلتا تو اُس کا بھی دین چلتا اور وہ بھی خدا ہوتا۔اگر ہم احادیث کی اطاعت وحی کی طرح کرتے ہیں۔تو گویا دو خدا ہیں۔اور خالص غلامی نہیں کررہے۔شرک کررہے ہیں۔

- سورہ زمر آیات 1 تا 3 پارہ 23

یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کیطرف سے نازل ہوئی ہے۔بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچ کے ساتھ نازل کیا ہے۔صرف دین کو خالص اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔کہ ہم انکی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ ہمیں للہ تعالیٰ کے بہت قریب کردیں۔بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے۔جو جھوٹا اور کافر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔غلامی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔اور جو دوسروں کی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کردیں۔ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔جھوٹے اور کافر اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی غلامی کا حکم دیا تھا۔اور یہ جھوٹ بول کر اور کافر بن کر کسی دوسرے کی اطاعت کررہے ہیں۔

ان آیات میں وہ لوگ بھی آتے ہیں۔جو اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔اور سمجھتے ہیں۔کہ اس طرح ان کو قرآن پاک سمجھنا چاہیے۔اس طرح وہ نام نہاد مفسر اس کو اپنے فرقے کا حصہ بنالیتے ہیں۔اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک نام نہاد مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔یہ شرک ہے اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔۔ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

آپ نے دیکھا کہ مرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہے۔اور نہ وہ کسی کا مجرم ہے کہ وہ اس کو سزا دیتا پھرے۔وہ اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے۔اللہ تعالیٰ اُسے خود سزا دے گا۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب۔رسول ﷺ ہمیں اسلام لانے کا طریقہ سکھارہے ہیں۔

سورہ ال عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اوران لوگوں میں جنھیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ وہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپ کہہ دو انکو جن کو کتاب دی گئی ہے۔اور اُمیوں سے۔کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبیؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔آپؐ تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی۔ تو انہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کررہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے گا۔جنھوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آچکی ہیں۔یعنی قرآن پاک۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مرگئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کرہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آگیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مرگئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابردای نہیں کرتے۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔اور کافر بن جاتے ہیں۔جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافر ہوگا۔اور کافر جنت میں نہیں جاسکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا۔

سورہ البقرہ،آیات 256 تا 257،پارہ 3

دین میں کوئی زبردستی نہیں۔:یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہوگئی ہے۔جو انسان طاغوت کا کفر دے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔اس نے درحقیقت ایک مضبوط سہارا تھام لیا۔جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا جاننے والا ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور وہ جنھوں نے کفر کیا ہے طاغوت ان کے ولی ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

ہدایت یعنی قرآن پاک چھانٹ کر گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے۔جو طاغوت کی نافرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا لہٰذا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اس نے حقیقت میں ایک مضبوط سہارے کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے۔یعنی قرآن کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔اور وہ لوگ جو کافر۔کافر کہتے ہیں۔فرقہ بنانے والے کو۔ طاغوت ان کے دوست ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔اور فرقوں کی اطاعت کرنے والوں کا ولی طاغوت ہیں۔جو روشنی یعنی قرآن پاک سے دور کر کے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔جو دوزخ کا راستہ ہے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا پہلا حصہ پارہ 6

آج ہم نے تمھارے لیے دین کو مکمل کر دیا ہے۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے اسلام یعنی فرمابرداری کو تمھارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ہم اسلام پر ہیں یا کفر پر۔

سورہ البقرہ آیات 138 تا 139 پارہ 1

ہم نے اللہ تعالیٰ کا رنگ قبول کیا اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے کس کا رنگ اچھا ہوسکتا ہے۔اور ہم تو اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہیں۔کیا تم اللہ تعالیٰ کے معاملات میں ہم سے جھگڑتے ہو۔ حالانکہ وہی تمھارا رب ہے۔اور وہی ہمارا رب ہے۔اور تمھارے لیے تمھارے اعمال اور ہمارے لیے ہمارے اعمال۔اور ہم تو صرف اُسی کے خالص ہیں۔

خواتین حضرات

یہ نبی ﷺ کا خطاب ہے۔نبی ﷺ کہہ رہے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کا رنگ قبول کرتے ہیں۔اور ہم تو اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہیں۔اور ہم تو خالص اللہ تعالیٰ کے ہیں۔جھگڑے کی تو بات ہی کوئی نہیں ہے۔ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمھارے لیے تمھارے اعمال۔

ہم نے اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار ہی نہیں کیا۔آپ کو ہر طرف فرقوں کا رنگ نظر آئے گا۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کریں۔صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں اور خالص اُسی کے بن جائیں۔یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں۔اگر ہم اس کی فرمابرداری کریں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرلیں گے۔

سورہ صافات۔آیات 167 تا 170۔پارہ نمبر 23

اور بے شک وہ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کی نصیحت یعنی (کتاب) ہوتی تو ہم ضرور اللہ تعالیٰ کے خالص غلام ہوتے۔پھر انہوں نے اس یعنی قرآن پاک سے کفر کرلیا۔اب انہیں جلد معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جب قرآن پاک نہیں آیا تھا تو لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی کتاب آئی ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام ہوتے۔ مگر جب قرآن پاک آ گیا۔تو انہوں نے اس سے کفر کرلیا۔ یعنی فرقے بنالیے۔اب انہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب

سورہ انعام 56 تا 58 پارہ 7

کہہ دو کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا ۔بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی ﷺ ظالموں سے خطاب کررہے ہیں ۔جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبیؐ کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دو ٹوک جواب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا ۔بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ رہے ہیں کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں۔جیسے تم نے جھٹلا دیا ہے۔اگر میرے ہاتھ میں عذاب کا فیصلہ ہوتا تو میں تمھیں اس عذاب سے دوچار کردیتا۔مگر میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے۔جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کا خطاب۔

سورہ رعد آیت 36 کا آخری حصہ اور 37 پارہ 13

آپ کہہ دیجیے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے۔کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اسی کی طرف میں بلاتا ہوں۔اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔اور اس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے۔اور اگر آپ نے لوگوں کی خواہشات کی اطاعت کی اس کے بعد جب تمھارےؐ پاس علم آ گیا ہے۔تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسولؐ کا خطاب سنا۔وہ فرمارہے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے صرف یہ حکم دیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤں۔لہذا میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے واپس جانا ہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو عربی زبان میں حکم بنا کر نازل کیا ہے۔اگر اس علم یعنی قرآن پاک آنے کے بعد تم نے کسی کی اطاعت کی۔تو تمہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی مددگار۔

خواتین وحضرات!

دونوں مثالوں میں ایک رب کی غلامی کا حکم ہے جس کی رسولؐ نے اطاعت کی اور ہمیں بھی اسی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول۔

سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9

بے شک جنھوں نے کفر کیا۔اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔وہ عنقریب خرچ کریں گے۔پھر انہیں حسرت ہوگی۔پھر وہ مغلوب کردیے جائیں گے۔اور جو لوگ کافر ہیں۔وہ جہنم کی طرف اکھٹے کیے جائیں گے۔تا کہ اللہ تعالیٰ خبیث کو پاک سے الگ کردے پھر خبیثوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنا دیگا۔اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کہہ دو جو کافر ہیں کہ اگر وہ باز آجائیں۔تو ان کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔جو پہلے لوگوں کی سنت گزر چکی ہے۔تم ان سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلیے باقی رہے۔اگر وہ باز آجائیں تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اور اگر وہ پھر جائیں۔تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔وہ کیا خوب حمایتی ہے۔اور اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔کافر یعنی فرقہ پرست اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہیں۔تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے رستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔

تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کے نام سے ایجاد کررکھی ہیں۔جن کا نام منطق ہے۔فقہ ہے۔ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔اور طرح طرح سے قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔اور قرآن پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنی وصیت کہتے ہیں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی۔فرقہ پرستی کا یہ حال ہے۔کہ جو ان کا نام نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتادے۔وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ابرہیمؑ کے والد کا نام آزر بنایا ہے۔مگر نام نہاد مفسرین کہتے ہیں۔کہ ان کے والد کا نام آزر نہیں تھا۔بلکہ یہ ان کے چچا کا نام تھا گویا انہوں نے اپنے نام نہاد مفسرین کو سچا سمجھا اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جانتا ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔اور کوئی بھی نہیں جانتا اس طرح جب ہم اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر نام نہاد مفسر کو سچا سمجھتے ہیں۔تو ہم گمراہ ہیں ہمارا نام نہاد مفسر بھی گمراہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین یارب العامین۔

اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں ہے تو سب قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔کوئی کہہ دے کہ قران پاک میں اللہ تعالیٰ نے معجزوں کے بارے کہا ہے کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے۔تو یہ فرقہ پرست قرآن پاک کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور معجزے ثابت کرتے ہیں۔یہ فرقے قرآن پاک کے خلاف کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ایسے لوگوں کے خلاف رسول ﷺ کو لڑنے کا حکم دیا گیا۔یہ ناپاک لوگ ہیں یعنی خبیث لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ان دشمنوں کو قیامت والے دن ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنادے گا۔اور جہنم میں ڈال دے گا۔

ان آیات کا مطلب ہے کہ سارے فرقے ختم ہوجائیں۔اور دین صر اللہ تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے۔یعنی قرآن پاک کا راج ہو۔

دین کے بارے میں حضرت یوسفؑ کا خطاب

سورہ یوسف آیات 27 تا 40 پارہ 12

اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے طریقے کی اطاعت کرتا ہوں ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر اور سب لوگوں پر فضل ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔اے میرے قید کے ساتھیو۔کیا الگ الگ معبود بہتر ہیں یا اللہ تعالیٰ۔جو اکیلا زبردست ہے۔تم اللہ تعالیٰ کے سوا صرف چند ناموں کی غلامی کرتے ہو۔جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔جن کیلیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا۔اُسنے حکم دیا ہے۔کہ اُس کے علاوہ کسی کی غلامی نہ کرو۔یہی درست دین ہے۔لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات

یہ حضرت یوسف کا خطاب تھا۔جو اپنے باپ دادا کے دین پر تھے۔انہوں نے کہا کہ درست دین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی غلامی نہ کرو۔جبکہ ہم لوگوں نے پیغمبروں کا طریقہ چھوڑ رکھا ہے۔اور اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔ایک رب کی بندگی کرنا تمام رسولوں کا طریقہ تھا۔رسول ﷺ کا بھی تھا۔باقی تو صرف وہ نام ہیں۔جو

باپ دادا نے رکھے ہیں۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب یکھتے ہیں۔

سورہ زمر آیات 64 تا 66 پارہ 24

کہہ دو۔اے جاہلو۔کیاتم مجھے کہتے ہو۔کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی کروں۔اور بیشک آپ ﷺ اور اُن کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول ہو گزرے ہیں۔اُن کی طرف وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے۔اور تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب سنا۔وہ کہہ رہے ہیں اے جاہلو تم مجھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی کرنے کو کہتے ہو۔آپ ﷺ اور پہلے آنے والے تمام رسولوں کو وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔اسلیے صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔

مگر ہم لوگوں نے رسول کے خطاب کو نظر انداز کر دیا ہے اور اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔ہمارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی رسول ﷺ کا دین تھا۔

دین کے بارے میں حضرت صالحؑ کا خطاب

سورہ ھود۔آیات 58 تا 63۔پارہ نمبر 12

اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ اور انکے جو ساتھ ایمان لائے تھے۔ان کو نجات دی۔اور انہیں سخت عذاب سے بچالیا۔

اور یہ قوم عاد تھی انہوں نے اپنے رب کی آیات اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔اور ہر مغرور اور سرکش کے حکم کی اطاعت کرتے رہے۔اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی لگادی جائے گی یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب کا کفر کیا تھا۔یاد رکھو کہ عاد کیلئے جو ہود کی قوم تھی۔اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے۔اور ثمود کی قوم کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا پس تم اس سے بخشش طلب کرو پھر توبہ کرو بے شک میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا ہے۔انہوں نے کہا اے صالحؑ ہمیں اس سے پہلے تجھ سے بڑی امیدیں تھیں۔کیا تم ہمیں ان کی غلامی سے روکتا ہے جن کی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔اور جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔اس نے کہا کہ اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں۔اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت دی ہو تو پھر اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا۔تم تو میرا نقصان ہی کرو گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت صالحؑ کا خطاب دکھایا گیا ہے۔وہ کہتے ہیں۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی غلامی کے لائق نہیں۔لوگوں نے جواب دیا کہ اے صالح پہلے تو ہمیں تم سے بہت سی اُمیدیں تھیں۔تم ان کی غلامی سے روکتے ہو۔جن کی غلامی ہمارے باپ دادا نے کی تھی۔صالح نے جواب دیا۔کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل بھی رکھتا ہوں اور رحمت یعنی کتاب بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہو۔تو کیا اس کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔

ان آیات میں واضح دلیل اور رحمت اللہ تعالیٰ کی آیات کو کہا گیا ہے۔یعنی کتاب کو کہا گیا ہے۔اور معجزہ بھی واضح دلیل میں آئے گا۔کیونکہ وہ بھی آیات کی طرح سچا ہوتا ہے۔ان آیات میں آپ لوگوں نے حضرت صالح کا دین دیکھا وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے۔

سورہ مومن آیت 14 پارہ 24

بس تم دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے رکھتے ہوئے اُسی کو پکارو اگرچہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ خالص دین صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کو پکارو۔چاہے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو کتنا ہی برا کیوں نہ لگے۔

رسول ﷺ کا دین کے بارے میں خطاب میں دیکھتے ہیں۔

سورہ مومن آیات 65 تا 66 پارہ 24

وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔جو سب جہانوں کا رب

ہے۔ کہہ دو کہ مجھے منع کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ ان کی غلامی کروں۔ جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آ چکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔ جو سب جہانوں کا رب ہے۔ مجھے منع کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ ان کی غلامی کروں۔ جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آ چکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔

جو رسول ﷺ ہم کو قرآن کے زریعے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیتے رہے۔ لوگوں نے اس کو ہی فریق بنا کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر فرقوں میں بٹ گئے۔ اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت کا نام دیا گیا۔ اور قرآن پاک کی اطاعت کو رسول ﷺ کی اطاعت نہیں سمجھا گیا۔

- سورہ شوریٰ آیت 21 پارہ 25

کیا انکے کچھ شریک ہیں۔ جنہوں نے ان کے لیے دین میں سے شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے ساتھ اپنا حکم دینے والوں کو کس نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دین ہی ہوتا ہے جو وہ اپنے رسولوں کے زریعے لوگوں کو پہنچاتا ہے۔ کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ پھر یہ فرقے کیسے ہیں۔ اور اسکی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ اگر فیصلے کا وقت مقرر نہ ہوتا۔ تو اب تک فیصلہ ہو جاتا تھا۔ بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

- سورہ الممتحنہ آیات 8 تا 9 پارہ 28

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا۔ جو تم سے نہ تو دین کے معاملے میں لڑے ہیں۔ اور نہ انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا ہے تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تم کو اُن لوگوں سے منع کرتا ہے۔ جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔ اور انہوں نے تم کو تمھارے گھروں سے نکالا۔ اور تمھارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی تو جو کوئی انسے دوستی کرے۔ وہی ظالم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والے کو دوست رکھتے ہیں۔ جو دین کے بارے میں جنگ نہ کرے۔ ان سے اچھے برتاؤ کا حکم ہے اور انصاف کا حکم ہے۔ صرف ان سے لڑائی کا حکم ہے۔ جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں۔ اب ان جنگ کرنے والوں کے ساتھ اگر کوئی ہمدردی کرے۔ تو وہ لوگ بھی ظالم ہیں۔ کیونکہ وہ کسی پر خوامخواہ ظلم میں مدد کرتے ہیں۔ اور دین میں کسی پر زبردستی نہیں ہے۔

- سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف تم میری غلامی کرو۔ اور ان لوگوں نے اپنے کام کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جو صالح عمل کرے گا۔ اور وہ مومن بھی ہوگا۔ تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف میری غلامی کرو۔

کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں۔ کیا ہم ایک اُمت ہیں یا فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور اختلاف کا شکار ہیں۔

ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے تو ایک اُمت بن جائیں

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یونس آیات 104 تا 109 پارہ 11

کہہ دو اے لوگو۔ اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔ تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔ جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔ اور بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں۔ جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔ اور یہ کہ اپنا منہ سب سے موڑ کر یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ ااور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔ تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔ اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔ تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔ اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔ اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

کہہ دو اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آ چکا ہے۔ پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔ اس کی اطاعت کرتے رہو۔ جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔ اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ رسول ﷺ اپنے دین کے بارے میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو آگاہ کر رہیں ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو۔ اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔ تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔ جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔ اور بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں۔ جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔ اور یہ کہ اپنا منہ سب سے موڑ کر یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ ااور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔ تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔ اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔ تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔ اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔ اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آ چکا ہے۔ پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔ اس کی اطاعت کرتے رہو۔ جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔ اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہیں ۔ جس کے قبضے میں ہم سب کی موت ہے۔ اسی مثال کو پھر دوسرے طریقے سے پیش کیا گیا۔ کہ لوگو تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچ آ گیا ہے۔ جو اس سے ہدایت حاصل کریگا تو اس کا اپنا ہی بھلا ہے۔ او میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔ اس بات کو رسول ﷺ تیسرے طریقے سے پیش کر رہے ہیں۔ کہ وحی کی اطاعت کرو۔ اور صبر سے کام لو۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔

سورہ مومن آیات 60 تا 64 پارہ 24

اور تمھارے رب نے کہا ہے۔ کہ مجھے پکارو میں تمھیں قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری غلامی سے تکبر کرتے ہیں۔ جلد ہی زلیل کر کے جہنم داخل کر دیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی۔ تا کہ تم اس میں سکون حاصل کرو۔ اور دن کو دکھانے والا بنایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس کا شکر نہیں کرتے۔ یہی اللہ تعالیٰ تمھارا رب ہے۔ ہر شئے کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر کہاں تم بہکے پھرتے ہو۔ اور اسی طرح وہ لوگ بہکے پھرتے تھے۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ جو لوگ میری غلامی سے تکبر کرتے ہیں۔ وہ لوگ جلد ہی زلیل وخوار کر کے جہنم رسید ہونگے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی غلامی کی وجہ بیان کرتے ہیں۔ کہ اسنے رات بنائی اور دن بنایا جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔ بہکنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں پہلے لوگوں کی اللہ تعالیٰ تفصیل بتا چکے ہیں۔

سورہ نساء آیات 172 تا 173 پارہ 6

عیسیٰؑ کو اس بات میں کوئی شرمندگی نہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے غلام ہے۔ اور نہ اس کے مقرب فرشتوں کو شرمندگی ہے۔ اور جو کوئی اس کی غلامی سے شرمائے۔ اور غرور کرے۔ تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے پاس اکٹھا کرے گا۔ پھر جو لوگ ایمان لائے۔ اور انہوں نے صالح عمل کیے۔ تو انہیں اللہ تعالیٰ ان سب کا پورا پورا اجر دے گا۔ اور اپنے فضل سے مزید بھی دے گا۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی غلامی سے شرمائے اور تکبر کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دردناک عذاب دے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا ولی اور مددگار نہ پائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کوئی شرمندگی محسوس نہیں کرتے تھے۔ اور نہ ہی فرشتے شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی غلامی میں شرمندگی محسوس کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن انہیں سخت عذاب دے گا۔ مگر ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں یعنی صالح اعمال کے بدلے میں لوگوں کو پورا پورا اجر تو دے گا بلکہ اپنے فضل سے مزید بہت کچھ دے گا۔ یعنی انکے گناہ معاف کر دیگا۔ اور ان پر اپنی رحمت کر دے گا۔ اور ان کو جنتیں عطا کرے گا۔

دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور عیسیٰؑ کا خطاب

سورہ زخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک غلام تھا۔ جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔ اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔ اور اگر ہم چاہتے۔ تو زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے۔ وہ جانشین ہوتے۔ اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔ بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔ اور میری اطاعت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰؑ واضح دلائل لے کر آئے۔ تو اُسنے کہا۔ کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔ اور اسلیے بھی آیا ہوں۔ کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور میری اطاعت کرو۔ بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی غلامی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ حضرت عیسیٰؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔ جن میں تمھیں اختلاف ہے۔ میری اطاعت کرو۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ یعنی عیسیٰؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔ اور یہی سیدھا راستہ تھا۔

سورہ توبہ آیات 32 تا 33 پارہ 10

وہ چاہتے ہیں۔ کہ اپنے منہ سے اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھا دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔ کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کر دے۔ اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔ یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہو۔

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ یعنی فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

خواتین وحضرات

روشنی اور ہدایت اور سچا دین قرآن پاک کو کہتے ہیں۔ اس پر میری پوری پوری کتابیں موجود ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں اور مشرکوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی فرقہ پرستوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اس سچے دین کو دنیا کے تمام دینوں پر غالب کر کے رہے گا۔ یہی وہ دین ہے جسے دے کر رسول ﷺ کو بھیجا گیا۔ چاہے فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

سورہ احزاب آیت 73 پارہ 22

بے شک ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی۔ تو انہوں نے اس سے انکار کر دیا اور وہ اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اسے اپنے زمہ لے لیا۔ بیشک انسان بڑا ظالم جاہل ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ عذاب دے جو منافق مرد ہیں اور جو منافق عورتیں ہیں۔ اور جو مشرک مرد ہیں اور جو مشرک عورتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ایمان والے مردوں اور

ایمان والی عورتوں کی توبہ قبول کرے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ہم نے اپنی امانت یعنی کتاب سب پر پیش کی مگر کسی نے اس کی ذمہ داری نہ اُٹھائی۔مگر انسان نے اُٹھالی۔بے شک انسان بڑا ظالم جاہل ہے۔اب جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کے ساتھ منافقی کریں گے اور شرک کریں گے۔یعنی جو فرقے بنائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا۔اور ایمان والوں یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کی توبہ قبول کرے گا۔یعنی ایمان والے جو گناہ کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے گا۔اور ان کے گناہ معاف کردے گا۔ایمان والے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔منافقوں اور مشرکوں کو تو وہ عذاب دے گا۔یعنی جو فرقے بنائیں گے ان کو تو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

دین اور غلامی اور فرمابرداری کو سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی ملت کا انتخاب کیا ہے۔اور اسی کو نمونہ بنا کر پیش کیا ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

اسوہ حسنہ یا طرز عمل کسے کہتے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

سورہ البقرہ 124 کا پہلا حصہ پارہ 1

اور جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے کچھ باتوں میں آزمایا۔اور انہوں نے اسے پورا کر کے دیا۔تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے چند باتوں میں آزمایا۔اور انہوں نے اسے پورا کر کے دکھایا۔تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام حضرت ابراہیمؑ کو بنایا۔یعنی ہمارے امام ابراہیمؑ ہیں۔یعنی ہمارے پیشوا ابراہیمؑ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورہ احزاب آیت 21 پارہ نمبر 21 میں فرماتے ہیں۔

بے شک تمہارے لیے نبی ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔اس کے لیے جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے جو اللہ تعالیٰ کا اور یوم آخرت کا امیدوار ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کا امیدوار ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔اس کیلئے نبی ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ ایک سوال ہے اس آیت میں ہمیں طرز عمل کو سمجھنے کی دعوت دی جارہی ہے۔یعنی رسول ﷺ کے اسوہ حسنہ کے طریقے کو سمجھنے کا حکم دیا جارہا ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔یعنی یہ سوال دو دفعہ آیا ہے۔پہلی دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک تمھارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ

تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔اس آیات میں قیامت تک آنے والوں کواسوہ حسنہ کے بارے میں مکمل جواب دیا گیا ہے۔

سورہ الممتحنہ۔آیت 4 تا 6۔پارہ نمبر 28

بیشک آپ ﷺ لیے ابراہیمؑ اوراس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ بیشک ہم تم سے اوران سے جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سواغلامی کرتے ہو بیزار ہیں۔ہم نے تمہاراانکار کردیااور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے دشمنی اور بغض ظاہر ہوگیا ہے۔جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آؤ۔جو ایک ہے۔مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگوں گا۔اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے لیے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا ۔اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیااور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنااور ہمارے رب ہمیں معاف کردے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیےاور ہراس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جواللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہواور جو کوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے طرز عمل کوکھول کھول کر بیان کیا گیا ہے اور نبی ﷺ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے ان لوگوں کے طرز عمل میں بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ایسے لوگوں کے لیے جواللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کریں اوراللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے امیدوار ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے طرز عمل میں ہمارے لیےاور نبی کریمؐ کیلئے بہترین نمونہ ہے۔آئیں ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں ان کا طرز عمل یہ تھا کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی غلامی کرتے ہو ہم تم سے اوران سے بیزار ہیں۔ ہماری اور تمہاری دشمنی کی یہی وجہ ہے جب تک تم ایک اللہ پرایمان نہ لاؤ۔اور ابراہیمؑ نے اپنے والد سے کہا کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں البتہ میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا۔اے اللہ ہم نے تجھ پر بھروسہ کیااور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور ہمیں تمہاری طرف ہی لوٹنا ہےاور ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنانااور ہمارے رب ہمیں معاف کردے۔

خواتین وحضرات

ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کا طرز عمل یہ تھا۔یعنی اسوہ حسنہ یہ تھا۔کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے تھے۔اسی پر بھروسہ کرتے تھے۔اوراسی سے رجوع رہتے تھے۔اوراللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانے کا مکمل یقین تھا۔ یہ اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل نبیؐ کا بھی تھااور اللہ تعالیٰ ہم سے اس اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل کے نمونے کی ڈیمانڈ کرتا ہے کیا ہم اس طرز عمل سے واقف ہیں۔یا ہم اس طرز عمل سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔یاد رہے کہ فرقہ پرست اس طرز عمل سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ اوروہ اپنے نام نہاد مفسروں کے بتائے ہوئے طریقوں کی اطاعت کررہے ہیں۔ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ مِلتِ ابراہیمی کے نام سے پکارتا ہے۔یعنی ابراہیم کی ملت۔یعنی ابراہیم کے ساتھی۔ابراہیم کی قوم یا گروہ۔یعنی ابراہیمؑ کے ساتھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔بیشک تمہارے لیے ابراہیمؑ اوراس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیےاور ہراس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جواللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہواور جو کوئی اس سے پھر جائے ۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔اس سوال نامے میں قیامت تک آنے والوں کو مکمل جواب دیا گیا ہے۔یعنی ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے اسوہ حسنہ کو بیان کیا گیا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اس سے پھر جائے۔یعنی مرتد ہو جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان آیات میں ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں یعنی ان کی ملت کے بارے میں اللہ تعالیٰ مکمل بات چیت کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ اور ایمان لانے والوں صحابہ کرام نے ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔

سورہ آل عمران۔آیات 67 تا 68۔پارہ 3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو یکسو فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔بے شک سب لوگوں سے قریب تر ا براہیمؑ سے وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کر رہے ہیں۔کہ وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے۔بلکہ وہ تو یکسو یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا یعنی ایک اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا تھا۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا یعنی مسلم تھا۔اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے۔جنہوں نے اُس کی اطاعت کی۔اب یہ نبی ﷺ اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے جو مومن ہیں یعنی جو اللہ کی آیات کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔بے شک ابراہیمؑ سے قریب تر وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بات مان لیں گے۔اور اللہ تعالیٰ ماننے والوں کا ولی ہے۔یعنی دوست ہے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ تو ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے تھے۔کیا ہم لوگ بھی ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اگر ہم ابراہیم کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔تو ہم ایمان والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہمارا بھی ولی ہوگا۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو وحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔

سورہ نحل۔آیت 123۔پارہ 14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔اور یہ سیدھے راستے کی ہدایت ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم ہے۔

سورہ انعام آیت 161 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں۔جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

خواتین وحضرآت!

آئیں اس آیت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8

کہہ دو بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلے خود فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔ حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔ اور جو انسان عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔ اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ پھر وہ تمھیں بتادے گا۔ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں ۔ جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کرلیا تھا۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع کررہنے والے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

اس قرآن پاک میں ابراہیمؑ کی ملت کا طریقہ موجود ہے۔ جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔ یہ صراطِ مستقیم ہے۔ جو رسول ﷺ کا ہے۔ اور رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ یعنی مسلم تھے۔

جوانہوں نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے سکھایا۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔ حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔ اور انسان جو عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔ اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر تمھیں اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ پھر وہ تمھیں بتادے گا۔ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ بھی رسول ﷺ کے لائے دین یعنی ابراہیم کی ملتؑ کے طریقے میں اختلاف کریں گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان کو سب بتادے گا۔ جو وہ کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کررہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر تھے۔

سورہ نحل۔ آیات 120 تا 123۔ پارہ 14

بے شک ابراہیمؑ کی اُمت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور یکسو تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان لوگوں کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے ملت کی اطاعت کریں۔ جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ یکسو تھے یعنی صرف اللہ تعالیٰ کے ہوگئے تھے۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے ابراہیمؑ ایک بڑے امام یعنی پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے اور سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کے ہوگئے تھے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکرادا کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو چن لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بے شک وہ آخرت میں بھی صالح لوگوں میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اس اسوہ حسنہ کے طریقے کی اطاعت کا نبی کریمؐ کو حکم دیا گیا ان آیات کو غور سے پڑھیں یہ نبی کریمؐ کا اسوہ حسنہ تھا طرز عمل تھا۔ کیا یہ ہمارا بھی طرز عمل ہے۔ کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ یا ہم فرقہ پرستوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں۔ کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا سچا حکم ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیت 95۔ پارہ نمبر 4

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو یکسو تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو یکسو تھے یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

یہ طرز عمل نبی ﷺ کا بھی تھا اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں کا بھی تھا اور اب ہمیں اس طریقے کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں کو ابراہیم کی ملت کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

سورۃ البقرہ۔ آیت 130۔ پارہ نمبر 1

اب کون ہے جو ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے سوائے اُس کے جو خود ہی احمق ہو اور بے شک ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں منتخب کر لیا ہے اور آخرت میں اس کا شمار صالحین میں سے ہو گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اب ایسا کون بیوقوف ہو گا جو حضرت ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے۔ بے شک ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں منتخب کر لیا تھا۔ اور آخرت میں ان کا شمار صالح لوگوں میں سے ہو گا۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اس طرز عمل کے طریقے کی اطاعت کریں گے۔ تو ہمارا بھی شمار صالح لوگوں میں ہو گا یاد رہے کہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت رسول ﷺ بھی کرتے تھے اور ہمیں بھی حکم دیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ اُس انسان کے دین کو سب سے بہتر کہہ رہے ہیں۔ یعنی تعریف کر رہے ہیں۔ جو ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والا ہو گا۔

سورۃ النساء۔ آیت 125۔ پارہ نمبر 5

اُس سے بہتر اور کس کا دین ہو سکتا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے اپنا چہرہ جھکا دیا ہو۔ اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو۔ اور ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔ جو یکسو تھی۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنا لیا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی تعریف کی جا رہی ہے۔ اور اس انسان کے طرز عمل کی بھی تعریف ہو رہی ہے جو ابراہیمؑ کے ملت کی

اطاعت کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست بنالیں گے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابرداروں میں شامل ہو جائے گا۔ اور اُس سے بہتر دین کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔ یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔

خواتین وحضرات!

یہی طرزِ عمل یعنی اسوہ حسنہ نبی کریمؐ کا تھا۔ اور ہمیں اس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ جو اس طرزِ عمل کو اختیار کرے گا۔ وہ احسان کرنے والے لوگ ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں ابراہیمؑ کے دین کو دکھایا گیا ہے۔ یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ یعنی مسلم تھے۔ یہ ابراہیمؑ کا طرزِ عمل تھا۔

سورہ البقرہ۔ آیت 131 تا 132۔ پارہ نمبر 1

جب ابراہیمؑ سے اس کے رب نے کہا کہ فرمابردار ہو جا یعنی اسلام لے آ تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمابردار ہوں۔ یعنی اسلام لایا۔ اس بات کی وصیت ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی۔ کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسی دین کو منتخب کیا ہے۔ بس تم مرتے دم تک فرمابردار رہنا یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کو دکھا رہے ہیں۔ وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس سے کہا کہ فرمابردار ہو جا تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کا فرمابردار ہو گیا یعنی اسلام لایا۔ اسی طریقے پر چلنے کی وصیت حضرت ابراہیمؑ نے اور حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی تھی۔ کہ بیٹوں بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے فرمابرداری والے دین کو منتخب کیا ہے لہٰذا تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہنا۔ یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں ہمیں سمجھانے کے لیے رسولوں کا دین دکھایا گیا۔ کہ وہ مرتے دم تک صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے تھے۔

یاد رہے کہ یہی طرزِ عمل حضور نبی کریمؐ کا بھی تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں حضرت یعقوب کی وصیت قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام موجود ہے۔ ان میں ابراہیمؑ کے دین کو بتایا گیا ہے۔ یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ یعنی مسلم تھے۔ یہ ابراہیمؑ کا طرزِ عمل تھا۔ ان آیات میں ہمیں وضاحت سے دین سکھایا گیا ہے۔

سورہ البقرہ۔ آیات 133 تا 134۔ پارہ 1

پھر کیا آپ اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی جب اس نے بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی غلامی کرو گے انہوں نے کہا کہ ہم اُسی ایک معبود کی غلامی کریں گے جس کی غلامی آپ نے اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کرتے رہے جو ایک معبود ہے۔ اور ہم اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔

یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یعقوبؑ کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے مرنے کے بعد تم کسی کی غلامی کرو گے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس ایک معبود کی غلامی کریں گے جس کی غلامی آپ اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اسماعیلؑ اور اسحاقؑ نے کی تھی اور ہم بھی اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ یعنی مسلم ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنے لیے اعمال

کیے تھے اور تم اپنے لیے اعمال کرو گے آپ لوگوں سے ایک دوسرے کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔البتہ ہم نے ان کے طریقے کی اطاعت کرنی ہے جس کی اطاعت آپ ﷺ نے بھی کی ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے پیغمبر یعقوبؑ کی وصیت موجود ہے۔تا کہ وہ اس وصیت سے دین سیکھ سکیں ۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار رہیں یعنی مسلم بن کر رہیں۔یعنی کسی فرقے پر نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم سے رسولوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ان کے دین کو سکھایا گیا ہے ۔اس دین کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔یعنی ہم مسلم تھے یا نہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے یا نہیں تھے۔یاد رہے کہ مسلم اور غلامی کا ایک ہی مطلب ہے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہی پیغام پہنچایا۔آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ۔پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلم رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا اور فرقے نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے باوجود اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔تو مسلم نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔ ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں گے۔تو کافر ہو جائیں گے ۔اور مسلم نہیں رہیں گے۔مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

اس بات کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار یعنی مسلم رہنا۔اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بھی ہمیں ابراہیمؑ کا دین سکھایا گیا ہے۔یعنی اسوہ حسنہ سکھایا گیا ہے۔اور ہمیں حکم دیا گیا ہے۔کہ جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔اسی طرح ہم بھی ایمان لائیں۔اگر ہم اس طرح اسلام نہیں لاتے۔ایمان نہیں لاتے تو ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہو گئے۔

سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے کہہ دو نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔ جو حنیفا یعنی یکسو تھے یعنی جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دی گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہیں۔تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دی گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو وہ بھی ایمان لائے اور انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ ان باتوں سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔ جس سے نام نہاد اُمتِ مسلم پھر چکی ہے۔ یعنی مرتد ہو چکی ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے۔ کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔ بریلوی بن جاؤ۔ یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔ وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔ جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ اور وہ مشرک نہ تھے۔ یہ طرزِ عمل تمام رسولوں کا تھا۔ ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔ جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔ اسی طرح اسلام لانا ہے۔ ایمان لانا ہے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ فرقے بنانا اور اُن کی اطاعت کرنا رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ بلکہ مخالفت ہے۔ اور یہ اسلام نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ اس میں اللہ تعالیٰ دین اسلام سکھا رہے ہیں۔ جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔ اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے۔ تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔ اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 83 تا 85۔ پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چار و نا چار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دی گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔ اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا۔ اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہو گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ؐ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور قرآن پر ایمان لائیں اور جو دوسرے رسولوں کو کتابیں دی گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہو گا

خواتین وحضرآت!

جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔ اسی طرح اسلام لانا ہے۔ ایمان لانا ہے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے

آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے۔ تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔ اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ۔پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلم رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ سکھایا جا رہا ہے کہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا مگر ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر دی قرآن پاک کو سمجھنا بھی گوارہ نہ کیا اور اپنے اپنے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اسی طرح کر دی جس طرح شیطان نے آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے نافرمانی کر دی تھی ہم نے بھی شیطان کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر دی اور فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے اور اسے اسلام سمجھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام سمجھتے ہیں حالانکہ یہ فرمابرداری نہیں ہے بلکہ کفر ہے شرک ہے منافقی ہے اور مرتد ہونا ہے۔اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے دشمنی ہے۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک جو انسان بھی فرقہ بنائے گا۔اس کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہ ہو گا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔

سورہ انعام۔آیت 159۔پارہ 8

بیشک جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کا تعلق دین میں فرقے بنانے والوں سے ختم کر رہے ہیں کہ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں نبی ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔یعنی دین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرآت !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے کیا یہ لوگ فرقے بنانے والے خود کفر کر کے شرک کر کے مرتد ہو کر جن کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہمیں کس اسلام یعنی کس کی فرمابرداری کی طرف بلاتے ہیں کاش کہ یہ خود فرمابردار ہوتے یعنی مسلم ہوتے۔قرآن سے اسلام سیکھا ہوتا۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے اسلام سیکھا ہوتا۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔اور اسلام لا رہے ہیں۔یہ صراط مستقیم ہے۔

سورہ انعام۔آیات 161 تا 163۔پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دیجئے میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے جو درست دین ہے۔ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔کہہ دیجئے کہ میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔

خواتین وحضرآت !

ان آیات میں رسول ﷺ اسلام لا رہے ہیں یعنی اسلام لانے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔

ان آیات میں رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین کے طریقے کی وضاحت کر رہے ہیں رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ابراہیمؑ کی ملت جو ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت دے دی ہے جو بلکل درست دین ہے۔

میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہوں۔ یعنی مسلم ہوں۔

آپ لوگوں نے نبی ﷺ کا پیغام سن لیا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر تھے کیا آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر ہیں۔

ن آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔ رسول ﷺ نے اپنا دین سکھایا۔ اگر ہم اس طرح اسلام لائیں گے اور اسی طرح کہیں گے تو ہم بھی مسلم ہوں گے۔ ورنہ مسلم نہیں ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔ اور اسلام لا رہے ہیں۔ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو بھی خبردار کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں غلامی اور فرمابرداری دونوں الفاظ کا اللہ تعالیٰ نے استعمال کیا ہے۔ یعنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

سورہ نمل۔ آیت 91 تا 92۔ پارہ 20

بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں اس شہر کے مالک کی غلامی کروں۔ جس نے اسے محترم بنایا ہے۔ اور سب کچھ اُسی کا ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں۔ پھر جو کوئی ہدایت پر آتا ہے تو اپنے ہی لیے آتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے تو آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں اس شہر کے مالک کی غلامی کروں۔ جس نے اسے محترم بنایا ہے۔ اور سب کچھ اُسی کا ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے لیے ہی آتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے۔ یعنی قرآن پاک کی ہدایت سے بے خبر رہتا ہے۔ تو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور مسلم تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اور قرآن پاک پڑھنے والے تھے اور قرآن پاک کی ہدایت پر تھے۔ اور ہمیں بھی اسی سے خبردار کیا۔

کیا ہم لوگوں نے رسول ﷺ کا پیغام سن لیا ہے۔ ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں یا گمراہ ہیں!! کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں؟

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں۔ کہ قرآن پاک جو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے نازل کیا ہے کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔ یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

سورہ ہود۔ آیات 12 تا 14۔ پارہ نمبر 12

ایسا نہ ہو کہ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اور اس وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہو کہ وہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ بیشک آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔ یا وہ کہیں کہ اس نے یہ قرآن خود بنا لیا ہے آپ ﷺ کہیے اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو تم بلا سکو بلا لو پھر اگر وہ تمھیں اس کا جواب نہ دے سکیں۔ تو جان لو کہ بیشک یہ قرآن پاک

اللہ تعالیٰ کے علم سے اتارا گیا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اتارا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری اختیار کرتے ہو۔ان آیات میں ہمیں پتہ چلتا ہے اگر ہم قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔تو ہم مسلم نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے پوچھ رہے ہیں۔کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔کہ لوگ مسلم نہ بنے۔اور فرقے بنا کر کافر بن گئے۔اور قیامت والے دن یہ لوگ پچھتائیں گے اور بہت آرزو کریں گے۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے

- سورہ حجر آیت 2 پارہ 14

وہ لوگ جو کافر ہیں۔بہت آرزو کریں گے ۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ کافر یعنی نافرمان لوگ یعنی فرقہ پرست بہت آرزو کریں گے ۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے۔یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابردای کرنے والے ہوتے۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ کیا میں مسلم اور مجرم کو برابر کروں گا۔تمھیں کیا ہو گیا ہے۔تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

- سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کر دیں گے۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اپنا حکم سنا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کر دوں گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

جو اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو گا یعنی مسلم ہو گا۔اور جو نافرمان ہو گا وہ مجرم ہو گا۔اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز برابر نہیں کریں گے۔

ان آیات میں بھی ہمیں دین سکھایا گیا ہے۔

- **سورہ آل عمران۔آیت 73۔پارہ 3**

اور صرف اس کی مانو جو تمہارے دین کی اطاعت کرے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔اور یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسول ﷺ دنیا کے تمام فرقہ پرستوں کو جواب دے رہے ہیں۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ اصل میں ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔اور یہ اس کا قرآن ہے۔یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ

کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

یاد رہے کہ قرآن کا ایک صفاتی نام ہدایت ہے۔اور پہلی تمام کتابوں کا بھی صفاتی نام ہدایت تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے ایمان والوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ تم مکمل میری فرمابرداری کرو۔

سورہ البقرہ۔آیات 208 تا 209۔پارہ 2

اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آگیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہمارا المیہ ہے۔کہ ہم لوگ واضح دلائل یعنی قرآن پاک پانے کے باوجود ڈگمگا گئے۔پھسل گئے۔آج ہمارے سامنے قرآن پاک اور فرقہ آجائے۔تو لوگ قرآن پاک کی بات کو چھوڑ کر فرقے کی بات مان لیتے ہیں۔ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔فرقوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔نہ اوقات ہے۔

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کی دعا ہے۔ابراہیمؑ مسلم تھے۔اور ایک مسلم امت کی دعا مانگی۔اور رسول ﷺ کی دعا مانگی۔جو لوگوں کی اصلاح آیات کے زریعے کرے۔یعنی پاک کرے۔تاکہ وہ مسلم امت بن جائیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 128 تا 129۔پارہ 1

اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ہمارے رب ان لوگوں میں خود انہی میں سے رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں۔کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم یعنی اپنا فرمابردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو یعنی تیری فرمابردار ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول فرما۔بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے حضرت ابراہیمؑ دعا کے زریعے رسول ﷺ کو مانگ رہے ہیں۔کہ لوگوں میں سے انہی میں سے رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے یعنی گمراہی سے نکالے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے اور اپنی اصلاح کرلی۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے۔تو ہم ایک مسلم امت ہوں گے۔جس کی دعا ابراہیمؑ نے مانگی تھی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔کہ جولوگ اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کریں گے۔وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہی دیں گے۔کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی تھی یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کی تھی اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑا تھا۔اور سب لوگوں پر رسول ﷺ گواہی دیں گے۔

سورہ الحج۔آیت 78۔پارہ 17

اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اُس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی وہ تمھارے باپ ابراہیمؑ کی ملت ہے۔ ۔اُس نے تمھارا نام فرمابردار رکھا ہے۔یعنی مسلم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی یہی ہے تا کہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو نماز قائم کرو اور زکوہ دو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو وہی تمہارا مالک ہے اور بہت ہی اچھا مالک اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے دین کی وضاحت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر قائم ہو جاؤ جس میں کوئی تنگی نہیں رکھی اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس میں بھی فرمابردار رکھا ہے تا کہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں پر گواہ بنو یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرتا ہے تو وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہ بنے گا پھر فرمابردار بننے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو نماز پڑھو زکوۃ دو اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا مددگار رہے ۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی ۔یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔اب جو بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرے گا یعنی قرآن پاک کے لیے کام کرے گا۔وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہ ہوگا۔یہی کام رسول ﷺ نے بھی کیا ہے۔پہلے رسولوں پر ایمان لانے والوں کا نام بھی مسلم تھا۔اگر ہم فرقے چھوڑ کر رسول ﷺ پر ایمان لے آئیں اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیں تو ہمارا نام بھی مسلم ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کی اطاعت کرنے والا ابراہیمؑ کا ہے۔یعنی ابراہیمؑ سے ہے۔ابراہیمؑ کا خطاب دیکھتے ہیں۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔

سورہ ابراہیم۔آیت 35۔پارہ 13

وہ وقت جب ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ پروردگار اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا بے شک اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔لہٰذا جس نے میری اطاعت کی بیشک وہ مجھ سے ہے۔اور جس نے میری نافرمانی کی۔تو بے شک تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی بات کر رہے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ کے اسوہ حسنہ کی اطاعت کرے گا تو وہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے اور جس نے ابراہیمؑ کے طرز عمل کی اطاعت نہ کی تو وہ ابرہیمؑ کا نافرمان ہے۔ بے شک اللہ ہی کے ہاتھ میں بخشنا ہے۔بڑا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں یوسفؑ اپنا دین پیش کر رہے ہیں۔اور اپنا درست دین قیامت تک آنے والے لوگوں کو سکھا رہے ہیں ۔یعنی وہ بھی ابراہیمؑ کی ملت پر تھے۔

سورہ یوسف۔آیات 37 تا 40۔پارہ نمبر 12

یوسفؑ نے کہا یہاں جو کھانا ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا یہ اس میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔بیشک میں نے اس قوم کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے ملت کی

اطاعت کرتا ہوں ۔ ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر لیکن اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتے ۔ اے میرے قید کے ساتھیو ۔ کیا بہت سے مختلف معبود بہتر ہیں ۔ یا اللہ تعالیٰ ۔ جو ایک ہے ۔ زبردست غالب ہے ۔ اس کو چھوڑ کر تم جن کی غلامی کرتے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں بس چند نام ہیں جو تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی دلیل نازل نہیں کی ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے ۔ اُسی کا حکم ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی غلامی نہ کرو ۔ یہی درست دین ہے ۔ مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت یوسفؑ کا خطاب ہے ۔ جو اپنے باپ ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے ۔ جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی پر تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے ۔ یہی درست دین ہے ۔ مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے ۔ حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ دادا کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے ۔ یعنی وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے تھے ۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں ۔ ان میں ابراہیمؑ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں ۔ جو رسول ﷺ ہمیں پڑھ کر سنا رہے ہیں ۔

سورہ شعراء ۔ آیات 69 تا 85 ۔ پارہ 19

اور انہیں ابراہیمؑ کا حال پڑھ کر سناؤ ۔ جب اُس نے اپنے باپ آزر سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی غلامی کرتے ہو انہوں نے کہا ۔ ہم بتوں کی غلامی کرتے ہیں ۔ اور ان کے پاس جمے بیٹھے رہتے ہیں ۔ اس نے کہا ۔ کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو یا تمہیں نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے ۔ ابراہیمؑ نے کہا پھر کیا کبھی تم نے ان کو دیکھا ہے جن کی غلامی تم اور تمھارے باپ دادا کرتے رہے ۔ بیشک میرے تو وہ سب دشمن ہیں سوائے ایک رب العالمین کے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے ۔ جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندگی دے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں ۔ کہ روز جزا وہ میری خطاؤں کو معاف کر دے گا ۔

اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ شامل کر دے ۔ اور بعد کے آنے والوں میں میرا سچا ذکر کر دے ۔ اور مجھے نعمتوں بھری جنت کے وارثوں میں شامل فرما ۔

خواتین حضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے طرز عمل کو کھول کھول کر دکھا رہے ہیں یہی طرز عمل حضور نبی کریم ﷺ کا تھا ۔

حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل نوٹ کیجئے ۔

ایک اللہ کے سوا سب میرے دشمن ہیں کہ میں ان کی غلامی کروں غلامی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے شفا دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ زندگی بخشے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت والے دن وہ میری خطاؤں کو معاف کرے گا اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ ملا اور بعد کے آنے والوں میں مجھے سچی ناموری عطا کر اور مجھے جنت کے وارثوں میں شامل کر ۔

خواتین وحضرات !

یاد رہے کہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور رسول ﷺ نے بھی اسی طرز عمل کی اطاعت کی اور یہی طرز عمل آپ ﷺ کا بھی تھا ۔ اور ہم نے بھی اسی دین کی اطاعت کرنی ہے ۔

خواتین وحضرات !

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں ۔ ان میں ابراہیمؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں ۔

سورہ عنکبوت۔آیات 16 تا 18۔پارہ 20

اور جب ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور پرہیز گار بنو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن بتوں کی غلامی کرتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو۔ بیشک تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی غلامی کرتے ہو وہ یقیناً تمہیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔پس رزق تم اللہ تعالیٰ کے پاس ہی تلاش کرو اور اسی کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجالاؤ اسی کی طرف تمھیں لوٹنا ہے اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بھی کئی امتیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو واضح طور پر مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کا طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ وضاحت سے بیان کر رہے ہیں بلکہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور یہی طرز عمل رسولؐ کا بھی تھا کہ رسول کی ذمہ داری تو بس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے۔یعنی پیغام پہنچانے والے کی زمہ داری تو مبین پہنچا دینا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پہنچا دینا ہوتی ہے۔اس کے سوا ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی مگر لوگ اس پیغام کو جھٹلا دیتے ہیں۔

جس طرح آج بھی قرآن پاک کی آیات کو جھٹلا کر فرقے بنائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی غلامی کو چھوڑ کر رسول کی اطاعت کی آڑ میں فرقے نکالے گئے ہیں اور رسولؐ کی اطاعت کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں گیا رسول صرف ایک خدا کی غلامی کرنے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام تعلیمات کی صورت میں ایک کتاب کے ذریعے دیتا ہے مگر لوگ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے کی بجائے کتاب کی اطاعت کرنے کے بجائے فرقوں کی آڑ میں نئے نئے دین ایجاد کرتے ہیں جن کا کوئی ایک بانی ہوتا ہے اور اس کی اطاعت کرنے والے اس دین کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں بغیر اللہ کی کتاب سے اصلاح کیے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے یاد رہے کہ یہی طرز عمل آپؐ کا بھی تھا اور ہمارا بھی یہی طرز عمل ہونا چاہیے ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا خطاب ہے جو اپنی قوم کے علاوہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے رہو اور جھوٹ نا بناؤ اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی غلامی کرتے ہو۔وہ وہ یقیناً تمھیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے روزی تم اللہ تعالیٰ کے پاس تلاش کرو اُس کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجالاؤ اسی کی طرف تمہیں واپس جانا ہے۔

سورہ الحج۔آیت 31 تا 32۔پارہ 17

یکسو ہو کر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آسمان سے گر گیا اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اسے اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے۔یہ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔تو بے شک یہ دلوں کی پرہیز گاری میں سے ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں انسان کو طرز عمل سکھایا گیا ہے کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو کوئی اس کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے آسمان سے گر گیا ہو اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔تو بے شک یہ دلوں کی پرہیز گاری ہے۔

سورہ روم۔آیت 30 تا 32۔پارہ 21

بس تم ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کر دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ۔یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیز گار بنو اور نماز قائم کرو۔اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہو نا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور کئی فرقے بن گئے۔اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کوشرک کرنے والا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ نماز قائم کرواور اسی کی طرف رجوع کرو یعنی قرآن پاک سے رجوع کرواور پرہیز گار بنو۔اورشرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں اور فرقہ فرقہ ہوگئے ہیں یعنی کئی فرقے بن گئے ہیں اور ہرایک فرقہ کے پاس جوکچھ ہے اس میں مگن ہیں ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہوکر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جمادو یہ دین اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔اور اللہ تعالیٰ شرک کرنے یعنی فرقہ بنانے سے منع کررہے ہیں۔اور ابراہیم کے طرز عمل پر قائم رہنے کا حکم دے رہے ہیں۔جو یکسو تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرتے تھے۔اورمشرک نہ تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی نہیں کرتے تھے۔اگر آپ فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔تو مشرک ہیں۔اور ابرہیمؑ کے دین پر نہیں ہیں۔اور نہ رسول ﷺ کے دین پر ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین پر تھے۔اگر ہم ابراہیمؑ کے دین پر ہوں گے۔تو درست دین پر ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔جوانسان قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی کی اطاعت کرے گا۔تو اسے اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچاسکتا۔یعنی اب فرمابرداری کودوسرے طریقے سے پیش کیا جارہا ہے۔یعنی قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا جارہا ہے۔

سورہ رعد۔آیت 36 تا 37۔پارہ نمبر 13

اوروہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اوراس کے ساتھ کسی کوشریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اوراسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اوراگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کوشریک نا کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کورد کردیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیع اللہ واطیع الرسول کوسمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا۔

ہے۔اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہ کرو۔

سورہ اعراف۔آیات 2 تا 3۔پارہ 8

یہ ایک کتاب ہے جو آپ ﷺ کی طرف نازل کی گئی ہے۔اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے دل میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔تاکہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کوخبردار کریں اور یہ ماننے والوں کے لیے نصیحت ہے۔تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔اس کی اطاعت کرواوراس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ ہر کسی کی اطاعت سے روک دیا ہے۔منع کر دیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

سورہ روم۔آیات 43 تا 45۔پارہ 21

آپ ﷺ کہہ دو کہ تم زمین میں سیر کرو۔پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ان کا جو پہلے گزر چکے ہیں اکثر ان میں سے مشرک تھے۔

پس تم اپنا چہرہ دین کی طرف قائم رکھو۔جو درست ہے۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے اور جس نے کفر کیا ہو گا تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہو گا اور جس نے اچھے عمل کیے تو ایسے لوگ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں تا کہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان پر فضل کرے گا بے شک وہ کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں طرز عمل سکھایا جا رہا ہے ۔یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ تم اپنا چہرہ دین کی طرف رکھو یہ درست دین ہے۔اس سے پہلے کہ قیامت آجائے لوگ اس دن الگ الگ ہو جائیں گے۔

جنہوں نے کفر کیا ہو گا۔یعنی فرقے بنائے ہوں گے تو ان کی نافرمانی کا نقصان انہی کو ہے اور جو ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا اور ان کی اطاعت کی۔یعنی جس نے قرآن پاک کی روشنی میں صالح عمل کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ اپنے لیے تیاری کر رہے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بدلہ دے ان پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا بے شک وہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

سورہ صافات۔آیات 83 تا 111۔پارہ 23

اور بے شک نوحؑ کے طریقے پر چلنے والے ابراہیمؑ تھے۔جب وہ اپنے رب کے سامنے فرمابردار دل لے کر آیا۔جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا ۔کہ تم کس کی غلامی کرتے ہو۔کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کو چاہتے ہو۔تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔پھر اُس نے ایک نظر ستاروں کو دیکھا پھر کہا کہ بے شک میں تو بیمار ہوں چنانچہ وہ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے۔پھر وہ چپکے سے ان کے معبودوں کے پاس گئے اور کہا کیا تم کھاتے نہیں۔تمھیں کیا ہوا ہے۔کہ تم بولتے نہیں ہو۔پھر دائیں ہاتھ سے ان کو مارنے لگا تب وہ لوگ اس کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اُس نے کہا کیا تم اس کی غلامی کرتے ہو۔جن کو تراشتے ہو۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور جو تم بناتے ہو سب کو پیدا کیا ہے۔انہوں نے کہا۔اس کے لیے ایک مکان یعنی بھٹی بناؤ پھر اسے اس آگ میں ڈال د۔انہوں نے اس کیخلاف ایک داؤ کا ارادہ کرنا چاہا مگر ہم نے ان کو نیچا دکھا دیا۔ابراہیمؑ نے کہا میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہی میری رہنمائی کرے گا۔

اے میرے رب مجھے صالحین میں سے کر۔ پھر ہم نے اس کو ایک بردبار غلام کی خوشخبری دی۔پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا تو ابراہیمؑ نے اس سے کہا۔کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بس تیری کیا رائے ہے اس نے کہا اے میرے ابا جان آپ کو حکم ملا ہے اسے کر ڈالیے اور آپ انشاءاللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔پھر جب دونوں نے مان لیا۔اور باپ نے اس کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے اس کو پکارا ۔کہ اے ابراہیمؑ تو نے خواب سچ کر دکھایا بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں بدلہ دیا کرتے ہیں۔بے شک یہ ایک بہت واضح آزمائش تھی۔اور ہم نے اس کے بدلے میں ایک بڑی قربانی دی۔اور پیچھے آنے والوں پر اس کو باقی رکھا۔ابراہیمؑ پر سلام ہو۔اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔بیشک وہ ہمارے مومن غلاموں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت نوحؑ کا طرز عمل بتایا گیا ہے کہ وہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر چلنے والا تھا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی فرمابرداری وغلامی اپنی انتہا پر نظر آتی ہے اس لیے ان پر سلام بھیجا گیا ہے۔ان کو احسان کرنے والا کہا گیا ہے۔

رسولوں کا طرزِ عمل دیکھنے کے لیے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کریں گے اور فرقوں میں نہیں پڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری فرمابرداری اور غلامی سے ہی محبت کرتا ہے اور ہم سے یہی چاہتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم پر بھی اپنا فضل کرے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیم کا طرزِ عمل کھول کھول کر بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ہم یہ فرمابرداری صرف قرآن پاک میں غور کرکے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرکے اللہ تعالیٰ کے مخلص غلام بن سکتے ہیں۔یہی رسولؐ کا طرزِ عمل تھا۔اور تمام انبیا کا بھی۔

سورہ شوریٰ۔آیت 21۔پارہ نمبر 25

کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے ان کی دین کی نوعیت رکھنے والا ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کردیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کردیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہورہی ہے کہ کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے دین کا ایسا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر قیامت والا دن مقرر نہ ہوتا تو ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے کی اجازت دی ہے۔آپ کا جواب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز اجازت نہیں دی ہے۔تو پھر میرا سوال ہے۔کہ پھر ہم فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں۔کیا جن لوگوں نے فرقے بنائے ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں۔جن کی بات وہ مان رہے ہیں۔

سورہ ذخرف۔آیت 26 تا 28۔پارہ نمبر 25

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تاکہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرزِ عمل دکھایا گیا ہے۔اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں صرف ایک بات کو چھوڑ گیا ہے۔کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

اس بات کو نوٹ کریں یعنی اس کلمے کو نوٹ کریں۔کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہنمائی کرے گا۔یعنی وہی میری ہدایت کرے گا۔

اور قیامت تک آنے والے لوگ اس بات کی اطاعت کرنے والے لوگ ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے والے ہوں گے۔ہمارا رابطہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ یہ ہماری رہنمائی ہے۔ہدایت ہے۔لہٰذا ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے۔یاد رہے کہ یہی نبی ﷺ کا طرزِ عمل بھی تھا۔کہ وہ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنے ولے تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔

سورہ الجاثیہ۔آیت 16 تا 20۔پارہ نمبر 25

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور نبوت اور حکومت دی۔اور ان کو پاکیزہ رزق عطاء کیا اور ان کو تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔اور ہم نے ان کو دین کے واضح احکام دیے۔پھر انہوں نے علم یعنی تورات آجانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔بے شک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن

جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے فیصلہ کردے گا پھر ہم نے آپ کو شریعت یعنی خاص طریقے کے احکام دیے بس آپؐ اس کی اطاعت کرتے رہیں اوران لوگوں کو خواہش کی اطاعت نہ کریں جو علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے اور بلا شبہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزکاروں کا دوست ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہے۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دین کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل نے تورات میں اختلاف کیا۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں اختلاف کیا اب یہ قرآن پاک ہمارے لیے شریعت یعنی یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص احکام لائی ہے اس قرآن کی اطاعت کریں اوران لوگوں کے خواہش کی اطاعت نہ کریں جو قرآن پاک کا علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔ ظالم یعنی فرقہ پرست ایک دوسرے کے دوست ہیں۔اور پرہیزگاروں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے جو قرآن کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ولی ہے۔یعنی دوست ہے۔

سورہ زمر۔آیات 11 تا 20۔پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کیلیئے دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اُس کی غلامی کروں۔اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود فرمابردار بنوں۔آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔آپ کہہ دیجئے کہ میں تو دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو غلامی کرو۔آپ کہہ دیجئے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیا سنو یہ بہت واضح نقصان ہے۔ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو ڈراتا ہے۔اے میرے غلاموں تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جو لوگ طاغوت کی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔اور اللہ تعالیٰ سے رجوع رہے۔انہی کیلیئے خوشخبری ہے میرے غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الہٰی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی اعلیٰ باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔جو عقلمند ہیں۔پھر کیا جس پر عذاب سچا ثابت ہو جائے۔پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے نکال سکتے ہیں۔لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔

ان آیات میں نبی کریمؐ اپنا طرز عمل بتا رہے ہیں۔ان آیات کو غور سے بار بار پڑھیں ان میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کا حکم ہے جو صرف قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے۔طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13 تا 18۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین کا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور ہر انسان جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت دیتا ہے۔انہوں نے اس کے بعد فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا۔اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلیئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اس کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اوران کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجیے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے

بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو مان لیا گیا ہے۔ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضول ہے۔اوران پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اوران کے لیے سخت عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور میزان بھی۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔اور جولوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کیلئے جلدی مچاتے ہیں اور وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بیشک وہ سچ ہے یادرکھو جولوگ قیامت کے آنے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کومشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ یعنی شرع قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرواور فرقہ نہیں بنانا۔یہی دین پہلے تمام رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جولوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔جس کی طرف رسول ﷺ انہیں بلاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔آپ ؐکوحکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کوقرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ اوران کی اطاعت کرنے والے صرف اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اوران لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپ ؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپ ؐکہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپ ؐکتاب والوں اوران پڑھوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اوراگر پھر جائیں تو آپ ؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اوراللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کوخوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبی کریم ؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔آپ ؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی۔تو انہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ پھر جائیں تو آپ ؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنا لیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے ہیں وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اوراطیع اللہ اوراطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اوراپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اسلام لانے والے ہیں۔یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرداری کی۔یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔۔۔۔ اسے کہتے ہیں اطیعواللہ واطیعوالرسول ان آیات میں قرآن پاک کی فرمابرداری کرنے والے کو ہدایت حاصل کرنے والا کہا گیا۔

سورہ نحل۔آیت 98 تا 100۔ پارہ نمبر 14

بس جب تم قرآن پاک پڑھو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک اس کا کوئی زور ان لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک پڑھنے لگو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے لیا کرو۔ کیونکہ جو لوگ ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں شیطان کا اس پر کوئی بس نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست قرآن پاک کے ذریعے بناتے ہیں۔ شیطان کا زور تو ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقہ پرستوں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ جب قرآن پڑھتے ہیں تو ساری توجہ مفسر کو دیتے ہیں۔ قرآن پاک پڑھتے وقت ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی تحریر یعنی کلام پر بھروسہ کرنا چاہے۔ شیطان شریک نہیں بنانا چاہیے

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور طرف بلانا شرک ہے۔

سورہ القصص۔ آیات 85 تا 86۔ پارہ نمبر 20

بے شک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہچانے والا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ آپ کو ہرگز توقع نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پر نازل کی جائیگی یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے لہٰذا آپ کافروں کے مددگار نہ بنیے اور ایسا نہ ہونا چاہیے کہ آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد کافر آپ کو ان پر عمل کرنے سے روک دیں۔ آپ انہیں اپنے رب کی طرف بلائیں۔ اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک اپنے دوستوں کے نام ہے کہ جس نے تم پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہنچانے والا ہے ۔ ان آیات میں نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف وحی نازل ہونے کے بعد کافر یعنی فرقہ پرست آپ کو اس پر عمل کرنے سے روک نہ دیں آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں یعنی قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت شرک ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر رسول بھی شرک کرتے۔ تو ان کے اعمال بھی برباد ہو جاتے۔

سورہ زمر۔ آیات 65 تا 67۔ پارہ 24

اور بے شک آپ ﷺ کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول گزرے ہیں۔ ان پر یہی وحی بھیجی گئی۔ کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ اور تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور شکر گزار غلاموں میں شامل ہو جاؤ۔ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے قیامت والے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہونگے وہ ان باتوں سے پاک اور بالاتر ہے جو یہ لوگ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ آیات فرقہ پرست لوگ بار بار پڑھیں جنھوں نے شفاعت کے عجیب و غریب طریقے لوگوں تک پہنچا رہے ہیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی حکومت قیامت والے دن ہوگی۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی قدر اس طرح کریں کہ قرآن پاک کو اردو میں سمجھیں اللہ تعالیٰ کی باتوں پر غور کریں اس کو سچا سمجھیں اور اطاعت کریں۔ یہی آسان دین

ہے سیدھا دین ہے اور دین فطرت ہے۔فرقہ والوں نے تو عجیب وغریب دین لوگوں تک پہنچا کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیا ہے اور ایسے عجیب وغریب دین سے لوگوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔

سورہ البینہ۔آیات 4 تا 8۔پارہ 30

اور وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی تھی۔یعنی قرآن پاک دیا گیا تھا۔ انہوں نے نے واضح دلیل آجانے کے بعد فرقے بنائے اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی غلامی کریں یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی درست دین ہے۔بے شک جو لوگ کتاب والوں میں سے اور مشرکوں میں سے کافر ہوئے۔وہ مشرکین دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے یہ بدلہ ہے اس کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو بہترین مخلوق ہے دوسری قسم بدترین مخلوق کی ہے۔

بہترین مخلوق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں فرقہ نہیں بناتے جو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں یہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اور ان کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں یہ جنت والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔اور بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگر انہوں نے فرقے بنا لیے یہ بدترین مخلوق ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔یعنی مشرک اور کافر بن گئے۔

سورہ نساء۔آیات 26 تا 28۔پارہ 5

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے ان راستوں کو واضح کرے اور ان لوگوں کے طریقے دکھا دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔اور تمہاری توبہ قبول کریں۔اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے اور وہ لوگ جو اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں۔

چاہتے ہیں کہ تم بھی مرتد ہو کر دور جا پڑو۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ کو ہلکا کرے اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پیغمبروں کے طریقوں اور راستوں کو واضح کر کے ہمیں راستہ دکھا دیا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقے بناتے ہیں وہ ہمیں قرآن پاک سے مرتد کرنا چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے انسان سے بوجھ کم کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج فرقہ پرستوں نے ہماری کمر بوجھ سے توڑ دی ہے وہ اپنی خواہشات کی اطاعت چاہتے ہیں اور ہم ایک دوسرے کے دشمن بن چکے ہیں اس کی وجہ قرآن پاک سے دوری ہے۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو نہ دیکھتی ہیں۔نہ سنتی ہیں۔اور نہ تمہارے کچھ کام آسکتی ہیں۔اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس تم میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس تم میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

سورہ انعام آیات 74 تا 83 پارہ 7

اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی حکومت دکھا رہے تھے۔ تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔ پھر جب اس پر رات کی تاریکی چھا گئی۔ تو اس نے ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھا۔ تو کہا۔ یہ میرا رب ہے۔ پھر جب وہ غائب ہوا تو کہا میں زوال پا جانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب اُس نے چاند کو چمکتا دیکھا۔ تو کہا یہ میرا رب ہے۔ پھر جب وہ غائب ہو گیا تو کہا کہ اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔ پھر جب اُس نے جگمگاتا ہوا سورج دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔ پھر جب وہ غروب ہو گیا۔ تو کہا۔ اے میری قوم میں بے زار ہوں۔ جنہیں تم شریک کرتے ہو۔

میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کر لیا ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور اسکی قوم اس سے جھگڑنے لگی۔ تو اُسنے کہا۔ کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو۔ حالانکہ وہ مجھے ہدایت دے چکا ہے۔ اور میں ان چیزوں سے نہیں ڈرتا۔ جن کو تم اسکا شریک ٹہراتے ہو۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کچھ چاہے۔ میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔ پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اور میں اُنسے کیسے ڈروں جن کو تم شریک ٹہراتے ہو۔ حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے۔ کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنکو شریک ٹہراتے ہو۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم پر کوئی دلیل نہیں نازل کی۔

بس دونوں فریقوں میں سے زیادہ امن کا کون حقدار ہے۔ اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کو شامل نہیں کیا۔ انہی کے لیے امن ہے۔ اور یہی ہدایت پر ہیں۔ یہ ہماری دلیل تھی۔ جو ہم نے ابراہیم کو ان کے قوم کے خلاف دی تھی۔ ہم جس کو چاہیں اسکے درجات بلند کر دیتے ہیں۔ بیشک تمھارا رب حکمت والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیم کی اُن کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔ جب وہ کتاب سے نہیں نوازے گئے تھے۔ بعد والی گفتگو کتاب کی ہدایت حاصل کرنے کے بعد کی ہے۔

پہلے وہ جس بہترین چیز کو دیکھتے۔ اس کے بارے میں گمان کرتے کہ شائد وہ خدا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ کہ اس طرح اللہ تعالیٰ انکو اپنی بادشاہی کی طرف متوجہ کرتے تھے۔ ہر چیز غائب ہو جاتی۔ تو وہ بے چین ہو جاتے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اگر میرے رب نے میری ہدایت نہ کی۔ تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ یعنی بے خبر رہ جاؤں گا۔ یہ تھی وہ بے چین کیفیت۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح چین دیا۔ کہ ان کو ہدایت یعنی کتاب دی۔ اور ان کو دلیل دی کہ کیا میں تمھارے اُن خود ساختہ خداؤں سے ڈروں۔ جنکے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ کی بات دلیل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ہمارا مالک ہے۔ لوگوں کی باتیں دلیل اور حجت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ خدا نہیں ہوتے۔ نہ خدا کے شریک ہوتے ہیں۔ شریک کا مطلب ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے جیسی کوئی چیز نہیں بنائی ہوتی۔ نہ ان میں اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی کوالٹی ہوتی ہے۔ اور جو لوگ اپنے ایمان میں میں ظلم یعنی نافرمانی کی ملاوٹ نہ کریں۔ تو ان کے لیے امن ہے۔

خواتین وحضرات

ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے۔ جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ اسکو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ اگر ہم قرآن پاک کیساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے۔ تو یہ ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش ہوگی۔

اسی طرح اگر وہ لوگ ابرہیم پر نازل ہونے والی کتاب کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کرتے۔ تو یہ اُن کے ایمان میں ظلم یعنی فرمانی کی آمیزش ہوتی۔ اگر وہ ظلم کی آمیزش نہ کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی سلامت رہنے والے لوگ ہیں۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دیتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 84 تا 92 پارہ 7

اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔ یعنی کتاب دی۔ اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔ یعنی کتاب دی تھی۔ اور انکی اُولاد میں داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔ یعنی کتاب دی۔ اور اس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور زکریا اور یحیٰ اور عیسیٰ

اورالیاس اورلوط کوہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اوران سب کوہم نے تمام جہان والوں پرفضیلت دی۔اوران کے باپ داداا وراولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ہم نے چن لیا ۔اوران کوسیدھے راستے کی ہدایت دی۔یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہے اس کے زریعے ہدایت دیتا ہے۔اوراگر یہ لوگ شرک کرتے توان کے اعمال ضائع ہوجاتے یہی وہ لوگ ہیں۔جن کوہم نے کتاب حکمت اورنبوت عطا کی۔بس اگر یہ اس کا کفرکریں۔توہم نے ان پرایسے لوگ مقررکردیے ہیں جواس سے کفرنہیں کرتے ہیں۔ تو یہی لوگ ہیں۔جن کواللہ تعالیٰ نے ہدایت دی توآپ ﷺ بھی ان کی ہدایت اختیار کیجیے۔کہہ دوکہ میں تم سے اس پرکوئی اجرنہیں مانگتا۔یہ توتمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرنہ کی جس طرح قدرکرنے کا حق ہے۔جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پرکچھ نازل کیا۔توکہہ دو۔کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جوموسیٰ پرنازل کی گئی تھی۔جوموسیٰ لے کرآئے تھے۔جولوگوں کے لیے روشنی اورہدایت تھی۔جس کوتم نے الگ الگ ورق بنادیا ہے۔تم انہیں ظاہرکرتے ہو۔اوراس کا بہت سا حصہ چھپاجاتے ہو۔اورتمھیں بہت سی باتوں کاعلم سکھایا گیا ہے۔جوتم نہ جانتے تھے۔ اورنہ تمھارے باپ دادا۔کہہ دو۔اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی۔پھرانہیں چھوڑدیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں میں کھیلتے رہیں۔اوریہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔تاکہ آپ مکہ والوں اورآس پاس کے رہنے والوں کوخبردارکریں ۔اوروہ لوگ جواس پرایمان لاتے ہیں۔اوراپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکرکیا گیا۔جن کوہدایت یعنی کتاب دی گئی۔حضور ﷺ کوبھی ان کے راستے پرچلنے کاحکم دیا گیا۔اوراللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کوحکم دیا۔کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدرنہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی۔موسیٰ کی کتاب کوکچھ دکھایا جاتا ہے۔اورزیادہ چھپایا جاتا ہے۔

پھراللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ آپ ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے لوگوں کوخبردارکریں ۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہردورمیں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دی۔اورپھراللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

سورہ البقرہ۔آیت213۔پارہ2

سب لوگ ایک ہی امت تھے۔پھراللہ تعالیٰ نے انبیاء کوبھیجاجوخوشخبری دینے والے اورڈرانے والے تھے ان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچی کتابیں بھی نازل کیں تاکہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کردیں جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اوریہ اختلاف کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی اور انہیں واضح دلائل مل چکے تھے انہوں نے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔پس اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی اُس سچ میں ہدایت کی جس میں وہ اختلاف کررہے تھے اوراللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں میں اختلاف حد سے بڑھ جاتا ہے تواللہ تعالیٰ خوشخبری والے اورڈرانے والے یعنی رسول بھیجتے ہیں ۔جواللہ تعالیٰ کی کتاب لوگوں کوپہنچاتے ہیں اوراس سچی کتاب کے ذریعے وہ لوگوں کے اختلاف دورکرتے ہیں اوراس سچی کتاب کے ذریعے ایمان والوں کوراہنمائی مل جاتی ہے سیدھاراستہ مل جاتا ہے جن باتوں میں وہ اختلاف کررہے ہوتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ صرف قرآن پاک کے زریعے سیدھے راستے کی ہدایت کی اجازت دیتا ہے

سورہ مائدہ۔آیات15 تا16۔پارہ6

اے کتاب والو!تمہارے پاس ہمارارسول آچکا ہے جوتمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کردیتا ہے جن کوتم کتاب میں سے چھپاجاتے ہواوربہت سی

باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ اور اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا

کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت یہ ہے۔ کہ قرآن پاک کے ذریعے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ اور کسی دین کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 21۔ پارہ نمبر 25

کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے ان کی دین کی نوعیت رکھنے والا ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے کہ کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے دین کا ایسا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ اگر قیامت والا دن مقرر نہ ہوتا تو ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے کی اجازت دی ہے۔ آپ کا جواب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز اجازت نہیں دی ہے۔ بلکہ منع کیا ہے۔ تو پھر میرا سوال ہے۔ کہ پھر ہم فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں۔ اس طرح تو ہمیں سیدھے راستے کی اجازت کبھی نہیں مل سکتی۔

خواتین وحضرات!

اس لیے کہ جن فرقوں کی لوگ غلامیاں کر رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی ہی شرع ایجاد کر لی ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہیں اجازت نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

سورہ انبیاء آیت 48 تا 70 پارہ 17

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی روشنی دی تھی۔ جو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت تھی۔ جو لوگ اپنے رب کو بن دیکھے ڈرتے تھے۔ اور وہ قیامت سے بھی ڈرتے تھے۔ اور یہ نصیحت یعنی قرآن بڑا بابرکت ہے۔ جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔ پھر کیا تم اس کے نافرمان بنتے ہو۔ اور ہم نے ابرہیمؑ کو ہدایت دی تھی۔ اور ہم اس سے خوب واقف تھے۔ اور جب اس نے اپنے باپ آذر سے کہا۔ کہ یہ کیا بت ہیں۔ جنکی پرستش کے لیے تم بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی غلامی کرتے دیکھا ہے ابراہیمؑ نے کہا۔ کہ تم اور تمھارے باپ دادا واضح گمراہی میں ہیں۔ وہ بولے۔ کیا تم ہمارے پاس سچ لائے ہو۔ یا مذاق کر رہے ہو۔ ابرہیمؑ نے کہا۔ بلکہ تمھارا رب وہی ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے۔ اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم جب تم چلے جاؤ گے۔ تو میں ان کے ساتھ ایک چال

چلوں گا۔ پھر اس نے ان کے تمام بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ سوائے بڑے بت کے۔ تا کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔ انہوں نے کہا کہ کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔ بیشک وہ بڑا ظالم ہے۔ وہ بولے۔ کہ ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سنا ہے۔ جسے ابراہیمؑ کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ اسے لوگوں کے سامنے لاؤ۔ تا کہ لوگ اس کی گواہی دیں۔ وہ بولے۔ اے ابراہیمؑ کیا یہ کام تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے۔ تو اسنے کہا بلکہ ان کے اس بڑے بت نے کیا ہوگا۔ پھر اگر یہ بولتے ہیں۔ تو ان سے پوچھ لو۔ پھر انہوں نے آپس میں رجوع کیا۔ پھر کہنے لگے۔ کہ بیشک تم ہی ظالم ہو۔ پھر انہوں نے اپنے سروں کو جھکا لیا۔ کہ تم جانتے ہو۔ کہ یہ باتیں نہیں کرتے۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا۔ پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انکی غلامی کرتے ہو۔ جو تم کو نہ نفع دے سکتے ہیں۔ اور نہ نقصان دے سکتے ہیں۔

افسوس ہے۔ تم پر ان کی جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ اُنہوں نے کہا اسے آگ میں جلا دو۔ اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ اگر تمھیں کچھ کرنا ہے۔ اور ہم نے کہا۔ اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا۔ اور انہوں نے اسے نقصان دینا چاہا۔ مگر ہم نے ان کو نقصان میں ڈال دیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ بت پرست لوگ حضرت ابراہیم کو ظالم کہہ رہے ہیں۔ یعنی نافرمان۔ مگر اُن کے کہنے سے وہ ظالم نہیں بن جائیں گے بلکہ ظالم وہ ہی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ ظالم کہیں گے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے بہت پیارے رسول ہیں۔ ظالم تو وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی غلامی کرتے ہیں۔ اور واضح گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین اسلام ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔ علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔ اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔ آپؐ کتاب والوں اور اُمیوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔ قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کو دین اسلام کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔ آپؐ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی اسلام لے آئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی۔ تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔ رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنالیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے ہیں۔ وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔ اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔ اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو اسلام لانے والے ہیں۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔ رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔ یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔ یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔

اور فرقے بنانا رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا دین ہرگز نہیں ہے۔ فرقہ پرست رسول ﷺ کے دین سے پھر چکے ہیں یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ اور قرآن پاک میں اختلاف کر کے فرقے بنا کر للہ تعالیٰ کے دین اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں کریں گے۔کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آ چکی ہیں۔یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مر گئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری

نہیں کرتے ۔یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے ۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں ۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے ۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں ۔اور کافر بن جاتے ہیں ۔جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا ۔وہ بھی کافر ہوگا ۔اور کافر جنت میں نہیں جاسکتا ۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا ۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں ۔ان میں بتایا گیا ہے ۔کہ رسول ﷺ مسلم تھے ۔اور اس بات کی گواہی دی ۔ قیامت تک ان لوگوں کے سامنے جو قرآن پاک کے علم میں جھگڑا کرتے ہیں ۔

سورہ آل عمرآن آیات 60 تا64 پارہ 3

یہ (قرآن) تمھارے رب کی طرف سچ ہے ۔پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں ۔پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں ۔تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں ۔تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ۔ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں ۔تم اپنی عورتوں کو بلاؤ ۔اور ہم خود بھی موجود ہیں اور تم بھی موجود رہو ۔پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں ۔اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ۔بے شک یہی بیان سچا ہے ۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۔اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے ۔پھر اگر وہ پھر جائیں ۔تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے ۔کہہ دو اے کتاب والو ۔ایک بات کی طرف آؤ ۔جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے ۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی غلامی نہ کریں ۔اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں ۔اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں ۔پھر اگر وہ پھر جائیں ۔تو کہہ دیں ۔کہ گواہ رہو ۔کہ ہم تو فرمابردار ہیں ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے ۔جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں ۔اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنالیتے ہیں ۔رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے ۔اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں ۔تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے ۔کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں ۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں ۔یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں ۔لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے ۔قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں ۔ہماری بدقسمتی ہے ۔کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے ۔اگر کتاب والا سمجھتے ۔تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی ۔اس طرح کفر اور شرک ہوتا ۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں ۔ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں پوچھ رہے ہیں کہ کیا تم مسلم بنتے ہو ۔یعنی کیا تم اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنتے ہو ۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں دیا ہے ۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے ۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے ۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے ۔آپ ﷺ کہہ دو ۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے ۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے ۔پھر تم کیا مسلم بنتے ہو ۔پھر اگر وہ پھر جائیں ۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے ۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے ۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے ۔

خواتین وحضرات ۔

آپ نے دیکھا ۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے ۔پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے ۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے ۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے ۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے ۔پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے ۔آپ ﷺ فرماتے ہیں ۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی

جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔پھر اگر لوگ پھر جائیں۔یعنی مرتد ہو جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کردیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔ایمان سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مریم اور فرعون کی بیوی کی مثال دی۔

سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28

اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔وہ دونوں ہمارے غلاموں میں سے دو صالح غلاموں کے نکاح میں تھیں۔ مگر انہوں نے ان سے خیانت کی۔پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا۔اور ان عورتوں کو حکم ہوا۔کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔اسطرح اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال دیتا ہے۔جب اس نے دعا کی اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے۔اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے۔اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دے اور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے۔جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔اس نے اپنے رب کی باتوں کو اور ان کتابوں کو سچا مانا یعنی تصدیق کی۔اور وہ فرمابرداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں یعنی مختلف فرقہ پرستوں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو منتخب کیا۔دونوں پیغمبروں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اور دونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور باتوں کی نافرمان تھیں۔یعنی کافر تھی یعنی کسی فرقے سے تعلق تھا۔اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو فرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔ایمان کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچ سمجھنا اور ان کی اطاعت کرنا۔حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی۔تورات کو سچ مانتی اور اس کی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔ اور حضرت مریم بھی ایمان والی تھی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی۔اور اسکی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔اور وہ فرمابرداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ صرف قرآن پاک کی آیات پر ایمان لانے اور مسلم یعنی فرمابرداری کرنے والے پر قیامت والے دن کوئی غم اور خوف نہیں ہوگا۔

سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جو لوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر تک نہ ہو۔اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔سوائے پرہیزگاروں کے۔اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کر رہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کو مسلم کہا جاتا ہے۔بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ اور پرہیزگار بھی کہا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ فرعون مرتے وقت اسلام لایا۔مگر اس کا مرتے وقت کا اسلام قبول نہ ہوا۔کیونکہ اس

سے پہلے وہ مسلسل فساد کرتا رہا۔اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کردیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔تو اس نے کہا۔کہ میں ایمان لاتا ہوں۔کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں ۔اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے ۔مگر اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔آئیں اب اصلی ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

سورہ اعراف آیت 126 پارہ 9

اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے ۔اور ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔یعنی مسلم بن رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے ۔اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

اسلام لانے کا طریقہ دیکھیں۔یا مسلم بننے کا طریقہ دیکھیں۔اور رسول کی اطاعت کا طریقہ دیکھیں۔ایک مسلم ایسا ہوتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا 53 پارہ 3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔اور تاکہ میں حلال کروں۔تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔تمھارے لیے حلال کردوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔اُسی کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ان آیات میں غور کریں۔کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔یا اطیع الرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو عیسیٰ نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی انجیل کے لیے میرا مددگار کون ہوگا

۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر

ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

سورہ یونس آیت 84 پارہ 11

اور موسیٰؑ نے کہا۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانتی ہو اور اس کی اطاعت کرتی ہو تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہو۔

۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت ہمیں مسلم بناتی ہے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ یوسفؑ نے اسلام کی حالت میں موت مانگی۔

سورہ یوسف آیات 101 تا 104 پارہ 13

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔مجھے مسلم کی حالت میں موت دے۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔جب وہ جمع ہوئے تھے اور اپنے کام کی چال چل رہے تھے۔اگر تم کتنا ہی چاہو لوگ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں یوسفؑ کا اسلام دکھایا گیا ہے۔جس کی وہ دعا مانگ رہے ہیں۔کہ مجھے مسلم کی حالت میں موت دے۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

خواتین وحضرات!

اگر ہمیں بھی مسلم کی حالت میں موت آئی تو ہم بھی صالحین کے ساتھ شامل ہوں گے۔اگر فرقے کی حالت میں موت آئی تو ایک مشرک اور کافر کی موت ہوگی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی آیات صرف ایمان والوں کو سنا سکتے ہیں۔کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔

سورہ نمل آیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔بس وہی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔پھر فرمابردار یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف تم میری غلامی کرو۔اور ان لوگوں نے اپنے کام کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ہر ایک کو ہماری

طرف لوٹ کر آنا ہے۔اور جو صالح عمل کرے گا۔اور وہ مومن بھی ہوگا۔تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔صرف میری غلامی کرو۔کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں۔کیا ہم ایک اُمت ہیں یا فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔اور اختلاف کا شکار ہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلیں گے تو ایک اُمت بن جائیں۔۔۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یونس آیات 104 تا 109 پارہ 11

کہہ دوائے لوگو۔اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔اور بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔اااور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

کہہ دوائے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آچکا ہے۔پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔اس کی اطاعت کرتے رہو۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

یہ رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔رسول ﷺ اپنے دین کے بارے میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو آگاہ کر رہیں ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اے لوگو۔اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو۔تو میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے ہو۔اور بلکہ میں تو صرف اُس کی غلامی کرتا ہوں۔جس کے قبضے میں تمھاری موت ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں مومنوں میں سے رہوں۔اور یہ کہ اپنا منہ سب سے موڑ کر یکسو ہو کر سیدھا رکھوں اور مشرکوں میں سے نہ بنوں۔اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُسے نہ پکار جو تجھے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔اااور اگر اللہ تعالیٰ تمھیں کوئی تکلیف دینا چاہے۔تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔اور اگر آپ کو فائدہ دینا چاہے۔تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔اس فضل کو پہنچاتا ہے جسے وہ اپنے غلاموں میں سے چاہتا ہے۔اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اے لوگو تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس سچ یعنی قرآن پاک آچکا ہے۔پھر جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ یعنی بے خبر رہتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرے گا۔اور میں تمھارا وکیل نہیں ہوں۔اس کی اطاعت کرتے رہو۔جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔اور صبر کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے۔

سیدھے راستے کے بارے میں حضرت عیسیٰؑ کا خطاب؟

سورہ زخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔اور اگر ہم چاہتے۔تو زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے۔وہ جانشین ہوتے۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُسنے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں

تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔اور یہ سیدھا راستہ تھا۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یاسین۔آیات 60 تا 70۔پارہ 23

اے آدم کی اولاد، کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا۔بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا س کفر کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ خبردار کرے۔ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات سچ ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔یہ خطاب اللہ تعالیٰ قیامت والے دن بھی کفر کرنے والے لوگوں سے کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کہیں گے۔کہ کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا۔بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا س کفر یعنی فرقہ پرستی کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ خبردار کرے۔ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات سچ ہو جائے

خواتین وحضرات!

یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔؟ یا کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی غلامی کر رہے ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ کی بات ثابت ہونے والی ہے۔کہ وہ شیطان کی غلامی کرنے والے تھے۔کیونکہ لوگ فرقوں کی غلامی کر رہے ہیں۔

سورہ مومن آیات 65 تا 66 پارہ 24

وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔جو سب جہانوں کا رب ہے۔کہہ دو کہ مجھے منع کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ان کی غلامی کروں۔جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آ چکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔یعنی اسلام لے آؤں۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب دیکھا۔رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس اس کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے اسی کو پکارو۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیے ہیں۔جو سب جہانوں کا رب ہے۔مجھے منع کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو۔ان کی غلامی کروں۔جب کہ میرے پاس

میرے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک آ چکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں سارے جہانوں کے رب کا فرمابردار بن جاؤں۔ یعنی اسلام لے آؤں۔

خواتین وحضرات!

جو رسول ﷺ ہم کو قرآن کے زریعے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا درس دیتے رہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا درس دیتے رہے لوگوں نے اس کو ہی فریق بنا کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر فرقوں میں بٹ گئے۔ اور اسے رسول ﷺ کی اطاعت کا نام دیا گیا۔ اور قرآن پاک کی اطاعت کو رسول ﷺ کی اطاعت نہیں سمجھا گیا۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب

سورہ انعام 56 تا 58 پارہ 7

کہہ دو کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ عذاب ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی ﷺ ظالموں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دو ٹوک جواب ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ مجھے اُن کی غلامی سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ کہہ دو کہ میں تمھاری خواہشات کی اطاعت نہیں کروں گا۔ بیشک اس طرح میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت پر نہیں رہوں گا۔

آپ ﷺ کہہ رہے ہیں کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں۔ جیسے تم نے جھٹلا دیا ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں عذاب کا فیصلہ ہوتا تو میں تمھیں اس عذاب سے دوچار کر دیتا۔ مگر میرے پاس وہ عذاب نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اسی کا چلتا ہے وہ سچ بتاتا ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب سکھتے ہیں۔

سورہ زمر آیات 64 تا 66 پارہ 24

کہہ دو۔ اے جاہلو۔ کیا تم مجھے کہتے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی غلامی کروں۔ اور بیشک آپ ﷺ اور اُن کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول ہو گزرے ہیں۔ اُن کی طرف وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے۔ اور تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب سنا۔ وہ کہہ رہے ہیں اے جاہلو تم مجھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی کرنے کو کہتے ہو۔ آپ ﷺ اور پہلے آنے والے تمام رسولوں کو وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اسلیے صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔

مگر ہم لوگوں نے رسول کے خطاب کو نظرانداز کر دیا ہے اور اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں۔ ہمارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی رسول ﷺ کا دین تھا۔

دین کے بارے میں حضرت صالحؑ کا خطاب

سورہ ھود۔ آیات 58 تا 63۔ پارہ نمبر 12

اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہُودؑ اور انکے جو ساتھ ایمان لائے تھے۔ ان کو نجات دی۔ اور انہیں سخت عذاب سے بچا لیا۔

اور یہ قوم عاد تھی انہوں نے اپنے رب کی آیات اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ اور ہر مغرور اور سرکش کے حکم کی اطاعت کرتے رہے۔ اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگا دی جائے گی یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب کا کفر کیا تھا۔ یاد رکھو کہ عاد کیلئے جو ہود کی قوم تھی۔ اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے۔ اور ثمود کی قوم کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس میں بسایا پس تم اس

سے بخشش طلب کرو پھر توبہ کرو بے شک میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا ہے۔انہوں نے کہا اے صالحؑ ہمیں اس سے پہلے تجھ سے بڑی امیدیں تھیں۔کیا تم ہمیں ان کی غلامی سے روکتا ہے جن کی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔اور جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔اس نے کہا کہ اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں۔اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت دی ہو تو پھر اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا۔تم تو میرا نقصان ہی کرو گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت صالحؑ کا خطاب دکھایا گیا ہے۔وہ کہتے ہیں۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی غلامی کے لائق نہیں۔لوگوں نے جواب دیا کہ اے صالح پہلے تو ہمیں تم سے بہت سی اُمیدیں تھیں۔تم ان کی غلامی سے روکتے ہو۔جن کی غلامی ہمارے باپ دادا نے کی تھی۔صالح نے جواب دیا۔کہ میں اپنے رب کی واضح دلیل بھی رکھتا ہوں اور رحمت یعنی کتاب بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہو۔تو کیا اس کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں۔

ان آیات میں واضح دلیل اور رحمت اللہ تعالیٰ کی آیات کو کہا گیا ہے۔یعنی کتاب کو کہا گیا ہے۔اور معجزہ بھی واضح دلیل میں آئے گا۔کیونکہ وہ بھی آیات کی طرح سچا ہوتا ہے۔ان آیات میں آپ لوگوں نے حضرت صالح کا دین دیکھا وہ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے۔

سورہ البقرہ،آیات 256 تا 257،پارہ 3

دین میں کوئی زبردستی نہیں۔:یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہوگئی ہے۔جو انسان طاغوت کا کفر دے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔اس نے درحقیقت ایک مضبوط سہارا تھام لیا۔جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا جاننے والا ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور وہ جنھوں نے کفر کیا ہے طاغوت ان کے ولی ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

ہدایت یعنی قرآن پاک چھانٹ کر گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے۔جو طاغوت کی نافرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا لہٰذا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اس نے حقیقت میں ایک مضبوط سہارے کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے۔یعنی قرآن کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔اور وہ لوگ جو کافر۔کافر کہتے ہیں۔فرقہ بنانے والے کو۔طاغوت ان کے دوست ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔اور کفر کرنے والے یعنی رفرقوں کی اطاعت کرنے والوں کا ولی طاغوت ہیں۔جو روشنی یعنی قرآن پاک سے دور کر کے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔جو دوزخ کا راستہ ہے۔

سورہ النحل آیات 51 تا 52 پارہ 14

اللہ تعالیٰ کہتا ہے ۔کہ دو معبود نہ بنالو بیشک معبود تو بس ایک ہی ہے۔لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو۔اُسی کا ہے۔جو سب کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔اور خالص اُسی کا دین چل رہا ہے۔پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ دو معبود نہ بنالو۔معبود تو صرف ایک ہے۔یعنی غلامی کے لائق تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔تو پھر سوال یہ ہے کہ پھر رسول کی اطاعت کا غلط انداز ہے۔کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔اس طرح تو دو خدا بن گئے۔زمین اور آسمانوں میں صرف اُس کا دین یعنی حکم چل رہا ہے۔کسی اور کا حکم چلتا تو اُس کا بھی دین چلتا اور وہ بھی خدا ہوتا۔اگر ہم احادیث کی اطاعت وحی کی طرح کرتے ہیں۔تو گویا دو خدا ہیں۔اور خالص غلامی نہیں کر رہے۔شرک کر رہے ہیں۔

سورہ ذمر آیات اتا3 پارہ23

یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کیطرف سے نازل ہوئی ہے۔ بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچ کے ساتھ نازل کیا ہے۔صرف دین کو خالص اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔کہ ہم انکی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ ہمیں للہ تعالیٰ کے بہت قریب کر دیں۔بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے ۔جو جھوٹا اور کافر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔غلامی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔اور جو دوسروں کی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں۔ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔جھوٹے اور کافر اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی غلامی کا حکم دیا تھا۔اور یہ جھوٹ بول کر اور کافر بن کر کسی دوسرے کی اطاعت کر رہے ہیں۔

ان آیات میں وہ لوگ بھی آتے ہیں۔جو اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔اور سمجھتے ہیں۔کہ اس طرح ان کو قرآن پاک سمجھنا چاہیے۔اس طرح وہ نام نہاد مفسر اس کو اپنے فرقے کا حصہ بنا لیتے ہیں۔اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک نام نہاد مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔یہ شرک ہے اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔۔ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

آپ نے دیکھا کہ مرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہے۔اور نہ وہ کسی کا مجرم ہے کہ وہ اس کو سزا دیتا پھرے۔وہ اللہ تعالیٰ کا مجرم ہے۔اللہ تعالیٰ اُسے خود سزا دے گا۔

سورہ حج آیات 71 تا72 پارہ17

اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُن کی غلامی کرتے ہیں۔جن کے لیے نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل اُتاری ہے۔اور نہ ہی انہیں کچھ علم ہے۔ان ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں۔تو آپ ان کے چہروں پر ناگواری دیکھتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں۔جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔ آپ ﷺ کہ دیجیے۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات۔

۔آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے اور ظالم بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ان آیات میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں بات کی جارہی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں گے۔جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔ایسے ظالموں اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو رسول ﷺ جواب دے رہے ہیں۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم کہہ رہے ہیں۔یعنی انتہائی نافرمان کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر غصے میں آجاتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں جس کا قرآن پاک نے کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ان کافروں سے اللہ تعالیٰ کا ایک ہی وعدہ ہے۔آگ کا۔قرآن پاک میں کہاں لکھا ہے۔کہ ان نام نہاد مفسروں کی مدد سے قرآن پاک سیکھو۔یا اپنے اپنے فرقے کے مطابق سیکھو۔یا آیات کی تاریخ میں بیٹھ کر غور کرو۔اور فرقے بناتے پھرو۔

سورہ مریم۔آیت 65 پارہ16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جو ان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو۔کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دے رہے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا خدا ہے کیونکہ خدا کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمانوں میں تمام موجود چیزوں کا رب ہے۔

جس طرح لوگ قرآن پاک پڑھتے ہوئے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی دوسرا خدا ہوتا ہے جس کی لوگ غلامی کرتے ہیں۔اُس نے زمین اور آسمانوں میں کیا پیدا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیتے ہیں۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی دوسرا ہم نام نہیں ہے۔

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو ساری دنیا کے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے نام ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کا غلام ہونا رسول ﷺ کا دین تھا۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور غلام ہوتا ہے۔وہ رسول ﷺ کا دین ہرگز نہیں ہے۔کیونکہ وہ مشرک ہوتا ہے۔

دین کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ کافروں آیات 1 تا 306

کہہ دوائے کافرو۔میں اُس کی غلامی نہیں کرتا۔۔جس کی تم غلامی کرتے ہو۔اور نہ تم اسکی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی غلامی میں کرتا ہوں۔اور نہ ہی میں اُس کی غلامی کرنے والا ہوں۔جس کی تم غلامی کرتے ہو۔اور نہ ہی تم اُس کی غلامی کرنے والے ہو۔جس کی میں غلامی کرتا ہوں۔تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ کا دین ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا ۔اب جو رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔۔ وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہوں گے ۔اگر وہ رسول ﷺ کے دین پر ہونگے۔تو رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہوئے۔ورنہ کافر ہونگے۔رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے صرف وہی لوگ ہونگے۔جو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے ہونگے ۔

سورہ نحل۔آیات 86 تا 89۔پارہ نمبر 14

جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پرودگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنھیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔وہ انہیں بھول جائیں گے۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے او دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ گو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپؐ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنھوں نے فرمابرداری کی ہے۔یعنی مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جن لوگوں نے اپنے فرقوں کو معبود بنا رکھا ہے۔اور مشرک بن چکے ہیں ان آیات میں اُن کا حال بیان کیا گیا ہے۔جو قیامت والے دن ان کا ہونے والا ہے۔جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پرودگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنھیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔وہ انہیں بھول جائیں گے۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے او دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ گو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپؐ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنھوں نے فرمابرداری کی ہے۔یعنی مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور دوسروں کو قرآن پاک سے روکا ہوگا انہیں اس فساد کے بدلے عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ہم ہر امت میں گواہ کھڑا کر کے گواہی لیں گے۔پھر کسی کو بے قصور ہونے کا اور توبہ استغفار کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا ظالم لوگ ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے جھک جائیں گے اور جو کہانیاں وہ بناتے تھے وہ سب بھول جائیں گے۔

مشرک کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔اس کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔کافر کسے کہتے ہیں اور ظالم کسے کہتے ہیں۔مشرک کسے کہتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

تمام رسول صرف ایک رب کی غلامی کا حکم کرتے ہیں۔وہ کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔

سورہ آل عمران۔آیت 79 تا 80۔پارہ نمبر 3

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ بھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی مسلم ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ پیغمبر خود بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں۔اور وہ لوگوں کو اپنی غلامی نہیں سکھاتے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کی غلامی سکھاتے ہیں۔کیا وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیں گے۔فرمابردار بنانے کے بعد۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کسی فرقے کی بات کر رہے ہیں۔کہ جو اپنے بیان اور زبان سے قرآن کو اسطرح الجھا دیتے ہیں۔کہ آپ سمجھیں گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور آپ خود بھی اس کو پڑھتے ہیں اور وہ یہ بھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں یا انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی مسلم ہونے کے بعد کافر ہونے کا حکم دے گا۔

اللہ تعالیٰ کی غلامی سیدھا راستہ ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سوال: سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: سورہ انعام آیات 127 پارہ 8۔اور یہ آپ کے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے بے شک ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے آیات کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جواب دیا ہے ''قرآن پاک'' جس میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے آیات کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ ہے۔ان آیات میں قرآن پاک کو سیدھے راستے کے نام سے پکارا گیا۔قرآن پاک کا ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔

سوال: سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب سورہ مریم۔آیت 36 پارہ 16

اور بے شک اللہ تعالیٰ میرا اور تمہارا رب ہے بس اس کی غلامی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جو ہم سب کا رب ہے۔ اس کی غلامی سیدھا راستہ ہے۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کی غلامی اللہ تعالیٰ کی غلامی ہے۔

آئیں سیدھے راستے کا جواب ایک اور آیت سے دیکھتے ہیں۔

سوال ۞ سیدھا راستہ کسے کہتے ہیں؟

جواب سورہ نور آیت 46 پارہ 18

بیشک ہم نے واضح دلائل والی آیات نازل کیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ سیدھے راستے کا جواب ہے۔ قرآن پاک جس میں اللہ تعالیٰ نے واضح لائل والی آیات بیان کر دیں ہیں اب اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا ان آیات سے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

خواتین وحضرات!

آئیں اب دوبارہ قرآن پاک کی طرف چلتے ہیں اور ایک دوسری جگہ سے صراط مستقیم کا جواب تلاش کرتے ہیں۔ سورہ یاسین آیات 4 تا 5 پارہ 22۔ آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں جو زبردست اور بڑے ہی مہربان کا نازل کیا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک پاک سیدھا راستہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا ہے۔ یعنی رسول ﷺ سیدھے راستے پر ہیں۔ قرآن

پاک کو سیدھے راستے کے نام سے پکارا گیا۔ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آئیں اب قرآن پاک سے دوبارہ سیدھا راستہ تلاش کرتے ہیں

۞ سورہ زخرف آیات 43 تا 44 پارہ 25

جو کچھ آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیں بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور یہ قرآن آپ کیلئے لئے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور آپ سے جلد ہی پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہے کہ قرآن پاک سیدھا راستہ ہے اور ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا لہذا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔

ان مثالوں کو مزید پختہ کرنے کیلئے ایک اور مثال دیکھتے ہیں۔

۞ سورہ تکویر آیت 27 تا 28 پارہ 30

’’یہ قرآن تو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو کوئی تم میں سے سیدھا چلنا چاہتا ہو۔‘‘

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت کے طور پر بھیجا ہے وہ لوگ جو گمراہی سے بچنا چاہتے ہیں اور سیدھا چلنا چاہتے ہیں یاد رہے کہ سیدھا چلنے والوں کیلئے قرآن پاک نصیحت ہے۔

آئیں اب قرآن پاک سے سیدھے راستے کا جواب اور تشریح معلوم کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب میں آپ کے سامنے قرآن پاک سے دو مختلف جگہوں سے وہ بحث پیش کروں گی جو کہ دنیا بننے سے پہلے کی ہے۔اس گفتگو میں شیطان، اللہ تعالیٰ کو کہتا ہے ۔کہ چونکہ تو نے مجھے انسان کی وجہ سے گمراہ کیا ہے۔اب میں بھی تیرے بندوں کو سیدھے راستے پر آنے ہی نہیں دوں گا کبھی دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی اللہ کی کتاب کی طرف ہی آنے نہیں دوں گا۔ پھر دوسری جگہ میں بھی اسی طرح کی گفتگو ہے۔اس گفتگو میں اللہ تعالیٰ ،شیطان سے کہتے ہیں کہ جو میرے سیدھے راستے یعنی میری کتاب پر ہوگا تو اسے کبھی گمراہ نہیں کرسکتا۔یاد رہے کہ قرآن پاک ایک صفاتی نام سیدھا راستہ ہے۔

آئیں اپنے بیانات کی طرف چلتے ہیں جس میں سیدھے راستے کا جواب اور تفسیر آپ کو مل جائے گی۔

سورہ اعراف ۔آیات 11 تا 18۔ پارہ 8

اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روک دیا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا وہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو یہاں سے نیچے اتر۔تیرے لیئے نہیں کہ تو یہاں س میں تکبر کرے۔ بس نکل جا۔بے شک تو گھٹیا میں سے ہے۔ اُس نے کہا مجھے اُس دن تک مہلت دے جب یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بے شک تجھے مہلت دی جاتی ہے اُس نے کہا۔چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکرگزار نہ پائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا البتہ جو بھی ان میں سے تیری اطاعت کرے گا۔تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں شیطان، اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے۔کہ چونکہ تو نے مجھے اس انسان کی وجہ سے گمراہ کیا ہے۔اب میں بھی تیرے بندوں کو سیدھے راستے پر آنے ہی نہیں دوں گا کبھی دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی اللہ کی کتاب کی طرف ہی آنے نہیں دوں گا۔

اور لوگوں کو گمراہ کرنے کا طریقہ بتاتا ہے کہ میں لوگوں کو سیدھے راستے پر آنے نہیں دوں گا ان کو ہر طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی تیری کتاب کی طرف آنے نہیں دوں گا۔یہ شیطان دراصل اپنا بدلہ لے رہا ہے کہ اس انسان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے گمراہ کیا ہے لہذا اب میں بھی اسے گمراہ کر کے رہوں گا۔سیدھا راستہ قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے اور اس سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا صفاتی نام بھی سیدھا راستہ تھا کیا ہم سیدھے راستہ پر ہیں یا کسی شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکرگزار نہ پائیں گے۔

اگر ہم قرآن پاک کے سیدھے راستے پر عمل کرنے والے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

اگر ہم قرآن پاک کی سیدھے راستے پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔تو ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ لوگوں میں سے جو بھی شیطان کی اطاعت کرے گا۔تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

سورہ الحجر آیات 26 تا 43 پارہ 14

اور بے شک ہم نے انسان کو گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنات کو اس سے پہلے ہم نے بغیر دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔تو جب میں اسے درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں

توتم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔پس سب کے سب فرشتوں نے اسے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔اس نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ دینے سے انکار کیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔اس نے کہا یہ نہیں ہوسکتا کہ میں ایسے انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں سے نکل جا بیشک تو نافرمان ہے۔اور قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے وہ کہنے لگا اے میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن مردے اٹھائے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے مہلت دی جاتی ہے اس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔وہ بولا اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ان کو زمین میں خوشنما کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے اُن غلاموں کے۔جو خالص ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے میرے غلاموں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری اطاعت کریں گے تو دوزخ بلاشبہ ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ شیطان کو اپنی کتاب دکھا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بھی میرے سیدھے راستے پر ہوگا اس پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام سیدھے راستے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگوں پر شیطان اپنا وار نہیں کرسکتا سیدھے راستے کو چھوڑ کر شیطان کی اطاعت کرنے والوں کیلئے جہنم کا وعدہ ہے۔ان آیات میں شیطان نے اقرار کیا۔کہ میں تیرے خالص غلاموں کو گمراہ نہیں کرسکتا۔یعنی قرآن پاک کو سیدھا راستہ ماننے والے لوگوں کو شیطان گمراہ نہیں کرسکتا۔

خواتین وحضرات!

جب سے دنیا بنی ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب ہمیشہ سے انسان کو سیدھا راستہ دکھانے کیلئے موجود رہی ہے۔یعنی شیطان کا مقابلہ کرنے کے لیے موجود رہی ہے۔
تاکہ لوگ گمراہ نہ ہوں۔مگر جب ہم قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھیں گے تو شیطان کا مقابلہ کیسے کریں گے۔
سیدھا راستہ اور ہدایت دونوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔اور پہلی کتابوں کے بھی صفاتی نام تھے۔
ان آیات میں قرآن پاک کے بارے میں رسول ﷺ گواہی دے رہے ہیں۔

سورہ ص۔آیات 71 تا 88۔پارہ 23

جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔تو جب میں اسے درست کردوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔چنانچہ سب فرشتوں نے مل کر اسے سجدہ کیا۔سوائے ابلیس کے جس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔اے ابلیس جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا اسے سجدہ کرنے سے کس بات نے روک دیا۔کیا تو نے تکبر کیا۔یا تو ہے ہی اونچا درجہ رکھنے والوں میں سے۔اُس نے کہا۔میں اس سے بہتر ہوں۔مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اُسے مٹی سے۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔نکل جا یہاں سے تو یقیناً مردود ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت رہے گی۔وہ کہنے لگا میرے رب مجھے اس وقت تک مہلت دے جب لوگ دوبارہ اٹھائیں جائیں گے۔فرمایا بیشک تمہیں مہلت دی جاتی ہے۔اُس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔وہ کہنے لگا تیری عزت کی قسم میں سب کو گمراہ کروں گا۔سوائے تیرے ان غلاموں کے جنہیں تو نے خالص کرلیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا سچ یہ ہے اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان سب سے بھر دوں گا۔جو تیری اطاعت کریں گے۔آپؐ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن تو تمام جہان کے لیے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد تمہیں خود ہی خبر ہو جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ کو حکم دے رہیں ہیں کہ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔نہ ہی میں کوئی تکلف کر رہا ہوں۔بلکہ یہ قرآن تو تمام جہان کے لیے نصیحت ہے۔کچھ مدت بعد یعنی قیامت والے دن تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ قرآن پاک تو ہماری نصیحت تھی۔
ن آیات میں قرآن پاک کو نصیحت کے نام سے پکارا گیا۔نصیحت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام ہیں۔شیطان ان کو گمراہ نہیں کرسکتا۔جو قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرنے والے ہیں۔قیامت والے دن سب اس بات کو جان لیں گے۔کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نصیحت تھی۔اور یہ رسول

ﷺ کی تبلیغ تھی۔

سورہ احقاف۔آیات 29 تا 32۔ پارہ 26

اور جب ہم جنات کے ایک گروہ کو تمہارے طرف لے آئے تھے تا کہ وہ قرآن سنیں۔ پھر جب وہ اس جگہ حاضر ہوئے۔ تو انہوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ ڈرانے والے بن کر اپنی قوم کی طرف آئے کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے وہ اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے سچ کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتی ہے۔ اے ہماری قوم کے لوگو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرلو اور اس پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کرے گا تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتا۔ اس کیلئے کوئی ولی نہیں ہوگا۔ ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنات کا گروہ قرآن پاک کی دعوت دے رہا ہے اور کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے یہ دعوت قبول نہ کی اور رسول ﷺ کی آواز نہ سنی اور دعوت کو قبول نہ کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے انہیں کوئی بچانے والا ولی نہیں ہوگا یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کی دعوت قبول کرنے والے کے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر کے دردناک انجام سے بچالیں گے۔

سورہ نساء۔ آیات 174 تا 175۔ پارہ 6

لوگو! تمہارے رب کی طرف تمہارے پاس واضح دلیل آگئی ہے یعنی قرآن۔ ہم نے تمہاری طرف ایسی واضح روشنی نازل کی ہے۔ اب جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے سیدھے راستے کی ہدیت ان لوگوں کو ہوگی۔ جو قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں شامل کرے گا۔ ور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔ ان آیات میں برہان قرآن پاک کو کہا گیا ہے۔ اور روشنی بھی قرآن پاک کو کہا گیا ہے۔

سورہ المائدہ۔ آیات 15 اور 16۔ پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب سے چھپا جاتے ہو اور بہت سے باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔ اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آچکی ہے۔ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں اور انہیں اپنے اجازت سے سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک ان لوگوں کو سلامتی کے طریقے بتاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے پیارے لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکالتا ہے اور سیدھا راستے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

سورہ شوریٰ آیت نمبر 52 پارہ 25

اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہے۔ آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ لیکن ہم نے اس وحی یعنی قرآن کو روشنی بنا دیا۔ ہم اپنے غلاموں میں سے جس کو چاہیں اس سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔ اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے یاد رکھو سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے اپنے غلاموں میں سے سے چاہتے ہیں قرآن سے ہدایت دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں یہ سیدھا راستہ اُس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔ رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہماری رہنمائی کی۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے چاہتے ہیں قرآن سے روشنی دکھا دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں یہ سیدھا راستہ اس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔ رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہماری رہنمائی کی۔

سورہ انعام آیات 153 تا 159 ۔ پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے بس تم اس کی اطاعت کرو۔ اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اس کے راستے سے الگ کر دیں گے۔ یہ وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے تا کہ تم پرہیز گاری اختیار کرو پھر ہم نے موسیٰ کو ایسی کتاب دی تا کہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور اس میں ہر بات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تا کہ تم پر رحمت ہو اور یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے تا کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہ (یہود نصاریٰ) پر نازل کی گئیں تھیں۔ اور ہم ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے یا تم یہ کہو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل ہدایت اور رحمت آ چکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے ہیں کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا آپ کا رب آجائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آجائے جس دن کوئی خاص معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آ پہنچے گا اس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہیں آئے گا۔ جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کی ہو۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظا کرتے ہیں بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لئے اور فرقے بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے یعنی قرآن پاک بس تم اس کی اطاعت کرو اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے الگ کر دیں گے ان آیات میں قرآن پاک نازل کرنے کی وجوہات بتائی گئی ہیں کہ اگر قرآن پاک نازل نہ ہوتا تو لوگوں نے کس کس طرح کے بہانے کرنے تھے کہ اگر پہلے لوگوں کی طرح ہمارے پاس بھی کتاب ہوتی تو ہم نے ہدایت یافتہ ہونا تھا سیدھے راستے پر ہونا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے پاس کتاب آ گئی ہے اب تمہارے پاس کوئی بہانہ نہیں ہے اور لوگوں کو فرقہ بنانے سے منع کیا کہ فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ یاسین۔ آیات 60 تا 70 ۔ پارہ 23

اے آدم کی اولاد، کیا میں نے تم سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا تھا کہ شیطان کی غلامی نہ کرنا۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی غلامی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور بے شک شیطان تم میں سے بہت سے مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اس کفر کے بدلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان پر گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑیں تو بھی کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کو صورتیں مسخ کر دیتے۔ پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں واس کو پھر ضعیف کر دیتے ہیں پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے اور ہم

نے اس نبی ﷺ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ نہ ہی اس کے لیے مناسب ہے یہ قرآن تو ایک نصیحت اور واضح کتاب ہے تا کہ وہ ڈرائے ہر اُس انسان کو جو زندہ ہے اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں کہ کیا میں نے تم سے وعدہ نہیں لیا تھا کہ میری غلامی کرنا اور شیطان کی غلامی نہ کرنا یہی سیدھا راستہ ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرر ہے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کی اطاعت کرر ہے ہیں۔؟ یا کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر االلہ تعالیٰ کی بات ثابت ہونے والی ہے۔ کہ وہ شیطان کی غلامی کرنے والے تھے۔ کیونکہ لوگ فرقوں کی غلامی کرر ہے ہیں۔

❁ سورہ طہ۔ آیات 134 تا135۔ پارہ16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے آپ ﷺ کہہ دیں ہر ایک منتظر ہے سو تم بھی انتظار کرو بس جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھے راستے والے ہیں اور کون ہدایت والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسولوں کو بھیجنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی آیات لوگوں تک پہنچانا ہوتی ہیں تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت کر کے ایمان والے بن جائیں ۔آیات کی اطاعت کرنے والے سیدھے راستے پر ہوں گے اور ہدایت یافتہ ہوں گے۔ رسول ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام پہنچاتے ہیں۔

❁ سورہ قصص۔ آیت 75۔ پارہ20

اور ہر امت میں سے ہم ایک گواہ نکال لائیں گے پھر ہم کہیں گے کہ اپنی اپنی دلیلیں پیش کرو پس ان کو معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور جو کچھ جھوٹی باتیں وہ بنایا کرتے تھے وہ ان سے گم ہو جائیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے۔ یعنی رسول کھڑا کریں گے۔ پھر رسول جب اپنی دلیلیں پیش کریں گے تو لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات تو صرف اللہ تعالیٰ کی تھی اور اس کے علاوہ وہ جو باتیں کہانیاں بنایا کرتے تھے وہ انہیں بھول جائیں گی۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں۔ قیامت والے دن سب جان جائیں گے۔ سب کو پتہ چل جائیگا۔

رسول ﷺ جب قرآن پاک کے لیے دلیلیں پیش کریں گے تو لوگوں کو مفسر فرقے اور ان کی کہانیاں سب بھول جائیں گی۔

❁ سورہ جن۔ آیات 11 تا17۔ پارہ29

اور ہم میں سے بعض صالح ہیں۔ اور بعض اس کے علاوہ ہیں۔ ہم مختلف فرقوں پر تھے اب ہم نے خیال کر لیا ہے کہ نہ تو اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے پس جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اس کو نہ کسی نقصان کا ڈر ہوگا اور کسی زیادتی کا۔ اور یہ کہ ہم میں سے بعض فرمابردار ہیں اور بعض نا انصاف ہیں۔ بس جو کوئی فرمانبردار ہو گیا تو اس نے سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا۔ اور جو بے انصاف ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہیں گے تو ہم انہیں وافر پانی سے سیراب کریں گے۔ تا کہ ہم ان کی آزمائش کریں اور جو کوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں جنات اپنے بارے میں گفتگو کررہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔ اور ہم میں سے بعض صالح ہیں۔یعنی قرآن پاک کی روشنی میں اعمال کرنے والے ہیں اور بعض اس کے علاوہ ہیں کہ جنات بھی مختلف طریقوں پر ہوتے ہیں جیسا کہ ہم انسان مختلف طریقوں پر ہوتے ہیں۔یعنی فرقوں پر ہوتے ہیں۔اور جب جنات نے ہدایت یعنی قرآن پاک کوسنا تو اس پر ایمان لے آئے تو جوکوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوجائے تو اس نے سیدھا راستہ ڈھونڈ لیا۔اور جو بے انصاف لوگ ہیں۔وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں وافر پانی سے سیراب کریں گے۔تاکہ ان کی آزمائش کرے۔اور جوکوئی اپنے رب کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑلے گا تو اس کووہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

سورہ احقاف۔آیت 35۔پارہ 26

بس آپ ﷺ صبر کیجئے۔جس طرح پختہ ارادے والے رسولوں نے صبر سے کام لیا اور ان لوگوں کیلئے جلدی نہ کیجئے جس دن وہ دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے گویا دنیا میں بس دن کی ایک گھڑی ہی رہے اس پیغام کو پہنچا دیجئے اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو صبر کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں اور قرآن پاک کے پیغام کو پہنچانے کا حکم دے رہے ہیں اب وہی لوگ ہلاک ہوں گے جو قرآن پاک کے نافرمان ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے نافرمان ہوں گے۔

سورہ حج۔آیات 67 تا 68۔پارہ 17

ہرامت کیلئے ہم نے طریقہ مقرر کردیا جس پر وہ چلتے ہیں بس وہ آپ ﷺ سے اس حکم میں نہ جھگڑیں۔اور آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیے بلاشبہ آپ سیدھے راستے پر ہیں اور اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں تو کہہ دیجئے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان قیامت والے دن فیصلہ کرے گا جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہرامت ایک طریقے پر چلتی ہے بس آپ ﷺ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہیں یعنی قرآن پاک کی طرف کیونکہ آپ سیدھے راستے یعنی قرآن پاک پر ہیں۔

اب جولوگ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہوں گے۔وہ سیدھے راستے پر ہوں گے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہوگی۔

سورہ مریم۔آیت 65 پارہ 16

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا اور جوان کے درمیان ہے پس اس کی غلامی کرو اور اس کی غلامی پر ثابت قدم رہو کیا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی غلامی کا حکم دے رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی غلامی پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیا جارہا ہے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کرتے ہیں تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرح کا کوئی دوسرا خدا ہے کیونکہ خدا کی تو یہ نشانی ہے کہ وہ زمین اور آسمان میں تمام موجود چیزوں کا رب ہے۔

آئیں اللہ تعالیٰ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ تکویر۔ آیات 25 تا 29۔ پارہ 30

اور یہ قرآن کسی شیطان نافرمان کا کلام نہیں ہے پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو یہ تو تمام جہانوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ تعالیٰ چاہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ یہ قرآن پاک تمام جہانوں کیلئے نصیحت ہے جو انسان بھی سیدھا چلنا چاہتا ہو۔

خواتین وحضرات!

اے لوگو اللہ تعالیٰ کی بات سن لو۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ کی بات سن لو۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ کی بات سن لو۔

کیا انسان نہیں جانتا کہ قرآن پاک کس کا کلام ہے۔ پھر بھی وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مفسروں اور فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور یہ قرآن کسی شیطان نافرمان کا کلام نہیں ہے پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو یہ تو تمام دنیا والوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے۔

سورہ حج۔ آیات 23 تا 24 پارہ 17

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہو گا ان کو پاک کلام کی ہدایت کی گئی تھی اور اُس راستے کی ہدایت کی گئی تھی۔ جو تعریف کے قابل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں کو قرآن پاک کے پاکیزہ کلام سے ہدایت ملی ہو گی یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کی ہدایت ہو گی وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہاں ان کو ریشمی لباس پہنایا جائے گا سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے یہ ایمان والے لوگ ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔

آئیں حضرت ہودؑ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں

سورہ ہود۔ آیت 53 تا 60۔ پارہ 12

انہوں نے کہا اے ہودؑ تم ہمارے پاس تو کوئی واضح دلیل تو لائے نہیں اور تمہارے کہنے پر نہ ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کس نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے۔ ہود نے کہا کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو۔ میں ان سے بیزار ہوں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔ اس کے علاوہ تم سب مل کر میرے بارے میں ہر تدبیر کر لو لو پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔ میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے۔ جتنے جاندار ہیں سب کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے پھر اگر تم پھر جاؤ۔ تو میں نے یقیناً وہ پیغام تم تک پہنچا دیا ہے جس کو دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اور میرا رب تمہاری جگہ دوسری قوم کو جانشین مقرر کرے گا اور تم اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ بے شک میرا رب ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہود علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ جو اہل ایمان تھے ان کو نجات دی اور انہیں سخت عذاب سے بچا لیا اور یہ قوم عاد تھی جنہوں نے اپنے رب کی آیات سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ اور ہر مغرور سرکش کے حکم کی اطاعت کرتے رہے۔ اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگا دی جائیگی۔ یاد رکھو کہ قوم عاد نے اپنے رب سے کفر کیا۔ خبردار رہو۔ عاد کیلئے جو ہود کی قوم تھی اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ہودعلیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب دکھایا گیا ہے آپ نے دیکھا کہ ہودعلیہ السلام اپنی قوم کوسیدھا راستہ بتارہے ہیں کہ سیدھے راستے پرصرف میرارب ہے اوراگرتم منہ موڑتے ہوتو یقیناً میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچادیے ہیں اوراگرتم پھرجاؤ یعنی اپنے رب کے پیغام نہیں مانتے تووہ تمہارے جگہ دوسری قوم لے آئے گا اورتم اس کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچاسکوگے اس کے علاوہ ہودؑ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے رب پر بھروسہ کیا جومیرااورتمہارا بھی رب ہے جتنے جاندار ہیں وہ سب کی پیشانی تھامے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ہماری پیشانی میں ہمارانظام زندگی پوشیدہ ہے ہماری پیشانی میں چلنے والی لہریں ہمارے کانوں آنکھوں اوردماغ اوردل کے نظام کوکنٹرول کرتاہے اگران لہروں میں ذراسی گڑبڑ ہوجائے توہم کھڑے بھی نہ ہوسکیں۔گرجائیں ہماری آنکھوں کانظام تباہ ہوجائے یاہم پاگل ہوجائیں یاہماری سماعت بربادہوجائے یاہم مرجائیں۔کسی قابل نہ رہیں۔ہودعلیہ السلام اسی پیشانی کوپکڑنے والے پربھروسہ کرتے ہیں کیا ہم بھی اللہ تعالیٰ پربھروسہ کرتے ہیں قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں رسول ﷺ کا لایاہواپیغام ہے کیاہم قرآن پاک کوسیدھاراستہ سمجھتے ہیں کیا ہم اللہ تعالیٰ کوسیدھے راستے پرسمجھتے ہیں کیونکہ یہ قرآن پاک کاجواب ہے ۔حضرت ہودؑ کہتے ہیں۔کہ میرارب سیدھے راستے پرہے۔اوریہ جواب رسول کابھی ہے۔کیاہم اس اللہ تعالیٰ پربھروسہ کرتے ہیں۔جس نے ہمارے دماغ کوکنٹرول کیاہواہے۔اس رب کے سیدھے راستے پرہیں۔اس کے پیغام کی اطاعت کررہے ہیں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کی وجہ بیان کی۔کہ وہ سب کے پیشانی کوتھامے ہوئے ہے۔جوکہ ایک ایسانظام ہے۔جوکبھی انسان کے سمجھ میں نہیں آسکتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اِن آیات میں دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کاانکاررسولوں کی نافرمانی ہوتی ہے۔یعنی اطیع اللہ واطیع الرسول کامطلب اللہ تعالیٰ کے پیغام کی اطاعت ہے

سورہ صٰفٰت۔آیات 19 تا34۔پارہ23

بس وہ ایک گرج دارآواز ہوگی۔بس وہ اچانک دیکھنےلگیں گے۔اورکہیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی یہ تو دین کادن ہے یہ وہی فیصلے کادن ہے جس کوتم جھٹلاتے تھے۔ان کواکھٹے کرو۔جنھوں نے ظلم کیااوراُن کے ساتھیوں کواورجن کی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے تھے۔۔اورپھرانہیں جہنم کاراستہ دکھاؤاوران کو ٹھہراؤ۔بیشک ان سے پوچھا جائے گاکہ تمہیں کیاہوگیاہےتم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ آج کے دن بڑے فرمانبرداربنے ہوئے ہیں۔اوران میں سے بعض ایک دوسرے کی طرف رخ کرکے آپس میں سوال کریں گے۔کہیں گے کہ تم توہمارے پاس بڑی قوت سے آتے تھے وہ کہیں گے بلکہ تم توایمان لانے والے نہ تھے اور ہماراتم پرکوئی زورنہ تھا بلکہ تم خودہی سرکش قوم تھے پس ہم سب پراللہ تعالیٰ کی بات سچی ہوئی کہ بیشک ہم ضرورچکھنے والے ہیں۔پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا۔بیشک ہم خودبھی گمراہ تھے پس بیشک اُس دن وہ عذاب میں سب برابرکے شریک ہوں گے بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایساہی کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت جب ایک گرجدارآواز کے ساتھ قائم ہوجائیگی ،ظالم کامطلب ہے فرقہ پرست لوگ۔فرقہ پرست لوگ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداربن جائیں گے یہ وہی لوگ ہیں جودنیامیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کی غلامی کرتے تھے۔یعنی مفسروں کی غلامی کرتے تھے۔ قرآن پاک کے سچ کے مقابلے میں اپنے فرقوں اورمعتبروں کی اطاعت کرتے رہے۔آج بھی لوگوں کوقرآن پاک سے اصلاح کی خاطرآیت دکھائی جائے تووہ اپنے عالموں،فرقوں مفسروں کواللہ تعالیٰ کی بات پرترجیح دیتے ہیں قیامت والے دن یہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداربن جائیں گے۔کوئی اپنے مفسروں،فرقوں اورعالموں کی مدد نہیں کریں گے۔اورنہ ہی ان کے مفسران کی مددکرسکیں گے۔مگریہ اللہ تعالیٰ کے جرم میں عذاب میں برابرکے شریک ہوں گے اورانہیں جہنم کاراستہ دکھایاجائے گا۔فرق صرف جرم کاہوگا۔مفسربڑے مجرم اورفرقہ پرست ان سے چھوٹے مجرم ہوں گے۔سب گمراہ اللہ تعالیٰ کے مجرم کی حیثیت سے کھڑے ہونگے۔

سورہ رعد۔آیت 36 کادوسراحصہ تا37۔پارہ نمبر13

آپ کہہ دیں کہ مجھے توصرف االلہ تعالیٰ کی غلامی کاحکم دیاگیاہے اوراس سے منع کیاگیاہے کہ اس کے ساتھ کسی کوشریک بناؤں لہٰذامیں اس کی طرف

بلاتا ہوں اوراس کی طرف لوٹنا ہے۔اس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اب اگر آپ نے اس کے علم کے باوجود جو آپ کے پاس پہنچ چکا ہے ان کے خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی تمہارا ولی ہے اور نہ کوئی اس کی پکڑ سے تم کو بچا سکتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اپنا علم اور حکم کہہ رہے ہیں آپ نے نبی کریمؐ کا پیغام سنا آپ فرمارہے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی غلامی کروں میں اس کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

خواتین وحضرات!

پھر قیامت تک آنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر نازل گیا ہے۔اب قرآں پاک کا علم آپ کے پاس پہنچ چکا ہے جس نے اس علم کو چھوڑ کر لوگوں کے خواہش کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کا نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی بچا سکتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے رسولؐ کی فرمابرداری دیکھ لی کیا ہم یہ فرمابرداری کر رہے ہیں۔ہرگز نہیں ہم سب فرقوں کی فرمابرداری کرر ہے ہیں۔اگر ہم باز نہ آئے تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔اور نہ ہی کوئی ہماری مدد کر سکے گا۔کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔کیونکہ قرآن چھوڑ کر اپنے فرقوں کی غلامی کر رہے ہیں۔اس لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ہمارا ولی ہوگا اور نہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی بچانے والا۔

سورہ الحج۔آیات 54 تا 57۔پارہ 17

اور تاکہ وہ جان لیں جن لوگوں کو علم ملا ہے کہ وہ آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے پھر وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں اور بے شک اللہ تعالیٰ ایمان والوں لانے والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے اور جو کافر یعنی فرقہ پرست ہیں وہ قرآن پاک کے معالمے میں شک میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آجائے یا کسی منحوس دن کا عذاب آجائے اور حکومت اس دن اللہ تعالیٰ ہی کی ہوگی اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔پھر جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔وہ نعمتوں والے باغ میں ہوں گے۔اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا ان لوگوں کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے دل دکھائے گئے ہیں جو دل قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے ہیں اور قرآن پاک کے سچ کے آگے جھکے ہوئے ہیں وہ ایمان والے ہیں اور یہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں۔کیونکہ وہ صالح اعمال والے ہیں۔وہ نعمتوں والے باغ میں ہوں گے۔دوسرا دل وہ ہے جو قرآن پاک کو سچ نہیں سمجھتے وہ قرآن کے معالملے میں ہمیشہ شک میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت کا عذاب آجائے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا ان کو ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔ان آیات میں بھی قرآن پاک کو سیدھا راستہ کہا گیا۔

خواتین وحضرات!

اور ہم وہ لوگ ہیں جو قرآن کے سچ سے انجانے اور بیگانے ہو کر زندگی گزار رہے ہیں۔اور سیدھے راستے سے بے خبر ہیں اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہمیں بخش دیا جائے گا۔

آئیں رسول ﷺ کا سیدھے راستے کے بارے میں خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام۔آیت 161۔پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دیجئے بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔جو درست دین ہے ۔ابراہیمؑ کا طریقہ جو یکسو تھا یعنی جو ایک اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا۔وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کا دین یعنی قرآن پاک دکھا دیا ہے۔ جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ ابراہیم نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر لیا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ اس قرآن پاک میں ابراہیمؑ کا طریقہ موجود ہے۔ جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔

یاد ہے سیدھا راستہ ہدایت دین قرآن پاک کی تعلیمات کو کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کا اپنے والد کے ساتھ سیدھے راستے کے بارے میں مکالمہ

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔ اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو نہ دیکھتی ہیں۔ نہ سنتی ہیں۔ اور نہ تمہارے کچھ کام آسکتی ہیں۔ اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ بس تم میری اطاعت کرو۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔ بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔ اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔ پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔ کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ میرے پاس وہ علم ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی دراصل سچا علم ہوتا ہے۔ اور سیدھا راستہ ہوتا ہے۔ یہ علم اُن کے والد کے پاس نہیں تھا۔

سورہ صافات آیات 114 تا 122۔ پارہ 23

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر بڑا احسان کیا اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی بھاری مصیبت سے نجات دی اور ہم نے ان کی مدد کی بس وہی غالب رہے اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی اور ان دونوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دی اور ہم نے ان دونوں کو بعد میں آنے والوں میں باقی رکھا سلام ہو موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر۔ بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ دونوں ہمارے مومن غلاموں میں سے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو سیدھے راستے کی ہدایت دینے کیلئے واضح کتاب یعنی تورات دی احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیا جاتا ہے

کیا ہم احسان کرنے والے لوگ ہیں کیا ہم قرآن پاک کو سیدھے راستے کی ہدایت سمجھتے ہیں؟ کیا ہم مومن غلاموں میں سے ہیں۔ کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیات 125 تا 130۔ پارہ 8

بس اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دیتا ہے اس کا سینہ اسلام یعنی اپنی فرمانبرداری کیلئے کھول دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کردے اسکے سینے کو بہت تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ مشکل سے آسمان میں چڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح لوگوں پر ناپاکی ڈالتا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور یہی تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے بے شک ہم نے ان لوگوں کیلئے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں تفصیل کے ساتھ آیات بیان کر دیں ہیں۔ اور ان کیلئے ان کے رب کے ہاں سلامتی کا گھر ہے۔ اور ان کے اعمال کی وجہ سے وہی ان کا ولی ہے۔ اور جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو جمع کرے گا۔ اور فرمائے گا اے جنات کے گروہ تم نے بڑی تعداد اپنے ساتھ لگائی تھی۔ اور انسانوں میں سے بھی۔ جو ان کے ولی ہیں۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم دنیا میں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور ہم اس مقررہ وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ آگ تمہارا ٹھکانہ ہے۔ اس میں ہمیشہ رہو گے۔ پھر جیسے اللہ تعالیٰ کی مرضی۔ بیشک آپ کا رب بڑی حکمت والا علم والا ہے۔ اسی طرح ہم بعض کو بعض کے قریب کر دیں گے ان کے اعمال کی وجہ سے۔ اے انسانوں اور جنات کے گروہ۔ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے

تھے۔ جوتمہیں ہماری آیات سناتے تھے۔اورتمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے۔وہ کہیں گے کہ ہم اپنے نفسوں پر گواہی دیتے ہیں اورانہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔اوروہ گواہی دیں گے۔کہ بے شک وہ کافر تھے۔یعنی فرقہ پرست تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کوسیدھا راستہ کہہ رہیں ہیں۔اورفرماتے ہیں کہ ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے اپنی آیات کوتفصیل سے

بیان کردیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس سلامتی کا گھر ہے۔اللہ تعالیٰ انسانوں اورجنوں سے قیامت والے دن پوچھے گا کیا تمہارے پاس میرے رسول نہیں آئے تھے۔جوتمہیں میری آیات سناتے تھے۔اورتمہیں اس دن کے آنے سے خبردار کرتے تھے۔وہ گواہی دیں گے کہ انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔اوروہ اقرار کرلیں گے۔کہ وہ قرآن پاک کی سچائی کے نافرمان تھے۔یعنی وہ کافر تھے۔یعنی فرقہ پرست تھے۔

(احاطہ کتاب)

جولوگ بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اورکی غلامی کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اِس قرآن پاک کے زریعے اُس سے وجہ پوچھتے ہیں۔کہ زمین اورآسمانوں میں اس کی شراکت کا ثبوت دیا جائے۔اُس کی غلامی کی دلیل مانگتے ہیں۔کہ اُس کی غلامی کی کیا وجہ ہے۔اوراللہ تعالیٰ اپنی غلامی کی وجہ سارے قرآن پاک میں بیان کرتے ہیں۔اس طرح اسی بڑائی کوساراقرآن بیان کرتاہے۔اورانسان کوشرک سے بچاتا ہے۔

ساراقرآن پاک اسی بات کوبیان کرتاہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سواکوئی زات ایسی نہیں ہے۔جس کی غلامی کی جائے۔

ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی دین خالص ہے۔یعنی خالص قرآن پاک کی اطاعت خالص دین کی اطاعت ہے اگرکوئی نام نہادمفسرکی اطاعت کرتے ہیں یاراویوں یااہل بنت کی غلامی کرتے ہیں تو یہ شرک ہے۔قرآن پاک میں کسی کتاب کی ملاوٹ یاشخصیت پرستی ٹائپ ملاوٹ مشرک بناتی ہے۔

تمام رسول اسی خالص دین پر تھے۔رسول ﷺ بھی اسی خالص دین پر تھے۔اور اسی سچے دین کوقرآن پاک کے زریعے ہم تک پہنچایا گیا۔اوریہی دین پہلے رسولوں کے زریعے لوگوں تک پہنچایا گیا۔اس دین کے علاوہ کوئی اوردین اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتے۔بلکہ عذاب کے مستحق ٹھہرجاتے ہیں۔ایسے لوگوں کے لیے دنیااورآخرت میں رسوائی ہے۔جبکہ قرآن پاک کے دین پر چلنے والے انسان کے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کردیں گے۔بلکہ گناہوں کونیک اعمال میں بدل کرمزید اپنافضل کریں گے۔اورجنتوں کامہمان بنائیں گے۔کیونکہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔یعنی قرآن پاک کوسچ ماننے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔اللہ تعالیٰ کے خالص غلاموں کوشیطان گمراہ نہیں کرسکتا۔

- **سورہ آل عمرآن آیات 77 تا 80 پارہ 3**

بیشک جولوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اوراپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑاسا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اورنہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اورنہ ان کی طرف دیکھے گا۔اورنہ ان کوپاک کرے گا۔اوران کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جواپنے بیان اورزبان سے کتاب کواس طرح الجھا دیتے ہیں کہ تم سمجھوگے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے نہیں ہوتااورکہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتااوروہ اللہ تعالیٰ پرجھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کوکتاب اورحکمت اورنبوت عطاکرے پھروہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کوچھوڑکرمیرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ کہے گاکہ تم اللہ والے بن جاؤاس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہواورتم اس کوخودبھی پڑھتے ہواوروہ یہ نہ کہے گاکہ تم فرشتوں اورانبیاءؑ کواپنارب بنالوکیاوہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گافرمابرداری کے بعدیعنی کیاوہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعدکفرکاحکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ بیشک جولوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ فرقہ پرست لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ وضاحت کر رہے ہیں اَللہ تعالیٰ فرقوں میں سے ایک فرقہ کے لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کررہے ہیں جو اپنے بیان اورزبان سے کتاب کو اس طرح الجھاتے ہیں کہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے۔اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور دانائی اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اللہ کے غلام بن جاؤ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پیغمبرؑ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اس کو خود بھی پڑھتے ہیں اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاءکو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

بہت سے فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں تو وہ بہت تکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ تمام فرقے رسولؐ کی اطاعت کر رہے ہیں اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے کاش لوگوں نے قرآن سے اس کو سمجھا ہوتا تو وہ سمجھ جاتے کہ اس کا مطلب قرآن پاک کی اطاعت ہے۔اور رسول کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔کیونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔وہ یہ کبھی نہیں کہیں گے۔کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرما بردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

سورہ رعد۔آیت 36 تا 37۔پارہ نمبر 13

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نا کروں ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار رہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیع اللہ واطیع الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا۔

ہے۔اللہ تعالیٰ کی غلامی کیساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔

سورہ ال عمران آیت 10 پارہ 3

ان لوگوں کی حالت بھی فرعوں کی طرح ہے۔اور اُن لوگوں کی طرح ہے جو ان سے پہلے تھے۔انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا۔اور اللہ تعالیٰ تو شدید عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا۔جیسا کہ فرقہ پرستوں نے جھٹلایا ہے تو یہ وہی کام ہے۔جو فرعون نے کیا تھا اور ان سے پہلے لوگوں نے کیا تھا۔ہم میں اور اُن میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔نہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچے اور نہ ہم بچیں گے۔

خواتین وحضرات!

اس کتاب کا اختتام میں اس بات پر کرتی ہوں۔ کہ میں ہر قسم کی فرقہ پرستی پر لعنت بھیجتی ہوں اور گواہی دیتی ہوں۔ کہ اشھدُ اَن اللہ اِلہ الا اللہ واشھدُ اَن محمد عبدہ ورسولہ۔۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے غلام اور

پیغام پہنچانے والے ہیں۔

کیا آپ بھی یہ گواہی دیتے ہیں۔ اور فرقوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے فرعون بن چکے ہیں۔ ۔۔۔